UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226243

UNIVERSAL
LIBRARY

اللهم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک و سلم

کتاب سیف المسلمین

بقالب طبع درآمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین —

امابعد یہہ خلاصہ ہی سیف المسلمین کا زیادہ مضمونوں کے ساتھہ جسکو اسی کتاب کے مصنف جناب شیخ حیدر علی صاحب قریشی نے لکھا تھا اور عام مسلمین کے نفع کے واسطے چھاپنے فرمایا جزاہ اللہ خیرا ورحمۃ اللہ علیہ —

او میان خادم دین عیسوی تم نے پیشتر از مطلب شروع کرنیکے تعرض کیا ہے آپ ہم لوگون کو نصرانی گردانتے ہین ہم لوگ تو نصرانی نہین ہین مگر عیسائی ہین انجیل مقدس مین خداوند نے عیسی مسیح کو ناصری کرکے کہا کیونکہ انہون نے ناصرہ کے شہر مین پرورش پائی تھی

جواب

انجیل مقدس مین تو خداوند نے مسیح کو ناصری نہین کہا مگر متی نے اپنی انجیل کی دوسری فصل کے آخر مین یہہ لکھا ہے اور ایک شہر مین جسکا نام ناصرہ تھا اگر رہا تا وہ جو نبیون کی معرفت سے کہا گیا تھا کہ وہ ناصری کہلاویگا پورا ہووے انتہی — اب تم بتلایا چاہئے کہ یہہ بات کسی نبی کی نبوت کی کتاب مین ہی کہ وہ ناصری کہلاویگا تم کیا خاک بتلاوگے کہ تمہارے سب علما قائل ہو چکے ہین کہ کسی نبوت مین اس بات کا ٹھکانا نہین چنانچہ ہولی بیبل ڈکشنری مین جو میلز مارٹن ڈیل کی تصنیف سنہ ۱۸۱۹ تھا اسکی نہین سو کی چھاپی ہوئی ہی مرقوم ہے دیکھہ لو بھلا اب تمھین کہو کہ جو بات انبیا کی کتابون مین نہو انکی کتابون مین ہی لکھنا خدا اور انبیا پر بڑا بہتان نہین تو کیا ہے اسکے سنئے کہ نصارا بھی ناصری سے اور لفظ ناصری بقول متی کا لقب عیسی کا تھا تمھین برا کیون لگتا ہی تم لوگ فی الحقیقت مسیح کے دین پر کہان ہو جو مسیح کے کہلاوٴ مین ان شیطانی نفس کی فریب سے اپنے تراشے ہوئے ناصری خیالی طریقے پر متفرق راہین تراش کر من مانا لیا اور اچھا سے کہا کرتے ہو تمکو انکی ناصری کی طرف نسبت کرتے نظر آئی اور نصاری کہلانا مرو لیکن تمھاری چڑھہ بھی کا مسیح ہی کہ بد صورت

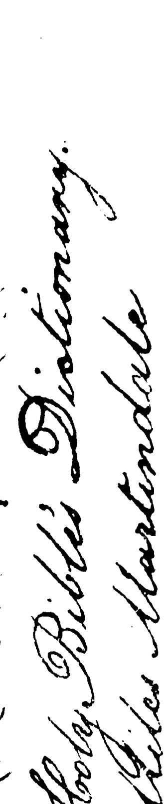

کو بد صورت کہے تو سمجھنا اُنکا بیان اور ایک بات کام کی کہنی ضرور ہے سو یہہ متی نے یسوع کو ناصری کہلانیکا سبب ناصرہ کے
شہر کی سکونت کو ٹھہرایا ہے اور ظاہر ہے کہ ناصری میں یاے نسبت ہے ناصرہ کے شہر کی طرف یعنے ناصرہ کا رہنے والا ناصرہ
کے شہر میں رہنے والے کے حق میں کسی طرح کی بشارت کسی نبوت کی کتاب میں نصارے نے اب تک نہیں پائی ہے لیکن انجیل
محققے کے محشیون نے جسکو ۱۸۱۹ء میں چھاپا تھا اسلئے اُنہیں میں چھاپا ہے چنانچہ اسکا مذکور آگے ہو چکا ہے سو کہا کہ یہ کلمے یعنے
کہ وہ ناصری کہلاویگا سو کسی نبوت کی کتاب میں نہیں واقع ہوئے مگر کتاب القضات کے تیرھوین فصل کے پانچوین فقرے میں
جو کلمے کہ واقع ہوئے ہین سو یہ ہین کہ وہ بچہ نذر ہی کہلاویگا سو شمعون کے حق میں وارد ہے جو یسوع کے تولد سے پہلے گیارہ سو
اکسٹھہ برس کو پیدا ہوا تھا اور قضات کی کتاب جیروم کے قول سے جو ایک عالم نصارے کا تھا نبوت کے صحیفون میں
داخل ہے یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ اسواسطے متی نے ان باتون کو یسوع پر لگایا ہے جو اصل میں شمعون کے احوال سے علاقہ
رکھتی تھین کیونکہ وہ مسیح قال تعالی الی اخر الخبر لغات اور عبرانی توریت کے سفر القضات میں ہے کہ وہ یعنے شمعون
اپنی ماکے پیٹ ہی میں سے نذیر الوہیم کہلاویگا یعنے ناذر الہی اور انگریزی توریت کے سفر القضات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ
بچا یعنے شمعون اپنی ماکے پیٹ ہی میں سے نذریت کہلاویگا نذر اور نذریت کے معنے وہی ہین جو آگے حاشیے نذر ہی کے معنے میں
مذکور ہونگے اب اہل عاقل منصف نظر تامل سے دیکھے تو نصارون کی چوریان معلوم ہووین کہ کہان ناصری اور کہان نذر کہ
دونو کے املا میں اور نسبت میں اور اشتقاق میں بالکل تفاوت ہے اور شمعون میں اور عیسی میں کچھ مناسبت نہیں ادھر
کی بات کو ادھر کھینچ لانا ایسی تحریف و تصحیف کے ساتھ ویسی ہی نقل ہے کہ جسنے کالے و تینے تیر باب کے سالے اور نذر ہی جو
ہی سو دین یہود کے اصطلاح میں وہ شخص ہے کہ مسکرات اور حیوانیات اور سر منڈانے کو ایک مدت بھر لئے کو اپنے تئین
کرتا ہے لیکن شمعون نے اور مدت العمر اس کیئے ہے مگر یسوع عمر بھر ایسے نذر ہی تھے پھر نذر ہی کہلانا اس معنے کیسا ہیر
صحیح ہوگا صحیح ہونا تو درکنار بلکہ غلط ہوگا پر ناصری کہلانا ناصرہ کے شہر میں رہنے کے سبب سے صحیح ہی ہے سو اسبات کی بشارت
کسی نبوت میں آئی ہی نہیں اور ناصری کہلانے کی نسبت سے یسوع کا دم مارنے والون کو یہود ناصریہ اور نصرانیہ کہا کرتے
تھے اسکا جمع عربی میں نصارے ہی اسکے واحد کو نصرانی کہتے ہین سو اسواسطے اس لقب سے انکے نصارے کی حرمت لگائی
اور آپ عربی اصطلاح میں عیسوی اور مسیحی کہلاتے ہین اور فرنگی لہجے میں کرسطیان اور انگریزی لہجے میں کرستیان کیونکہ
• کرست یونانی زبان میں چھیوے ہوئے کو کہتے ہیں اسکا ترجمہ عربی میں مسیح اور عبرانی میں مشیح اور مشیحہ ہے

نذر کا املا عبرانی زبان میں
נזר

ناصرہ کا املا عبرانی زبان میں
נצרה

تعداد ازدواج میں عیسیٰ و موسیٰ کا قول — اللہ تعالیٰ کے رسول محمد نے پانچ چیزوں میں پہلی یہ ہے کہ

اُن کی پاکیزگی و پرہیزگاری توریت میں ان باتوں سے پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدا میں آدم کے لیے ایک جورو مقرر
کی اسکے مطابق موسیٰ نے بھی صرف ایک شادی کی دوسری جورو نہ رکھتا تھا اور اگرچہ اسکی جورو حبشی تھی اور اسکی سبب ہارون
اور اسکی بہن مریم نے اس پر طعن کیا باوصف ان سبھوں کے اور اگرچہ وہ سارے بنی اسرائیل کا حاکم تھا اُسنے اپنی جورو کو ترک
نہ کیا اور نہ اسکی زندگی بھر کسی دوسری سے بیاہ کیا اسیطرح موسیٰ نے اپنی پرہیزگاری و پاکیزگی ثابت کی اور عیسیٰ مسیح کی پاکیزگی
و پرہیزگاری ہر ایک شخص پر جو انجیل مقدس کو دیکھتا یا سنتا ہے عیان ہے کیونکہ خلق اللہ جانتی ہے کہ عیسیٰ مسیح کی عادتیں
اور خصلتیں پاکیزہ و مبرا تھیں اور اسکی پرہیزگاری و تقویٰ مشہور ہے اسکو مفصل بیان کرنا زائد ہے محمد کی پرہیزگاری و پاکیزگی
قرآن کی دلیل سے ثابت کرنا محال ہے کیونکہ قرآن کے مقامات سے ثابت ہے کہ محمد فقط ایک جورو پر قناعت نکرتا تھا بلکہ
اسکی بہت سی جوروئیں تھیں اور اپکو اس امر میں بیگناہ ٹھہرا کے کہتا تھا کہ خدا کے حکم سے ہیں جو کسی پیغمبر نے کدھی نہیں کیا
چنانچہ سب مسلمان اس بات کے معترف ہیں و قرآن کے بہت مقامات سے بھی ثابت ہے کیونکہ کہا ہے کہ جتنے جوروئیں چاہیے تھے
اسکے لیے حلال ہیں چنانچہ سورہ احزاب کی حکایت میں یوں لکھا ہے یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ
اللَّاتِی آتَیْتَ اُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَکَتْ یَمِینُکَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَیْکَ وَبَنَاتِ عَمِّکَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِکَ
وَبَنَاتِ خَالِکَ وَبَنَاتِ خَالَاتِکَ اللَّاتِی هَاجَرْنَ مَعَکَ وَامْرَاَةً مُؤْمِنَةً اِنْ وَهَبَتْ
نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَسْتَنْکِحَهَا خَالِصَةً لَکَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِینَ یعنی اے نبی ہم نے
حلال رکھیں تجھکو تیری عورتیں جنکی مہر تو دے چکا اور جو مال تیرے ہاتھ کا ہے جو ہاتھ لگا دے تجھکو خدا اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں
کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے وطن چھوڑا تیرے ساتھ اور کوئی عورت ہو مسلمان اگر بخشے
اپنی جان نبی کو اگر چاہے نبی اسکو نکاح کر لے یہ نری ہے تجھی کو سوائے سب مسلمانوں کے یہاں تک لکھا ہے کہ اگر دوسرے کی جورو
کو محمد پسند کرے تو اسکے لیے وہ حلال ہے اور اسکے شوہر کو وہ حرام کیونکہ اُسنے اپنے لیپالک بیٹا زید کی قبیلہ کو یعنی زینب
کو بھی چھوڑا چنانچہ سورہ احزاب کی ۳۷ آیت میں لکھا ہے وَاِذْ تَقُولُ لِلَّذِی اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ
اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِی فِی نَفْسِکَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیهِ وَتَخْشَی النَّاسَ وَ
اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَی زَیْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاکَهَا لِکَیْلَا یَکُونَ عَلَی الْمُؤْمِنِینَ حَرَجٌ

اے نصرانی ... ہوا کیا نہیں جانتا کہ خداوند تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی کثرت ازواج کو اپنی عنایت کی طرف نسبت کر کے
فرماتا ہے کہ اگر تجھکو عورتیں کم تھیں تو مجھ سے عرض کی ہوتی میں تنی اور بھی عنایت کرتا چنانچہ یہ مضمون صموئیل النبی کی دوسری
سفر کی بارھویں فصل کے آٹھویں فقرہ میں ہے ناتان النبی کی زبانی کہ میں نے دئیے تجھکو تیرے خداوند کے گھر اور تیرے آقاؤں کی جوروین
تیری گود میں اور دیا تجھکو گھر اسرائیل کا اور یہوداہ کا اگر یہ تجھکو کم تھا تو میں دیتا تجھکو بڑھ کے ویسی اور ویسی جیسی نیل

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا فِي اَزْوَاجِ اَدْعِيَائِهِمْ یعنے اور جب کہنے لگا اس شخص کو جسپر اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا رہنے دے اپنے پاس اپنی جورو کو اور ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل میں ایک چیز جو اسکو کھولا چاہتا ہے اللہ اور تو ڈرتا تھا لوگوں سے اور اللہ سے زیادہ چاہیے ڈرنا تجھکو پھر جب زید تمام کر چکا اس عورت سے اپنی غرض ہمنے وہ تیرے نکاح میں دی تا نہ رہے مسلمانوں کو گناہ نکاح کر لینا جورووں سے اپنے لے پالکوں کی جب وہ تمام کریں ان سے اپنی غرض اور ہے اللہ کا حکم کرنا نہیں کچھ مضائقہ نہیں اس بات میں جو ٹھہرا دی اللہ نے اسکے واسطے اسی پاکیزگی و پرہیزگاری کو دلیل گردانتے

محمدی کا جواب

یہ جو تیرہا لکھا فرنگی جس طریقے کا خادم کہلاتا ہے سو طریقہ دین نہیں یعنے دین اللہ نہیں اور اسکا منسوب الیہ عیسیٰ بن مریم نہیں علیہما السلام کیونکہ دین مو تکلیفیہ کا مجموعہ ہے جو اللہ کی طرف سے سچلے رسولوں کی دفعۃً یا تدریجاً یعنے یکبارگی یا بار بار نازل ہوئے تا اُن امور کو اپنی امت سے بیان کرے اور انہیں کو اُنکا ہو اور موجب امر کے صدور میں لاکر ان کو رب کی علۃ فاعلی صفت تشریعیہ الٰہیہ ہے اور اسکے قایم مقام صفۃ تبلیغیہ رسول ہے اور اسکی علۃ مادی امور تکلیفیہ ہیں جنمیں اعتقادی اور عملی اور اسکی علۃ صوری اعتقاد کی جہت سے صور ذہنیہ ہیں اور عمل کی جہت سے ہیئات فعلیہ ہیں اور اسکی علۃ غائی بندے کی جانب سے اللہ کی طرف نسبت کرتے محض فرمانبرداری اور بندگی اور بیچارگی ہے اور امتی کی جانب سے رسول کی طرف نسبت کرتے حسن اطاعت بجمیع جو وہ رسول کی خدا سے اور اس بندے کی طرف نسبت کرتے تحصیل مرضیات الٰہیہ اور تہذیب نفس بموجب شرع فضائل کے حاصل کرنے سے اور رذائل کے چھوڑنے سے جو سعادت اخروی کا موجب ہے اب ہم پوچھتے ہیں کہ اس خادم کی آئین جسکو اسنے دین عیسوی قرار دیا ہے سو کیا دین اللہ حقیقت شرعی سے دلالت کر سکتی ہے یا نہیں مطابقت سے دلالت کر سکتی ہے سو بھی نہیں جب مطابقت سے دلالت نکرے تضمنی دلالت اور التزامی دلالت البتہ باطل ہے کیونکہ تضمن و التزام بدون مطابقت پایا نہیں جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس خادم کی آئین کو دین اللہ کے ساتھ نہ تساوی کی نسبت ہے نہ عموم خصوص مطلق کی نہ من وجہ کی کیونکہ اعمال تکلیفیہ اس خادم کی آئین میں بالکل برطرف ہیں اگر کچھ باقی ہیں تو وہی ہیں ایک صلوٰۃ بازی دوسری عشاء ربانی یعنی انکا کھانا صلوٰۃ بازی کی صورت یہ ہیکہ بے طہارت و بے قید نیت یہ پڑھنی کہ اے باپ ہمارے جو آسمان میں ہے مقدس ہو نام تیرا آوے تیری مرضی جیسی آسمان میں ہے ویسی زمین پر دے ہمکو آج ہماری روزانہ روٹی اور معاف کر ہمکو گناہوں سے جیسے ہم معاف کرتے ہیں

و ضد روں کو ہمکو تجربے بہت ہیں لا بلکہ نجات دے شیطان سے کیونکہ مجدد و ملمندی اور بقا تجھی کو ہی ابدالابد اور عشائے ربانی
کی سوت یہہ بشارت کو یاد رکھنی تو اگر دیتا ہی کہ یہہ ہوا اور کہا کہ یہہ عیسیٰ کا گوشت ہی جو تمھارے واسطے سولی پر دیا گیا
اور شراب دیتا ہی کہ لو اور پیو کہ یہہ عیسیٰ کا لہو ہی جو تمھارے واسطے بہا گیا باقی اگر کچھ اعمال خیر کی وصیت ہو تو ایک امر طبعی
ہی ملکا مقتضا رقت بشریہ مشترکہ جیسا ہندوؤں کے یہاں اور آتش پرستوں وغیرہ کے یہاں بھی ہیں پس یوں سمجھ
سے ہندویت اور آتش پرستی دین اللہ ہو نہیں سکتی جیسا کہ کرسٹانیت دین اللہ ہو نہیں سکتی اور واضع
اسکی آئین کا مجموعہ تثلیث ہی سو وہ الہ حقیقی نہیں اور اسکا نبی جو ثالث ثلثہ ہی سو نبی نہیں اور اسکو عیسیٰ بن مریم کہلانا
بھی ناہموار وجہہ سے ہی ایک تو عیسیٰ مریم سے جنے گئے سو خدا کے بیٹے ہو نہیں سکتے تو نہیں دوسرا متی اور لوقا کی انجیل سے اور
یوحنا کے بیانوں سے عیسیٰ یوسف نجار کا بیٹا ہونا ثابت ہوتا ہو تو ہم مسلمان لوگ عیسیٰ نہیں مانتے کیونکہ وہ عیسیٰ
کے عقیدہ کا خلاف ہی ان سبوں سے ہم اسکو آدم کا آدمی عیسیٰ نہی کہینگے بلکہ آدم آئین کرسٹان کہا کرینگے بیان
دوسرا یہہ ہی کہ متی کی انجیل سے کہ وہ یسوع کے وعظ میں بیان تورات کے غیر منسوخ رہنے کا اقرار واثق ہو چکا ہی
باوجود اسکے دین موسوی کے سب شرائع و قواعد کو اسی آدم نے آئین والوں نے بیفائدہ محض ٹھہرا کے بلکہ کان
لم یکن جان کر چھوڑ دیا ہی سو اسواسطے آدم کی آئین ترک دین اللہ المعروف بہ ہی یہہ دین اللہ نہیں پس آدم کی آئین میں اور
دین اللہ میں تباین کی نسبت ہی جو تضاد حقیقی ہی یعنی اس آدم کی آئین اور دین اللہ نقیضین ہیں جنکا اجتماع محال
اور کوئی نبی نہ ہو اگر عصمت والا ہی جسکو مسلمان لوگ عصمت کہتے ہیں نبی کو ضروری اور سب انبیا کی عصمت ہم مسلمانوں کے پاس بے شبہہ ثابت
ہی نہایت نکاح کرنے سے انکی عصمت جاتی رہتی تمھاری بیبل میں تو عیسیٰ کو نہیں پھر یقین ہو کہ تم نے یہہ ایسا ہی دیکھا ہی
اور تم نے لکھا ہی اللہ تعالیٰ نے ابتدا میں آدم کے لئے ایک جورو مقرر کی اسی کے مطابق موسیٰ نے بھی سوا ایک شادی کے دوسری
جورو نہ کرنا تھا سو یہہ تمھارا مغالطہ ہی دلیل شرعی کے طور پر کرکے حالانکہ وہ سوفسطیقا ہی کیونکہ آدم کا ایک ہی
جورو کرنا امر طبعی تھا نہ امر شرعی اسواسطے کہ اگر اللہ تعالیٰ تب ہی چار عورتوں کو پیدا کیا ہوتا اور انہیں سے فقط ایک جورو کو آدم
پر حلال کرتا باقیوں کو حرام تو یہہ دلیل شرعی ہوتی جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے باغ فردوس کے تمام میووں وغیرہ کو آدم پر حلال
کر دیا تھا مگر ایک ہی درخت کو حرام کیا تھا اور یہہ نہی شرعی تھی اور وہ حلال اور حرام بھی شرعی پر جورو کا ایک
ہی ہونا آدم کے لئے تھا سو امر طبعی تھا جیسے یہہ بات اکثر پرندوں میں ہے خداوند تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ کو بتلانے

کے واسطے ایک عورت کے پیٹ سے آدم کی نسل کو پھیلایا اگر چار پانچ یا زیادہ عورتیں بنا کے نسل آدم کو پھیلایا تو حکمت
خالق کا اتنا ظہور نہ تھا جتنا ایک عورت کے بطن سے بنی نوع بشر کے پھیلانے میں ظہور حکمت و قدرت ہی کو منظور تھا آدم علیہ
السلام پر جو اسواد و سرا ازواج متعددہ حرام فرض کیا جاوے اور بقول تمہارے استیان حرام شرعی تو تم کرالین اور
انبیا کو اسکے خلاف پر عمل او فتوی حرام جانیں تو ابراہیم و یعقوب و داود وغیرہم کی جنابوں کو جنہوں نے ایک سے
زیادہ جوروین کیئیں تھیں کیا سمجھیں اگر موسی کا بیرا ایک جورو کرنے سے پار ہو گیا تو ان کے فتوے کو کیا کہیں جو انہوں نے
اپنی امت کو کثرت ازواج کرنے میں دیا تھا کیا انہوں نے حرام کاری کا فتوی دیا تھا حَفِظْتَ شَیْئًا وَ غَابَتْ عَنْکَ
اَشْیَاءُ یاد رکھیو تو نے ایک چیز اور گم گئی تجھ سے بہت سی چیزیں ہاں مگر ایک مثل رہی یہہ کہ دروغ گو را حافظہ نباشد
گپ چھانٹنے میں یہہ سچے معاملے خاطر سے نکل گئے اور یہہ جو تم نے کہا کہ یوسف نجار کے بیٹے نے ایک جورو بھی نہیں کی کیا
حرام جانکے یہہ تو باطل ہی کیا محتاجی کے سبب سے یہہ تو کوئی فضیلت نہیں کیا کم زوری کے سبب سے یہہ تو ذلت ہی کیا
بے عقلی کے سبب سے یہہ تو کچھ کمال نہیں کیا رغبت و شدت حاجت کے ساتھ یہہ تو مشترک ہی ہزاروں فرماں صون
نے شام و مصر و یونان و عرب و فارس و ہند و چین وغیرہ باوجود کمال شہوت کے بیاہ نکیا اسمین یوسف
نجار کے بیٹے کی کچھ خصوصیت نہیں شاید زینب سے کہ ایک نامرد نے فقیر کا سا معاملہ لیا اور اس قول سے تمہارے معلوم
ہو کہ ہمکو دوسرے نبی کی تبعیت ضروری پھر جو مسیح ان کے موافق ایک جورو بھی نہیں کی سو شرع کے حکم کا خلاف
کیا عصمت کا تو کیا ذکر مسیح فرمان نہ ٹھہرا کیونکہ جو میاں آدم میں گرستادہ و سر انداز نہ کرتے تھے مگر اپنے
آقا کو ناحق خدا کا نافرمان بنایا اور ہمنے جو لکھا کہ موسی نے بہن اور بھائی کے طعن کرنے اور جورو حبشیہ ہونے پر بھی
دوسری عورت نہیں کی سو یہہ بات تمہارے دعوے پر دلیل نہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ موسی علیہ السلام جب مدین میں
پردیسی و بے یار و مددگار تھے تب اپنی جورو بی بی صفورا اور اپنے سسر شعیب کے احسان سے بہت ممنون ہے اور یہہ بی
بی موسی پر پہلے ایمان لائی تھی اسواسطے اسکی جیتے دوسری کو نکاح میں نہ لیا چنانچہ ہمارے پیغمبر بھی بی بی خدیجہ کی
خدمتگذاری و دینداری و پہلی پہل ایمان لانے سے سقدر ممنون تھے کہ وہ جو اسکی بی بی پھیری اسکی جیتے دوسرا
بیاہ نکیا پہلے نکاح شریف کے وقت آنحضرت کا سن پچیس برس کا تھا اور بی بی خدیجہ کا سن چالیس برس کا پھر جب آپ
پینتیس برس کے ہوئے تو بی بی خدیجہ پچاس برس کی ہوئیں جب حضرت چالیس برس کے ہوئے تو وے پچپن برس کی ہوئی

باوجود اس عمر و سال کے حضرت نے ان پر دوسرا نکاح کیا اور موسیٰ علیہ السلام بہت عمر رسیدہ تھے اور بی بی صفورا جوان
پس حضرت کا دوسرا نکاح نکرنا بی بی خدیجہ پر بی بی کے حقوق پر نظر کرتے بہت تعریف کے لایق ہی موسیٰ علیہ السلام
کے نکاح نکرنے سے بی بی صفورا پر اور حضرت کا نچھوڑ دینا بی بی خدیجہ کو بہت محمود ہی حضرت موسیٰ کے نا چھوڑ دینے سے
بی بی صفورا کو کسواسطے کہ موسیٰ علیہ السلام کا سن شریف انکے بہن کی طعن تشنیع کے وقت اسّی برس کے اوپر تھا کیونکہ
آپنے چالیس برس کی سن مین مصر سے بھاگ کے بی بی صفورا سے جو سنگستانی عرب کے امام زادی اور شاہزادی تھی
بیاہ کیا اور چالیس برس تک وہان بکریان چرا کے جب اسّی برس کے ہوے تب مصر آئے پھر فرعون کے محلون مین ایکزمانہ
گذرا جب مصر سے فرعون کے غرق کے بعد بیچ نکلے تب بی بی صفورا کو لیکر ان کے باپ نے داماد موسیٰ سے آملے پھر بی بی صفورا کے
مرتبے کا رشک موسیٰ کے نزدیک کے قرابت والون کے بیدا ہوا سو موسیٰ کی بہن مریم اس بات مین سب سے زیادہ تھی
اس جہت سے اس بی بی کو حبشیہ کرکے بولتی تھیں کوشی انکی اصطلاح مین حبشی کے عرب لوگ کو اور نوبیون او حبشیون
کو اور انکی سی خلقت کو کہتے تھے لیکن بی بی صفورا کچھ حبشیہ نہ تھیں بلکہ مدینی عربیہ تھیں القصہ مریم کا طعن
تجاوز کرکے موسیٰ کی نبوت تک بھی پہنچا سو کہنے لگیں کیا خدا نے کچھ موسیٰ ہی سے کلمہ و کلام نہین کیا کچھ سے بھی
اور ہارون سے بھی کلام کیا ہی سب اس جرم پر مریم کو برا یا سپید کوڑھ ہو گیا پھر موسیٰ کی استغفار سے چنگی بھلی ہوئی
یہہ مطلب توریت کے سفر العدد کے بارھوین باب اور اسکے حاشیے مین جو نسخہ جارج ڈی اولی اور جارڈ مینٹ نے
لکھا ہی دیکھ لیجیے بلکہ ترجمہ اہل کرستان نے اپنے حاشیے مین صاف لکھا ہی کہ گویا مریم اور ہارون
بی بی صفورا کے حبشیہ ہونے سے طعن تشنیع کیا کرتے تھے کہ موسیٰ اسکو چھوڑ دین اور اسکے دوسری شادی کرین سو یہہ فی الواقع
خام اہل کرستان کی جعل سازی ہی اگر بھائی بہن کا مقصد طعن کرنے سے یہہ تھا کہ موسیٰ ان بی بی پر دوسرا نکاح کرین
تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ دوسرا نکاح صفورا پر موسیٰ کو جائز تھا نہین تو وے کیون ایسے پیغمبر کو ناکردنی کی تکلیف دیتے
اور موسیٰ بھی صاف کہہ دیتے کہ دوسرا نکاح کرنا مین برا خلل ہی کہ مجھے یہہ فعل جائز نہین ہی غیرت و حمیت حق کی ہی اور
اگر مقصود انکا صفورا کو طلاق دینے کا تھا اسکا طلاق دینا موسیٰ پر حرام تھا تو کیون وے ایسے مقدس سوال کو حرام
کاری جانتے اور اگر مراد طعن عیث تھا تو موسیٰ کو ضرور تھا کہ لوگون کی عبث بولی ٹھولی پر کوئی کام کرین یا
چھوڑ دین موسیٰ کا بہن موسیٰ پر طعن تشنیع کرنیکے سبب حق تعالی اس بی بی کو برا یا سفید کوڑھ مین مبتلا کیا

ترجمہ ہنری مارٹن لکھا ہی یہان سے معلوم ہوا کہ وہ بی بی سنگستانی عربستان کی امام زادی یا شاہزادی تھی اسمین کیا عیب تھا جو موسیٰ اسکو چھوڑ دے سے تعجب ہوا ۱۲ اور اسکے انیسوین فقرے کے حاشیے مین لکھا ہی سو عبارت
سے ظاہر ہی کہ موسیٰ چالیس برس تک مدین میں رہ کے مصر کی طرف نکلے ۱۲
رجلیز د میانت سفر الخروج کے دوسرے باب کے [illegible] حاشیے مین مدیان کو سنگستانی عربستان کا ایک شہر لکھا ہی اور سفر الخروج کے سولوین فقرے مین بی بی صفورا کے باپ کو مدیان کا امام اور بعضے

تھا چنانچہ یہہ مطلب توریت کے سفر الخروج میں موجود ہی اور متی نے لکھا ہی کہ عیسی مسیح کی پاکیزگی و بیہ گنہگاری
ہمایت شخص پر جو انجیل مقدس کو دیکھتا ہی ظاہر و عیاں ہی کیونکہ خلق اللہ جانتی ہی کہ عیسی مسیح کی پیدایش پاکیزہ اور
برتر تھی سو تمہاری میل یعنے توریت و انجیل کے رو سے تو ثابت نہیں ہوتی ہی کہ یہہ ہون وہ تو نہ ہی کہ وہ حرامزادوں اور زانیوں
کے بطن سے پیدا ہوا تھا کیونکہ عیسی کی والدہ مریم کا نسب مجہول ہی داؤد کو نہیں پہنچ سکتا اسلیئے متی اور لوقا لاچار
ہو کر یوسف نجار یعنے مریم کے شوہر کے نسب کے وسیلے سے یسوع کو داؤد کی اولاد میں داخل کرنے کی کوشش میں فائدہ کیا ہی
اسکا سبب یہہ ہو سکتی ہی کہ احبار اعتقاد رکھتے تھے کہ رسول موعود اور پیغمبر آخر الزمان سے ہی کہ داؤد کی جانشینی کا دعویٰ
پائیگا اسواسطے متی نے اپنے خیالی النسب کے سلسلے سے یوسف نجار کو آل داؤد میں داخل کر کے اپنے مسیح کو اسکی جورو کا بیٹا
گن کر اس جہت سے داؤد کا فرزند ٹھہرا کر ان کی جانشینی کے وارث ہونیکا خیال خام کیا اسی طرح لوقا نے بھی اپنے خیالی سلسلے
سے بھی یوسف نجار کے بیٹے کو آل داؤد میں داخل کر کے داؤد کا قائم مقام ٹھہرایا ہی چنانچہ انجیل کی تیسری فصل میں کہا
یسوع تیس برس کا ہونے لگا تھا اور گمان کیا جاتا تھا کہ وہ بیٹا ہی یوسف کا متی کی انجیل کی پہلی فصل
میں اور لوقا کی انجیل کی تیسری فصل میں دیکھ لو و علاوہ اسکے یہہ چوری ہی کہ متی نے اس نسب سے یہویقیم بن یوشیا کو ترک
رکھنے کی دعا میں کیا ہی کہ یوشیا نے یوحانیا کو جنا حالانکہ یوشیا نے یہویقیم کو جنا اور یہویقیم نے یوحانیا کو یہویقیم کو متی نے اس
واسطے چھپایا کہ یہویقیم نے اپنی بادشاہی میں ارمیا پیغمبر کے نبوت کے صحیفے کو جلا ڈالا تھا کیونکہ اسمیں اسکی اور اسکے
گھرانے کی خرابی تھی خدا نے اس پر لعنت کی اور فرمایا کہ یہویقیم بن یوشیا کا کوئی نہ ہوگا جو داؤد کی کرسی پر بیٹھنے
والا ہو و نیز ایسا ہی معلوم ہو کہ اسکے نسب وارث ہوگا پھر یوسف نجار کے بیٹے کو اس
نسب میں داخل کر کے داؤد کی کرسی کا وارث خیال کرنا نعمائے کاری خوش فہمی ہی ایک کا
الفاظ نیا شدہ و ایسی نسب میں ایک چوری بھی ہی کہ اسمیں عوضیاہ کو و یواش کو اور امصیاہ کو اور عزریاہ کو نکال
ڈالا ہی و کہا ہی کہ یورام نے یوتام کو جنا حالانکہ یورام نے یواش کو جنا ہی بت پرستی کے جو احاب
بادشاہ بت پرست اسرائیل کی بیٹی تھی اور یواش نے امصیاہ کو جنا اور امصیاہ نے عزریاہ کو جنا اور عزریاہ نے یوتام کو جنا یہہ
تینوں نسب میں ہو اسواسطے ضرور تھا کہ بت پرستی تین پشت سے اس نسب کو پاک بتلانا لازم تھا لیکن ایسی چوری
سے نسب کیونکر پاک ہو سکے کہنا ہو کہ اس انجیل نویسی سے حق نویسی و راستقلمی کا اعتماد اٹھ گیا اور یہہ بھی

معلوم ہوا کہ انجیل نویسون کے پاس یہہ نسب نامہ یقین یوسف نجار کے بیٹے کا ہی ہے اگر نہی تو کلام بیہودہ ہے اور اگر فرض بھی
اگر عیسی یوسف نجار کی طرف سے داؤد کے بیٹے ہیں تو کنواری کے پیٹ سے پیدا ہونا غلط ہے اور اگر کنواری کا جنا ہو تو
یوسف کی جانب سے داؤد کے بیٹے نہین اگر کنواری کے پیٹ سے پیدا ہو کر اسکے شوہر کے نسب مین داخل ہوا ہو تو بایبل مین منجملہ اپنا
باپ ٹھہرایا ہو اسکی قباحت تنگ عقلمند پر ظاہر ہے وجہ اس قباحت کے اگر بالفرض مریم کو داؤد کی بیٹی بنا کے
عیسی کو داؤد کی اولاد مین رکہین اور کنواری کا جنا ہو تو ٹھہرے سچا مسیح جو وارث تخت داؤد کی ہو سکے بنایا چاہین تو
اس نسب مین کئی خرابیان اور فضیحتیان ہین چنانچہ متی نے اپنی انجیل کے پہلے فصل مین جو یوسف نجار کا نسب لکہا ہے اوسکا
حاصل یہہ ہے کہ وہ یوسف بیٹا ہے یعقوب کا وہ بیٹا متان کا وہ بیٹا العازر کا وہ بیٹا ابلیود کا وہ بیٹا آلیم کا وہ بیٹا
زدوق کا وہ بیٹا عازر کا وہ بیٹا ایلیاخیم کا وہ بیٹا ابیود کا وہ بیٹا زروبابل کا وہ بیٹا سلتائیل کا وہ بیٹا یوکانیا کا
وہ بیٹا یوسیا کا وہ بیٹا اموص کا وہ بیٹا منسا کا وہ بیٹا حزقیا کا وہ بیٹا آحاز کا وہ بیٹا یوتام کا وہ بیٹا عوزیا
کا وہ بیٹا یورام کا وہ بیٹا یہوسافاط کا وہ بیٹا آسے کا وہ بیٹا ابیا کا وہ بیٹا رحبعام کا وہ بیٹا سلیمان کا وہ بیٹا داؤد
کا اور یہ جاننا کہ عورت تبشبع کے بطن سے وہ بیٹا یسے کا وہ بیٹا عوبید کا عورت روت کے بطن سے وہ بیٹا باعز کا
راحاب کے بطن سے وہ بیٹا سلمون کا وہ بیٹا نحشون کا وہ بیٹا عمیناداب کا وہ بیٹا ارام کا وہ بیٹا حصرون کا وہ بیٹا فارص کا
وہ بیٹا یہودا کا تامار کے بطن سے وہ بیٹا یعقوب کا لیا کے بطن سے وہ بیٹا اسحاق کا وہ بیٹا ابراہیم کا الخ پس نسب کے رو سے
یہودا حرامزادہ ٹھہرتا ہے کیونکہ اسکے باپ نے دو بہنون کو جمع کیا تھا توریت کے حکم سے دو بہنون کو جمع کرنا حرام ہے اور فارص
بھی حرامی ہے کیونکہ یہودا سے اسکی بہو تامار نے زنا کیا اور اس سے دو بیٹے ہوئے ایک فارص دوسرا زارح چنانچہ توریت کے
اول سفر کے اڑتیسوین باب مین لکہا ہے اور باعز کی ماں جو راحاب ہے مشہور ہے چنانچہ اسکا قصہ یشوع کی کتاب کے
سفر کے دوسرے فصل مین ہے اور عوبید کی والدہ جو روت ہے موآب کی اولاد مین ہے اور موآب ہی وہ ہے جسکو لوط
کی بیٹی لوط کو شراب پلا کے مباشرت کر کے اسکو جنی چنانچہ یہہ کیفیت سفر الخلیقہ کے انیسوین فصل مین موجود ہے اور
سلیمان کی ماں تبشبع اوریا کی جورو اوریا کے ہوتے داؤد سے نکاح کیا چنانچہ یہہ احوال صموئیل کے دوسرے سفر کے گیارہوین
فصل مین ہے اور یہہ بھی معلوم رہے کہ تبشبع کی اس حرکت شنیع کے بقول یہود و نصاری جو لڑکا پیدا ہوا تھا
اللہ تعالی نے اسکو مار ڈالا ہو جب اس وعید کے جو پیغمبر ناتان کی زبانی بھیجا تھا کہ ۵ افقرے مین بارہوین باب کے صموئیل

کے سفر ثانی سے مذکور ہی ہے کہ جب داؤد بیمار ہوا اور اسکے ماتم کے دن گذر گئے تب بتشبع داؤد کی جورو نمین داخل ہو چکی تب
سلیمان کا حمل ہوا سلیمان پیدا ہوا تب بتشبع داؤد کی نسل سے قطع نظر اسکے توریت کے رو سے نصاریٰ کا مسیح خدا کی
جماعت میں داخل ہو سکتا ہے یا نہ ہو سکیگا کیونکہ وہ مسیح اعوث کی اولاد میں ہے اور اعوث مواب کی اولاد میں اور جو
موابی ہو خدا کی جماعت میں داخل نہ ہوگا کیونکہ توریت کے سفر الاستثنا کے تئیسویں فصل کی تیسری سطر میں لکھا ہے
حرامی یعنی اسکی دسویں پشت تک بھی یہوواہ کی جماعت میں کوئی داخل نہ ہووے اور عمانی و موابی یہوواہ کی جماعت میں
دسویں پشت تک بھی داخل نہوں کوئی انمیں سے ابد تک یہوواہ کی جماعت میں داخل نہوگا انتہی اب فرمائیے حضرت
مسیح وہ تو یہ نہ پاتی ہے کہ وہ آپ خدا کا بیٹا کہلاتا تھا جسمیں صریح شرک پایا جاتا ہے استغفر اللہ کسی فریب بھی ایسا
کبھی نہ لکھا ہوگا ہیکا تو کیا ذکر ہے تمہارے مسیح کی یہی خصلت مبارک تھی کہ وہ مشرک ہی تھا سوائے اسکے وہ باوجود توریت
پر عمل کرنیکا دعوی کرتے ہوئے اسمین وارد ہوئی چیزوں کو کیا اور کھایا کرتا تھا جیسے سکا ساتھ نکلے کھانا اور کفار کا
کھانا کھانا اور غیر کی کھیتی کا اناج بے اجازت کھا جانا طرفہ یہ ماں کو جھڑکنا اور وہ بدی کر کے خطاب کرنا واہ واہ
نبی کی پیدائش اور خصلت ایسی ہی ہوتی ہے اور ایسی پیدائش اور خصلت کو پاکیزہ مقرر کہا چاہیئے بلکہ پیغمبر
کہا چاہیئے رحمت خدا ایسی پاکیزگی و پرہیزگاری پر اور ایسی کتابوں پر اور تم سے خادموں پر اور محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی عصمت تو ایک عالم پر ظاہر ہے اور تواتر سے ثابت ہے انسے کوئی فعل پاکیزگی و پرہیزگاری کے خلاف صادر نہ ہوا کفار
مہ باوجود کمال عداوت و مخالفت کے انکی پاکیزگی و پرہیزگاری پر بالکلیہ گواہ تھے چنانچہ ابو سفیان نے عناد و دشمنی رکھتے
ہوئے روم کے بادشاہ ہرقل کے روبرو انکی پاکیزگی کا اقرار کیا ہے اور تم لوگ بھی تو کسطرح سے انکی عصمت کے قائل ہو مگر
ایک نکاح سے زیادہ کرنا اپنی عادت اور قرار داد کے خلاف پاکر انکی پرہیزگاری میں طعن کرنا صرف تعصب اور نادانی ہے
کیونکہ اکثر نبیوں نے نکاح کیا ہے بلکہ ایک سے زیادہ بھی چنانچہ توریت کے سفر الاول کے سولہویں باب کی تیسری سطر میں لکھا ہے
سو ابرام کی جورو سارائی نے بعد دس برس کے کہ ابرام کنعان کی زمین میں رہا تھا اپنی مصری لونڈی ہاجرہ کو لیا
اور اپنے شوہر ابرام کو دیا کہ اسکی جورو ہووے تب وہ ہاجرہ کے پاس گیا وہ پیٹ سے ہوئی اور سفر التکوین انتیسویں اور تیسویں
باب میں لکھا ہے یعقوب کو دو بیبیاں جیل(?) اور لیا اور دو لونڈیاں بلہا اور زلفہ تھیں اور صموئیل کے پہلے سفر کے اٹھارویں فصل
کے ستائیسویں سطر میں لکھا ہے شاول نے اپنی بیٹی میکال کو داؤد کے نکاح میں دیا اور پچیسویں فصل میں ہے داؤد

نابال کی عورت ابیجایل کو نکاح کیا اور [illegible] کی تکملہ بیسوین سطر میں کہ داؤد نے اپنے عمال میں سے اختیعام کو بھی نکاح کیا سو وے
دونوں اسکے جوروان ہوئیں سموئیل کے دوسرے سفر کے پانچوین فصل کی تیرھوین سطر میں لکھا ہے کہ داؤد نے حبرون
سے آنے کے بعد یروشلیم میں اور حرمیں اور جوروان کین [illegible] دوسرے سفر کے گیارھوین فصل میں [illegible] کو کہ داؤد اوریاہ نبی کی جورو سے
زنا کیا پھر اسکے شوہر کو مروا ڈالا [illegible] سلطنت [illegible] اور سلیمان کو سات سو بیبیاں اور تین سو لونڈیاں تھیں
چنانچہ اسکا بیان سفر الملوک کے [illegible] گیارھوین فصل میں [illegible] سفر الخروج کے اکیسوین فصل کے دسوین
[illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] لونڈی [illegible] نکاح کرنا بھی جائز ہے چنانچہ وے
لکھتے ہیں کہ اگر وہ دوسری بیاہ لیوے تو اسکے خورد و پوشش [illegible] میں کمی نہ ہووے اگر وہ تینوں سلوک اس سے
نہ کرے تو وہ مفت بے روپے دیے آزاد چلی جاوے انتہی اور سموئیل کی دوسری کتاب کے بارھوین فصل کی آٹھوین سطر میں اللہ
کا فرمودہ اور کہا ناتان نبی کی زبانی ہو تھا سو یہ باتیں ہیں و اعطیتک بنات مولاک وصیرت
لک نساء موالیک وسلطتک علی بنات اسرائیل وبنات یهوذا فاذا کانت عندک
قلیلة کان ینبغی لک ان تقول فازید مثلهن ومثلهن یعنی اور میں نے تیرے خاوند کی بیٹیاں
تیری جوروین کر دین [illegible] تیرے خاوند کی عورتیں تجھے دیں اور تجھے اسرائیل کی بیٹیوں پر اور یہوذا کی بیٹیوں پر
اقتدار بخشا پھر اگر تجھے یہ [illegible] کم تھا کہ [illegible] زیادہ یا اتنی اور اتنی انتہی اگر تمہارے [illegible] کے موافق
ایک سے زیادہ بیاہ [illegible] پرہیزگاری [illegible] تمہارے [illegible] ان [illegible] کی پرہیز
پرہیزگاری ثابت [illegible] ان سبھوں کو [illegible] صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
کریں تو تم سے [illegible]
کو اس امر میں گناہ [illegible] کہ خدا کے حکم سے [illegible] ہمارے میاں [illegible] استعمال [illegible]
کیوں منکر ہوتے ہو کیا نہیں جانتے کہ خداوند تعالی نے داؤد علیہ السلام کو کثرت ازواج کو اپنی عنایت کی طرف
نسبت کر دیا ہے اگر تجھکو عورتیں [illegible] تجھ سے [illegible] ہوتی ہیں [illegible] عنایت کرتا چنانچہ [illegible]
سموئیل النبی کی دوسری سفر کی بارھوین فصل کے آٹھوین فقرہ میں لکھا ہے ناتان النبی کی زبانی [illegible] دے تجھکو تیرے
خاوند کا گھر و تیرے آقاؤں کی جوروین تیری گود میں دین اور تجھکو گھر اسرائیل کا اور یہودا کا اگر یہ تجھکو کم تھا تو

دیا تو تجھکو غصہ کے ونیا ہی ورتنا ہی یہہ ترجمہ ہے جیسی بائبل انگریزی کا ۱۸۲۶ میں لندن میں چھپی ہوئی ہے اور طامس چارلوا
کی لندن میں ۱۸۲۲ کی چھپی ہوئی عربی بائبل اور میرے عظمی میں ۱۸۷۱ کی چھپی ہوئی عربی بائبل کے موافق یہہ عبارت ہے کہ
الاصحاح الثانی عشر فارسل الرب الی داود ناثان النبی الی قوله و وهبت لك بیت
مولاك و نساء سیدك اضطجعت فی حضنك و وهبت بیت اسرائیل و یهوذا اذا لك ۴
كانت هذه قلیلة فازیدك مثلهن و مثلهن یہہ عبارت عربی مجموعہ عہد عتیق آگرہ کے مقام میں
دوبارہ ۱۸۶۶ کی تاریخ میں چھپایا گیا ہی سو اسکے برابر کی سبحان اللہ کہنا تو کیا بلکہ تمہاری کتابوں ہی سے انکے موافق
کئی پیغمبروں کا بہت سی جوروین کرنا ثابت ہو چکا جو تیرے کا منہہ کالا اسکے کا بول بالا اب تجھکو کیسے کہ تمہارے قول
اولیاؤں کے رو سے نکاح کرنا نفس خواہش اور خدا کا حکم ٹھہرا اگر خلاف حکم خدا تھا آدم سے موسیٰ تک جتنے نبیوں نے نکاح کیا ہے
سب عاصی ہوئے معصوم نہ ٹھہرے انہوں کو پاک کہتے ہو تو ایک بی بی سے زیادہ کرنا نیک یا اگر نیک ہے تو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے حق میں وہ کیوں بد ہو سکتا اگر یہہ ہو سکے تو جن نبیوں نے یہہ کام کیا بدکار ہوئے اور نبی نہ رہے خدا یا الٰہ کس ہو
سے بچا رکھے اور مسیح کا نکاح کرنے سے کیا انکار اور بزرگی ہو گئی کسی نبی نے بھی نکاح نہ کیا تھا اور مسیح یا گرجا کے واسطے
ہی جورو نہیں کی اسکو پیغمبر کیا دلیل تو یہہ سو اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہوا یا اسکو مسافرت کے لئے اتفاق نہیں ہوا
تو یا رب اسکو پسند نہیں کی تھیں یا انکو عورت کی رغبت نہ تھی چنانچہ اسکا بیان آگے ہو چکا اور نے لکھا ہی کہ
بیان تک لکھا ہے کہ اگر محمد دیکھے جو کسی کو خواہش کرے تو اسکے لئے وہ حلال ہے اور اسکے شوہر کو وہ حرام سو تمہاری
یہہ بات نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں ہے ہمارے پیغمبر نے کسی کو جورو چاہا نہ انکے چاہنے سے کوئی عورت اپنے شوہر پر حرام ہوئی
اگر حضرت پر عورت لے جانا حلال ہوتی اور خدمت ملتی تو آپ نکاح میں نہ رہتا اپنی منکوحات کی کیوں چاہئیے
اور اللہ تعالیٰ سورہ احزاب کی ... میں فرماتا ہے ان وهبت نفسها للنبی یعنی اگر بخشے عورت اپنی جان نبی کو و لکر
عورت کا حضرت پر حلال ہونا عورت کی بخشش پر موقوف کیوں ٹھہرا پھر قصہ زید کا سورہ احزاب کی ۳ آیت کے
رو سے بھی تمہارا مدعا ثابت نہیں ہو سکتا ہاں کہ جھوٹ اور تہمت پر تمہارا مدعا ہے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
زینب کو ناحق جانتے تھے تو امسك علیك زوجك واتق الله یعنی رہنے دے اپنے پاس بی بی اور ڈر اللہ سے
زید کو کیوں فرماتا اور زینب بے طلاق پیہ پر حرام ہوتی تو نکاح محمد پر حلال ہوتی تو فلما قضى زيد منها وطرا

طلاق دینے ریے تہ زَوَّجْنَاکَهَا نکاح میں دینے سے محمد کے آیت میں مذکور کیا تو زید اصل عرب تھے ایک ظالم لڑکا ڈ
میں پکڑ لیگیا تھے مکے میں بکے بی بی خدیجہ نے ان کو خرید کر کے حضرت کو دیا حضرت نے انکو بیٹا کر لیا نبوت کے آگے اور
بعد نبوت کے اپنی پھپھی کی بیٹی بی بی زینب کو نکاح کر دینا چاہا زینب اور انکے بھائی عبداللہ نے عار کیا اور اسوقت
کے رواج موافق راضی نہیں تھے تب سورہ احزاب کی ۳۶ آیہ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلٰلًا مُّبِيْنًا یعنے کام نہیں کسی ایماندار مرد کا نہ عورت کا جب ٹھہرا دے اللہ اور اسکا رسول کچھ کام کہ ان کو رہے
اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح جو کہ نازل ہوئی تب خدا اور رسول
کے فرمانے سے آخر راضی ہوا اور زید نے نکاح کر دیا لیکن بد زینب کی آنکھوں میں حقیر لگتا اور باہم لڑتے جھگڑتے زید زینب کو
چھوڑ دینا چاہتے تو حضرت اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ کہکر منع فرماتے جب بار بار قضیہ ہوا اور منافقہ
پر حضرت کے دل میں یہ آیا کہ اگر زید چھوڑ دیگا تو زینب کی دلجوئی بغیر اسکے نہیں کہ میں نکاح کر لوں لیکن منافقوں
کی بدگوئی سے بھی اندیشہ تھا کہ کہینگے اپنے بیٹے کی جورو کو گھر میں کہا حالانکہ کسی بات میں لے پالک کو حکم بیٹے
کا نہیں وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ اسی مضمون طرف اشارہ ہے اللہ تعالی
نے بعد طلاق اور عدت کے حضرت کے دل میں جو کہ دا تھا سو اسکو ظاہر کیا اور زینب کو حضرت کے نکاح میں دیا تا اپنے لے پالکوں
کی مطلقہ جورو کو نکاح کر لینا مسلمانوں کو گناہ نہ سمجھے اور اسباب کھٹکے اپنے دل کی چال پر چلیں اور لے پالک کو بیٹے درجے
میں شمار نہ سمجھیں اور اس بیہودہ رسم سے بچیں لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ
اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا اسی سے اشارہ ہے اگر تمہارے عندیے میں قطع نظر لے پالک کی مطلقہ عورت کو عدت
کے بعد نکاح کر لینا عیب ہے تو واقع میں عیب ظاہر و نہاں نہیں بلکہ صرف بیہودہ ہی کیونکہ شرع الہی دیکھو مطلقہ کی تزویج
کرتی ہے توریت کے سفر الاستثنا کے چوبیسویں باب میں کچھ لو طرفہ یہہ کہ تمہارے عقیدے میں جو داؤد نے باوجود بہت سے
جورو کے اوریا کی جورو سے زنا کیا بعد از اوریا کو کسی لڑائی میں بھیجا جب وہ لڑائی میں موا تب اسکی جورو کو اپنی جورو کر لیا اور
لوط نے نشے کی حالت میں اپنی بیٹیوں سے زنا کیا اور یعقوب نے دو بہنوں کو نکاح کیا اور یعقوب کا ماموں لابان نا جور تھا
تھا یعقوب کو اپنی ایک بیٹی کے ساتھ نکاح کر دیکے دوسری کو نا سکے ہوا کہ اسو ہے اس سے مجامعت کی چنانچہ

اسکی سند نہیں ملی ہیں منفصل تر قوم میں منع نہیں کیا کرنا اور ایسی بیوہ کو جورو کر لینا اور نشے میں خبر دین بھیجے دینا اور حرام کام
کرنا تو کچھ برا و منافی نبوت کی نہیں لیکن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب کی دلجوئی اور امت کی بھلائی کے لئے بعد
طلاق او عدت کے موافق حکم خدا نکاح کر لیا اور یہ عیب نبوت کی منافی ہے سچ ہے دشمنی میں سیدھی بات الٹی لگتی ہے
ع چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ۔ عیب نماید ہنرش در نظر ۔ صموئیل کی دوسری سفر کے گیارھویں باب کی دوسری سطر شروع
فقرے سے لکھا ہے کہ ایک دن شام کو ایسا ہوا کہ داؤد اپنے فرش پر سے اٹھا اور اپنے قصر کی بام پر ٹہلنے لگا اور وہاں سے اس نے
ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تھی اور داؤد نے اس عورت کا حال دریافت کرنے کو آدمی
بھیجے سو کہا گیا وہ الیعام کی بیٹی بتشبع حیطانی اوریا کی جورو نہیں ہے اور داؤد نے لوگ بھیجے کہ اس عورت کو داؤد پاس
لائیں چنانچہ وہ اسکے پاس آئی سو وہ اس سے ہمبستر ہوا کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہوئی تھی و تب وہ اپنے گھر کو چلی گئی
اور اس عورت کو پیٹ رہ گیا سو اس نے کہلا اور داؤد پاس خبر بھیجی کہ مجھے پیٹ رہ گیا اور داؤد نے یوآب کو کہلا بھیجا حیطانی
اوریا کو مجھ پاس بھیج سو یوآب نے اوریا کو داؤد پاس بھیجا اور جب اوریا آیا تو داؤد نے پوچھا یوآب نے کیا کیا اور لشکر
نے کیا کیا اور جنگ کا انجام کیا ہوا پھر داؤد نے اوریا کو کہا کہ اپنے گھر میں جا اور اپنے پاؤں دھو اور اوریا بادشاہ کے گھر
سے نکلا تو بادشاہ نے اسکے پیچھے خوان بھیجا پر اوریا بادشاہ کے قصر سے نکل کے آستانہ پر اپنے خداوند کے خادموں
کے ساتھ سو رہا اور اپنے گھر نہ گیا اور خبر ان داؤد کو دی کہ اوریا اپنے گھر نہ گیا سو داؤد نے اوریا کو کہا کیا تو سفر سے نہیں آیا پھر
تو اپنے گھر کیوں نہ گیا تب اوریا نے داؤد سے کہا کہ صندوق اور اسرائیل اور یہودا خیموں میں رہتے ہیں اور میرا خداوند یوآب
اور میرے خداوند کے خادم کھلے میدان میں ڈیرے میں ہیں سو کیونکر اپنے گھر میں جاؤں اور کھاؤں اور پیوں اور
اپنی جورو کے ساتھ سوؤں تیری حیات اور تیری جان کی سوگند میں کبھی نہ کروں گا پھر داؤد نے اوریا کو کہا آج کے دن
بھی یہیں رہ جا اور کل میں تجھے روانہ کروں گا سو اوریا اس دن بھی اور دوسرے دن یروشلم میں رہا تب داؤد نے اسے بلا کے اپنے
سامنے کھلایا اور پلایا اور اسے مست کیا اور شام کو وہ باہر جا کے اپنے خاوند کے خادموں کے ساتھ اپنے بستر پر سو رہا لیکن
گھر میں نہ گیا اور صبح کو داؤد نے یوآب کے لئے خط لکھا اور اوریا کے ہاتھ میں دیا اور اسے روانہ کیا اور اس نے خط میں یہ لکھا کہ اوریا
کو جنگ کی گرمی کے وقت آگے رکھو اور اسکے پاس سے پھر جاؤ کہ وہ مارا جائے اور ایسا ہوا کہ جب یوآب نے اس شہر کے
گرد اگرد تاڑا تو اس نے اوریا کو ایسے مقام پر رکھا جہاں اس نے جانا کہ جنگی لوگ وہاں ہیں پھر اس شہر کے لوگ نکلے

اور یہ بات سے لڑے وہاں اُن کے خادموں میں تھوڑے سے ہی تھے کا آرام اور سلطانی دربار بھی آگیا اور اوس کی جورو اپنے شوہر
اوس کا مرنا سنکے سوگ مین بیٹھی اس جگہہ محشی انگریزی دیسکا مذکور آگے ہو چکا ہے کچھ مدت ہوا اون کے ماتمداری کی
شریعت موسوی مین مقرر تھی ظاہر اتبشبع اپنے شہر کی عادت موافق ماتمداری کی ہوگی جیسا کہ مقرر تھا کہ سات دن
بیاہی روزہ رکھنا سو قیاس غروب تک کچھ لکھا ہیا چنانچہ سموئیل کے پہلے دفتر کے اکتیسوین فصل کے تیرھوین فقرے مین
اُس سات کا اشارہ ہی کیا انھون نے اپنے مُردون کی ہڈیون کو لیکے ایک جھاڑ کے نیچے جابیش نام جگہہ مین گاڑے سات دن
روزے رکھے انتہی کاتب الحروف کہتا ہی اگرچہ ... مرد کے خویش کو ماتم مین لیکن انگریزی محشی نے اسپر قیاس کرکے
بیوہ بھی اپنے مرد مرنیکے بعد سات دن روزہ رکھنے کا گمان کیا ہی واللہ اعلم غرض دین یہود مین بیوہ کی عدت اور احداد یعنی
ماتمداری چار مہینے دس دن کی تھی نعوذ باللہ تعالی و عدت سوگ کے دن گذر گئے تو داؤد نے اسے اپنے گھر مین بلوالیا اور اسے اپنی
جورو کیا انتہی یہان داؤد نے بتشبع سے نکاح کرنیکا مذکور نہین ہے جسکا اپنی جورو کر لیا اور تورات کے سفر اول کے انیسوین باب
کی تیسوین فقرے سے انتہا تک لکھا ہی پھر لوط نے اپنی دو بیٹیون سمیت صوغر سے پہاڑ پر جاکے سکونت کی کیونکہ وہ صوغر مین
بستے ہوے ڈرا تب وہ اور اسکی دو بیٹیان ایک غار مین جا رہیں بڑی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بوڑھا ہی اور زمین پر کوئی
مرد نہین جو ہمارے پاس آئے جیسے تمام دنیا مین رسم ہی سو آؤ ہم اپنے باپ کو شراب پلاویں اور ہم اس سے ہمبستر ہوویں تاکہ
ہم اپنے باپ سے کوئی نسل رکھین تب انھون نے اس رات اپنے باپ کو شراب پلائی اور بڑی گئی اور اپنے باپ سے ہمبستر
ہوئی پر اسنے اسکے لیٹتے وقت اور اٹھتے وقت سے نہ جانا اور دوسرے دن یون ہوا کہ بڑی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ مین کل اپنے باپ
کے ساتھ سوئی ہم اسکو آج رات بھی شراب پلاوین اور آج تو جاکر اس سے ہمبستر ہو کہ ہم اپنے باپ کی نسل لیوین تب انھون
نے باپ کو اس رات بھی شراب پلائی اور چھوٹی اٹھکر اسکے ساتھ سوئی پر اسنے اسکے لیٹتے وقت اور اٹھتے وقت
نہ جانا سو لوط کی دو بیٹیان اپنے باپ سے حاملہ ہوئین اور بڑی ایک بیٹا جنی اور اسکا نام موآب رکھا کہ وہ موآبیون
یعنی بن ابن عمی ... ۱۲
کا جو آج تک ہین باپ ہی اور چھوٹی جو تھی وہ بھی ایک بیٹا جنی اور اسکا نام بن عمی رکھا اور وہی بنی عمون کا جو آج تک
... ۱۲
ہین باپ ہی اور اسی سفر کے انتیسوین باب کے سولوین سطر سے تیسوین سطر تک لکھا ہی کہ لابان کی دو بیٹیان تھین
بڑی کا نام لیاہ اور چھوٹی کا نام راحیل تھا لیاہ کی آنکھین چندھلی تھین پر راحیل خوش رو اور خوبصورت تھی اور یعقوب راحیل
پر عاشق تھا سو اسنے کہا کہ تیری چھوٹی بیٹی راحیل کے لئے سات برس تیری خدمت کرونگا لابان بولا کہ اسے

[illegible]

دنیا اس سے تہری کوئی دوسرا مرد کو دیا ہے سو توریت ... ہے اگر چنانچہ یعقوب نے سات برس تک راحیل کے لئے خدمت کی
... پر سلیمان سن عشق کے سبب سے ہوا ہے اس سے تھا چند روز ہے معلوم ہوتے ہیں یعقوب نے لابان سے کہا میری جورو مجھے دے کہ
میرے ایام گذر گئے تا اس میں پاس جاؤں تب لابان نے اس جگہہ کے سب لوگوں کو اکٹھا کر کے ضیافت کی اور شام کو یون ہوا
کہ اسنے اپنی بیٹی لیا کو لیکے اسکے حوالے کیا اور وہ اس پاس گیا اور لابان نے اپنی لونڈی زلفا اپنی بیٹی لیا کے ساتھ دی تا کہ اسکی
لونڈی ہووے اور ایسا ہوا کہ یعقوب نے صبح کو دیکھا کہ لیا تھی سو اسنے لابان کو کہا یہ کیا ہے جو تو نے مجھسے کیا میں
تیری خدمت راحیل کے لئے نہ کی پھر تو نے کیوں مجھسے دغا کی تب لابان نے کہا ہمارے ملک میں یہ رسم نہیں کہ چھوٹی کو بڑی سے
پہلے بیاہ دیوین اسکے ساتھ ایک ہفتہ پورا کر اور ہم اسے بھی دیوینگے سات برس کی خدمت کے لئے جو تو میرے ساتھ کریگا
دیگر یعقوب نے ایسا ہی کیا اور اسکا ہفتہ پورا کیا تب اسنے اپنی بیٹی راحیل بھی اسے بیاہ دی اور لابان نے اپنی لونڈی
بلہا اپنی بیٹی راحیل کو دی کہ اسکی لونڈی ہووے تب یعقوب راحیل کے پاس گیا انتہی سو اس قصے میں بہت باتین کفر کی ہیں
اول یہ کہ نکاح میں ستر ہے پھر قسیس مرد اور عورت سے پوچھتا ہے کہ کیا تو اسکو اپنی زوجیت میں قبول کرتا ہے
بعد قبول کئے اس عورت کا باپ یا وکیل اسکے داہنے ہاتھ کو قسیس کے حوالے کرتا ہے اور وہ مرد کے داہنے ہاتھ میں دیکے
کہتا ہے میں فلانا تجھ فلانی کو اپنے عقد میں قبول کرتا ہوں چنانچہ نکاح کرنیکا دستور رسالہ مختصر جو عیسائیون کی دعا
نماز وغیرہ احوال میں ۱۸۱۸ سنہ میں چھاپا گیا سو اسکے تین سو تیسویں صفحے سے پینتیسویں صفحے تک مذکور ہے اس آئین کے
خلاف لابان نے اپنی ایک لڑکی کو نکاح کر دیکے پھر دوسری کو جو اسی مرد کی عورت ... گیا اور یعقوب نے اسکو اپنی عورت سمجھکے
اس پاس گیا حالانکہ اسکی شرع میں مرد عورت میں کچھ پردہ نہ تھا اور لابان یعقوب کا ماموں تھا اور یعقوب کو اپنے ہی گھر میں
رکھا تھا اور یعقوب راحیل ... دل اسکی بیٹیوں کو دیکھتے ... راحیل پر عاشق تھا باوجود اسکو چپکا اپنے گھر میں لیجاکے اس سے
صحبت کیا ہووے تو نا ہو گیا دوسرا یہ ہے کہ ایک بہن لیا نکاح میں ہوتے دوسری بہن راحیل کو نکاح کیا حالانکہ دو بہن کو اکٹھے
میں نکاح کرنا حرام ہے چنانچہ توریت کے تیسرے سفر کے اٹھارویں باب کی اٹھارویں سطر میں لکھا ہے تو کسی عورت کو اسکی
بہن سمیت مت لے تاکہ اسکی بھی رسوائی ظاہر کرے اسکی حین حیات میں ... یہہ اسکا جلانا ہے انتہی دیکھئے دو بہنوں کو جمع کرنا
حرام ہے تو یعقوب نے جمع کیا سو کسنے حرام کیا اگر کہیں کہ یعقوب کی شریعت میں دو بہنوں کو جمع کرنا جائز تھا پر بعد
حرام ہوا ہم کہتے ہیں پہلا ہی حکم بین شرط سے تو نسخ جائز نہیں سو منسوخ کیونکر ہو سکے اور سفر الخروج کے چھٹویں

[illegible]

بائبل کے ۶ باب ۲۰ سطر مین لکھا ہی عمرام نے اپنے باپ کی بہن یوکبد سے بیاہ کیا وہ اس سے ہارون اور موسی جنی انتہی دیکھو توریت کی سفر الاحبار کے اٹھارھوین باب کی بارھوین سطر مین لکھا ہی تو اپنے باپ کی بہن کی برہنگی ظاہر مت کر کیونکہ وہ تیرے باپ کی رشتہ دار ہی انتہی باوجودیکہ پھوپھی کو نکاح کرنا حرام ہی تو موسی کے باپ نے اپنی پھوپھی کو نکاح کیا اور اس سے ہارون اور موسی پیدا ہوے سو حرام نسل ٹھہرے حرام نسل کو خدا کی جماعت مین داخل کرنا تو جائز نہین چنانچہ سفر الاستثنا کے تیئیسوین باب کی دوسری سطر مین لکھا ہی حرامی بچہ اور اسکی دسوین پشت تک بھی خداوند کی جماعت مین کوئی داخل نہووے پس موسی اور ہارون بھی خدا کی جماعت کے باہر ہوے نبی ہونا کہان تھا

خادم آئین کرستان کا قول

دوسرے ایسے شخص کو قدرت و کرامت کی طاقت ہووے جو جو قدرت اور کرامات موسی نے فرعون اور مصریون کے آگے اور بنی اسرائیل کے آگے بیابان مین چالیس برس تک دکھائی سو عیان ہی اور انہین معجزون کے سبب لوگ اسکی نبوت کے قائل تھے اور خداوند عیسی مسیح جو جو قدرت اور معجزات دوست اور دشمن کے روبرو دکھائین سو بے شمار ہین وے صرف اسکی نبوت پر نہین بلکہ اسکی الوہیت پر بھی گواہی دیتی ہین کیونکہ اسنے صرف آپ ہی ایسے کام کئے بلکہ اپنے شاگردون کو بھی اقتدار معجزات کی بخشا چنانچہ انجیل مقدس مین ثابت ہی اب غور کیا چاہئے کہ محمد مین معجزات کی نشانی تھی یا نتھی جس سے اسکی رسالت پر گواہی ہووے قران کی ۱۳ سپارہ سورہ رعد مین لکھا ہی کہ کافر کہتے ہین جبتک کوئی نشان اللہ تعالے اسپر نازل نہووے ہم ایمان لاوینگے تو ہم نے تعلیم دینے کی سنا یہی اور معجزات کی نہین اور کرامات کی طاقت نہین رکھنے کے عذر مین کہتا ہی وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِہِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِہِ الْاَرْضُ اَوْ کُلِّمَ بِہِ الْمَوْتٰی بَلْ لِّلّٰہِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا یعنے اور اگر کوئی قران ہوتا کہ چلے اس سے پہاڑ یا ٹکڑے ہووے اس سے زمین یا بولے اس سے مردہ بلکہ اللہ کے ہاتھ مین ہین سب کام اور ۵ سپارہ مین لکھا ہی سو لایے جواب مین لکھا ہی کہ نسل اللہ تعالی کا ملی الانسان جدا نہین ہون حواریون کی مانند بھیجا گیا اور شق القمر کے مقدمہ مین جو اکثر مسلمان کہتے ہین سو قران کے رو محمد سے یہ معجزہ نہین ہوا بلکہ ۲۷ سپارہ اور سورہ قمر مین لکھا ہی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یعنے پاس آ لگی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اس سے ثابت نہین ہوتا کہ محمد سے یہ معجزہ ہوا اور نہ غیرون سے ثابت ہو سکتی ہی انتہی یہہ بات صح

محمدی کا جواب

خادم آئین کرستان کا سلیقہ عبارت نویسی مین دیکھئے کہ قدرت و کرامت کی طاقت ہووے لکھا بلکہ یون لکھنا تھا کہ جب خدا چاہے انکو معجزے کی مدد کرے اور قدرت لکھا ہی سو مہمل

بات ہی کیونکہ جسکو قدرت ہوتی ہی سو اسکو بالذات طاقت بھی ہوتی ہی اور کرامت کی طاقت لوج بات ہی کیونکہ
کرامت کے معنے یہہ ہین خدا کا ظاہر کر دینا اپنے بندے کو کوئی کام خرق عادت کی طور پر کرکے نہ یہہ کہ بندہ بالذات
خرق عادت کی طاقت رکھتا ہو القصہ المعنی فی بطن الشاعر موافق اس کرستانون کی پادری کا ارادہ یہہ ہی کہ نبی
کہلانے والے کو بالذات خرق عادت کی قدرت ہی سو جواب اسکا یہہ ہی کہ کسی نبی کو ایسی قدرت نہ بالذات تھی اسنے
کبھی ایسا دعوی کیا اگر یوسف نجار کے بیٹے پر کرستانون کے پادریون نے اپنی خاطر خواہ یہہ تہمت رکھی ہو تو ان کی معجزہ ترا
سے عجب بھی نہین جاننا چاہیے کہ خرق عادت دو قسم ہوا کرتا ہی ایک مقبولان الہی کے ہاتھہ پر دوسرا مردودان بارگاہ الوہیت
کے ہاتھہ پر جو مقبولون کے ہاتھہ پر ہوا کرتا ہی سو نبی کی نسبت کرتے معجزہ کہلاتا ہی ولی کی نسبت کرتے کرامت جو مردودون
کے ہاتھہ پر ہوا کرتا ہی سو استدراج چنانچہ صموئیل کے پہلا سفر کے اٹھائیسویں باب میں مذکور ہی کہ ایک افسون گر عورت نے
ساؤل بادشاہ کے لئے سموایل نبی کو قبر سے اٹھایا قصہ مختصر جو آپ کو خدا یا خدا کا بیٹا یا عین خدا یا عین خدا کا ایک کہلاوے
اور طاعتون کو چھوڑ دے اور مرادون کو آپ پر اور اپنے تابعون پر حلال جانے اور اپنے بانی ہوئی شریعت کو حیلو
حوالون سے برباد کرے سو اسکے ہاتھہ پر اور اسکے معتقدون کے ہاتھہ جو خرق عادت ہو سو نبیاک استدراج ہی علی الخصوص
کہ جب وہ دعوی کرنے لگین کہ ہم مین ایسے خرق عادت کرنیکی قوت و قدرت ہی چنانچہ بہت سے بت پرستون کے تارص
لوگ جیسے جوگی جنکو دست اتیت ہند مین اور انہین کے اعمال و آثار بت پرست ہر ملکون مین ایسے دعوی کیا کرتے مین اور
اسطرح سے جادو گر لوگ اور شیطانون کے قرین بھی ایسے دعوی مین بلکہ اپنے دعوی کی دلیل بھی کر بتلاتے مین آیا ان
سب لوگون کو نبی مانا اسکے سوا ایسے لوگون کے معتقد لوگ بھی اپنی بڑائی کو جتانیکے واسطے ایسیون پر بہت جھوٹھی باتین
اور کہانیان اور قصے جھوٹے لوگون مین پھیلاتے ہین پیران نمی پرند بلکہ مریدان می پرانند او بحکم گوش زدہ اثری دارد
نجان لوگ ایسی باتین سن سنکے انکے معتقد بھی ہو جاتے مین لیکن محک امتحان ہی معیار ہی سو یہہ کہ کوئی نبی و ولی نبی قدرت اور
قوت کا مدعی نہین ہوتا اور ترک یا خلاف اپنی شریعت کا نہین کرتا اور اپنے معجزہ اور کرامت کو اللہ ہی کی قدرت
کا فعل جانتا نہ اپنی قوت کا اور وہ مادہ فعل ان لوگون کے ہاتھہ پر اسو واسطے واقع ہوتا ہی کہ لوگون کو اللہ کی طرف
بلاوین نہ اپنی الوہیت اور معبودیت کی طرف چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے سچے تابعون کے معجزے اور
کرامات اسی بابت کے مین دوسرا یہہ کہ کوئی نبی و ولی اپنا معجزہ بعینہا یا کرامت معینہ دوسرے کو بخشنے کی

قدرت نہین بلکہ یا خلاف ساحرون و افسونگرون کی اور شعبدہ بازون کی کہ آپ عجائب کرتے ہین اپنی اجازت و قدرت
دوسرے کو دے سکتے ہین کیونکہ معجزہ و کرامت اللہ کا فعل ہے وہ اُسی کی ہی اور یہ سیکھی باتین ہین سا… و عمل کے نتیجے ہین
جیسا کہ پیرزادہ لوگ پریون کو حاضر کرنیکی اجازت دیتے ہین اور شیطان بہت کو تار… شیطانون کی …کا
اذان… کو دیتے ہین … اور مریضون کو … مین لینے … اپنے شاگردون کو
دیا کرتے ہین اور سانپ بچھو وغیرہ کے منتر و سانپ بچھو وغیرہ کے زہر کا اور آسیب … جھاڑنے کا فرمان اپنے شاگردو
کو عنایت کرتے ہین سو … مسیح … شاگردون کو جو دی ہی کہ شیطانون کو ہانکنے کی قوت و سانپون اور
بچھوون کو پکڑ لینے کی اور زہر کو گوارا کر لینے کی اور بیماریون کو چنگا کرنیکی اپنے … والون کو یسوع کی طرف
سے دی گئی تھی سو معجزہ … کے قابل نہین اس قسم کی باتین سید احمد کبیر رفاعی اور شیخ احمد ابن علوان کے لوگون مین
موجود ہین جن ہون کو فقہا و محدثین قبول نہین کرتے اور جوگیون کے … مین بھی ایسی بہت ساری باتین ہین کہ
اہل ایمان قبول کرنیکے لایق نہین غرض نبی معجزے دکھلاتا ہے یہان بھی شرط ہی جیسی بدولت انکے … ایمان
کی دولت پاتے ہین او … انسان … بنصیب کہ سیاہ بن جاتے ہین جیسے فرعون وغیرہ نے موسیٰ علیہ السلام
سے … تو وغیرہ نے عیسیٰ علیہ السلام سے بہت سے معجزے دیکھے ایمان سے محروم رہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے بھی ہزارون معجزے دیکھے ہو ابو جہل وغیرہ ایمان نلاکے ملعون ہوگئے اور بہت سے لوگ سنتے ہو بھی انکار کر جاتے …
… ہین لیکن نبی کچھ بالذات اپنی قدرت نہین جو یہ مرضی اللہ تعالیٰ کی آپ معجزہ دکھلاوا اللہ ہی کو سب قدرت
ہوتا ہے نبی کی دعا قبول ہوتی ہے اور اسکے واسطے معجزہ ظاہر کرتا اور جاننا چاہیے کہ … یہان یہ ہی کہ اکثر دعا نبیون کی
مستجاب ہوتی ہی مگر یہ … کا نام … پایا جاتا کیونکہ نبی کو طاقت بالذات جانئے یہ تو صرف شرک ہی جو خدا کی خدائی
مین … کو شریک کرین ایسے مشرکون کو نیک توفیق دے اور تمہاری کتابون کے بھی خلاف ہی چنانچہ توریت کے دوسرے
سفر کے تیسرے باب کی انیسوین سطر سے بیسوین سطر تک لکھا ہی یہواہ کہا اور مین یقین جانتا ہون کہ مصر کا بادشاہ
تمکو یون جانے دیگا نہ بڑا زور سے اور مین اپنا ہاتھ لمبا کرونگا اور سب عجائب قدرت … جو مین
اُنکے درمیان دکھاونگا مصریون کو مبتلا کرونگا تب وہ تمھین نکال دیگا انتہی اور پانچوین سفر کے ساتوین
باب کی آٹھوین سطر مین لکھا ہی یہواہ تمکو اپنے ہاتھ کی قوت سے نکال لایا اور غلامی کے گھر سے مصر بادشاہ فرعون

کیا تھا ہے تمہیں چھوڑا یا اور ستھوین سطر سے اکیسوین سطر تک لکھا ہی شاید تو اپنے دل میں کہے یہہ قومیں مجھہ سے زیادہ
ہیں میں انہیں کیونکر نکال سکونگا سو تو انسے مت ڈر بلکہ جو کچھہ کہ تیرے خدا نے فرعون اور مصریوں سے کیا اچھی طرح
یاد کر بڑی آزمائشیں جنھیں تیری آنکھوں نے دیکھا وہ عجائب اور غرائب وہ زور اور ہاتھہ وہ بالادستی کہ جس
سے تیرا خدا تجھے نکال لایا ان سب گروہوں سے جن سے تو ڈرتا ہی ایسا ہی کریگا انتہی ان سے معلوم پایا جاتا
ہے کہ موسیٰ کی ... جو ... اور معجزے بنی اسرائیل کو دکھلائے اللہ نے دکھلائے ... کو وہ قدرت نہ رکھتے تھے اور یوحنا
کی انجیل کے گیارھوین باب اکتالیسوین سطر میں لکھا ہی تب مرتہا نے عیسیٰ کو کہا اے خداوند اگر تو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ
مرتا لیکن میں جانتی ہوں کہ ابھی ... جو کچھہ تو خدا سے مانگے خدا تجھے دیگا اور اکتالیسوین سطر میں لکھا ہی کہ عیسیٰ نے آنکھیں
اوپر کیے کہا اے باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے میری سنی اور میں نے جانا کہ تو میری نت سنتا ہی پر ان لوگوں
کے باعث جو پاس کھڑے ہیں میں نے یہہ کہا تا کہ وے ایمان لاویں کہ تو نے مجھے بھیجا ہی انتہی اور یوحنا کی انجیل کے چھٹوین باب
کی اڑتیسوین سطر میں لکھا ہی کیونکہ میں آسمان سے اترا ہوں نہ اس لئے کہ اپنی خواہش سے کام کروں بلکہ اس لئے اترا ہوں
اپنے بھیجنے والے کی مرضی پر چلوں انتہی ان دلیلوں سے ثابت ہی کہ مسیح کو بھی معجزہ دکھلانیکی قدرت بالذات نہ تھی
بلکہ اللہ کی مرضی ہوئے تو اس سے معجزہ ظاہر ہوتا اور محتاج دعا اور اجابت کا تھا اگر بالذات یہہ قدرت انکو ہوتی تو
دعا مانگنے کی کیا حاجت تھی سنو میاں خطا میں گرستان یہہ کیا عیب کی بات ہی کہ تمہارے دعوے کو تمہاری کتابیں
باطل کرتی ہیں اور تمنے لکھا ہی خداوند عیسیٰ مسیح نے جو قدرت اور معجزات دوست دشمن کے روبرو دکھائیں سو
بے شمار ہیں وے صرف اسکی نبوت پر نہیں بلکہ اسکی الوہیت پر بھی گواہی دیتی ہیں سبحان اللہ تمہاری ہی کتابوں
سے مسیح میں معجزے کی قدرت ثابت نہوئی تو پھر الوہیت کا کہاں ٹھکانا ہی اب تمہاری جہالت پر نظر کرنی اس دعوی
الوہیت کا رد پانچوین شرط کے جواب میں لکھا جاتا ہی اور تمنے لکھا ہی پندرھوین سپارے میں کئی سوالات کے جواب
میں لکھا ہی کہ شکر اللہ تعالیٰ کا میں انسان سے جاہ بہ میں جو حواری کی مانند بھیجا گیا انتہی حالانکہ ان سوالات کے جواب میں
یہہ آیت ہی قل سبحان ربی هل كنت الا بشرا رسولا یعنے تو کہہ سبحان اللہ میں کون ہوں مگر ایک آدمی
ہوں بھیجا ہوا لیکن تمنے اسمیں تبدیل اور چوری کرکے حواری کی مانند بھیجا گیا لکھا ہی بلے تیری جرات اپنی توریت
انجیل میں جا بجا تحریف ... تبدیل کرتے کرتے قرآن شریف کے معنوں میں بھی تصرف اور چوری کر بیٹھے کچھہ تو خوف

مسلمان نہ ہوئے ہوسہ چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد غرض محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ان یہودیوں کے روسے
فرمایا کہ معجزہ دکھلانا اللہ ہی کے اختیار میں ہے یعنے بے مرضی اللہ کے معجزہ دکھلایا نہ جائیگا اس سے ان معجزہ نہ دکھلا سکنا
کیونکر لازم آسکے بلکہ یہہ قول اگلے کتابوں کے مطابق ہے مگر حضرت نے اس دفعہ کافروں کی خواہش کے موافق اسلئے
معجزہ نہ دکھلایا کہ پہلے کئی بار بہت سے معجزے انکی خواہش کے موافق دکھلائے تھے پر بسبب ایمان نہ لانے کے شرارت سے کہنے
لگے کہ ہمارے موئے ہوئے بزرگوں کو جلا یا اپنی تصدیق کے لئے فرشتے ساتھ لئے چل یا پہاڑوں کو سونے کا بنا یا گرا دے
آسمان ہم پر یا لے آ اللہ کو اور فرشتوں کو روبرو یا چڑھ جاوے تو آسمان میں اور ہم یقین نہ کرینگے تیرا چڑھنا جبتک نہ اتار
لاوے ہم پر ایک لکھا جو ہم پڑھ لیں بعد اسکے ہم ایمان لانیکی تجویز کرینگے تب وے آیتیں نازل ہوئیں تھیں ایسے ہی مسیح
نے بھی کاتبوں اور فریسیوں وغیرہم کو جو شرارت کی راہ سے معجزے طلب کئے تھے کئی بار معجزے نہ دکھلائے بلکہ
وے معجزہ ڈھونڈھنے والوں کو حرامکار اور شریر اور فاسق کہا چنانچہ متی کے بارھویں باب کی اڑتیسویں سطر میں
لکھا ہے تب بعضے کاتبوں اور فریسیوں نے پھر کے کہا اے معلم ہم چاہتے ہیں کہ تیرا معجزہ دیکھیں پر اسنے انھیں جواب
دیا اور کہا اس عصر کے شریر اور حرامکار قوم معجزہ ڈھونڈھتی ہے پر انھیں کوئی معجزہ سوا یونس نبی کے نشان
کے دکھایا نجائیگا اسواسطے کہ جسطرح یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں تھا اسیطرح ابن آدم تین رات دن
زمین کے اندر رہیگا اور سولہویں باب کی پہلی سطر میں لکھا ہے تب فریسی اور زادوقی آئے اور امتحان کیلئے اس سے طلب کیا کہ آسمانی
معجزہ ہمکو دکھلا اسنے جواب میں انھیں کہا جب شام ہوتی ہے تم کہتے ہو کہ وقت اچھا ہوگا کیونکہ آسمان سرخ ہے اور صبح کو کہتے ہو کہ
آج آندھی چلیگی کیونکہ آسمان سرخ اور ہولناک ہے اے ریاکارو تم آسمان کی صورت کا امتیاز کر جانتے ہو پر وقتوں کی نشان
دریافت کر نہیں سکتے اس عصر کے شریر اور فاسق لوگ معجزہ طلب کرتے ہیں پر کوئی معجزہ انھیں سوا یونس نبی کے معجزے کے دکھلایا
نجائیگا تب مسیح ان سے جدا ہو کر روانہ ہوا اور ستائیسویں باب کی انتالیسویں سطر میں لکھا ہے اور وے جو ادھر سے آتے جاتے تھے اپنے سر دھنکے
یعنے مونڈی ہلا کے ملامت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تو جو ہیکل کا ڈھانے والا اور تین دن میں پھر بنا کرنے والا ہے اپنے تئیں بچا اگر
تو خدا کا بیٹا ہے صلیب پر سے اتر آ اسیطرح سے سردار کاہنوں نے کاتبوں اور مشایخ کے ساتھ ملکے تمسخر سے
کہا کہ اوروں کو بچایا اپنے تئیں بچا نہیں سکتا اگر وہ اسرائیل کا بادشاہ ہے تو اب صلیب پر سے اتر آوے اور ہم
اسکے معتقد ہونگے اسنے خدا پر توکل کیا اب وہ اسکا پیارا ہے تو وہی اسے رہائی بخشے کیونکہ وہ کہتا تھا

کہ مین خدا کا بیٹا ہون وے چور جو اسکے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے اسی طرح سے اسکو ملامت کرتے تھے انتہی اور مرقس کی انجیل
کے آٹھوین باب کی گیارھوین سطر مین لکھا ہی تب فریسی نکلے اور اسکے امتحان کے لئے کوئی آسمانی معجزہ طلب کرکے اس
سے مباحثہ کرنے لگے اسنے دل سے آہ بھر کے کہا اس عصر کے لوگ معجزہ کے طالب ہین مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اس عصر
کے لوگون کو کوئی معجزہ دکھایا نجائیگا اور وہ انسے جدا ہو کے پھر کشتی پر بیٹھا اور پار گیا اور لوقا کی انجیل کے تیئسوین
باب کی آٹھوین سطر مین لکھا ہی ہیرودس عیسی کو دیکھکے نہایت خوش ہوا کیونکہ وہ مدت سے اسکے دیکھنے کا مشتاق
۲ اسنے ۲ تھا اسلئے کہ اسنے اسکی بہت سی باتین سنی تھین اور امید مین تھا اسکے کسی معجزے کو مشاہدہ کرے اس نے اس سے
بہت سے سوال کئے پر اسنے اسکو کچھ جواب نہ دیا اور یوحنا کے چھٹوین باب کی تیسوین سطر مین لکھا ہی تب انہون نے اس مسیح
سے کہا پس تو کونسا معجزہ دکھاتا ہی تا کہ ہم دیکھکے تیرے معتقد ہون تو کیا کام کرتا ہی ہمارے آبا نے بیابان مین من
کھایا چنانچہ لکھا ہی اسنے انہین آسمان سے روٹی کھانیکو دی تب عیسی نے انہین کہا مین تم سے سچ سچ کہتا ہون
موسی نے تمھین آسمان سے روٹی نہین دی بلکہ میرا باپ تمھین سچی آسمانی روٹی دیتا ہی اسلئے کہ خدا کی روٹی وہ ہی جو
آسمان سے اترتا اور جہان کو زندگی بخشتی ہی انہون نے اسے کہا ای خداوند ہمکو ہمیشہ یہ روٹی دے عیسی نے کہا مین
زندگی کی روٹی ہون جو مجھہ پاس آتا ہی ہرگز بھوکا نہوگا انتہی غرض مسیح ایسے لطائف الحیل سے ٹالتا اور کوئی معجزہ
نہ بتایا تب شاگردون نے اسکی رفاقت ترک کی چنانچہ اسی باب کی چھیاسٹھوین سطر مین لکھا ہی اس دم سے اسکے شاگردون مین
سے بہت الٹے پھر گئے اور بعد اسکے اسکے ساتھ نہ چلے اور متی کی انجیل کی تیرھوین فصل کے آخر مین مرقوم ہے اسکے شہر کے لوگون کا کہنا
یسوع کے حق مین یون ہی کہ کیا یہ وہی نجار کا بیٹا نہین کیا اسکی مان کا نام مریم نہین اور اسکے بھائی یعقوب اور یوسف اور
شمعون اور یہودا نہین کیا اسکی بہنین سب ہمارے پاس نہین پھر کہان سے اسکو یہ سب باتین آئین اور شک کرنے لگے تھے
اسکی بابت مین پر یسوع نے انہین کہا کہ نبی خوار نہین ہوتا مگر اپنے ہی وطن مین اور اپنے ہی گھر مین اور وہان بہت قوتین
دکھلائین و معجزے نہ بتلائے انکی بے ایمانی کے سبب سے انتہی پس یہان سے معلوم ہوا کہ یسوع یوسف نجار کا بیٹا ہوا اسکے وطن
۴ دوسرا ۴ والون کے پاس تحقیق کو پہنچ چکا تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ معجزے بتلانیکو نہ کہ وطن کے سوا اہلکے جا سکے اور ایمان لانے والے
بھی نہ رہین وگرنہ معجزہ بتلاتا ہو نہین سکتا یہان سے معلوم ہوا کہ اسکو قوت الہیہ نتھی وگرنہ وطن مین کیون کم
ہوتی اور دیار غربت مین کیون زیادہ اور لوگون کی بے ایمانی سے قوت الہیہ والے کے قوت کو کیا ضرر

اور متی کی انجیل کی الیسویں فصل میں لکھا ہی وہ نکلا شہر کے باہر یعنے اورشلیم باہر بیت عنیا کی طرف رات وہاں رہا
اور تڑکی پھر جب شہر کو پھرا آتا تھا بھوکھا ہوا اور نظر کیا ایک انجیر کے جھاڑ کی طرف جو سر راہ تھا تب گیا اسکے پاس اور
نپایا اسمیں کچھ سوائے پتوں کے تب کہا نہ نکلے تجھ سے کوئی پھل کبھی سو سوکھ گیا وہ جھاڑ اسیوقت الخ اس سے
یسوع میں علم غیب نہونا معلوم ہوا اور بیمحل غصہ بھی ظاہر ہوا اور ایک بیگناہ کو ناحق کو ستایا اور یہہ بھی معلوم
ہوا کہ وہ الہ نہ تھا اگر الہ ہوتا تو جانتا ہوتا اور اپنے مخلوق کو جانتا ہوتا اور نہ کیونکہ اس انجیر کے جھاڑ میں بے سبب ہی انجیر
پیدا نکرا اسکو ستایا اور یہہ بھی [illegible] معجزہ ہو سکتا مناسب یہہ تھا
کہ اسمیں بیحد پھل پیدا کیا ہوتا جسمیں اپنے کو فائدہ اور درخت کو فائدہ اور کمال اور ہمراہیوں کو بھی ایسا معجزہ دیکھنے سے
قوت اعتقاد کی ترقی ہوتی ایسے محل [illegible] آپ بھوکھے [illegible] بے تقصیر جھاڑ کو بے سبب سکھانے سے
سکھا دنیا کونسی حکمت کا کام تھا [illegible] سلیقہ ہی [illegible] میں بھی عیب کرنے کو [illegible] اور لوقا کی انجیل
میں جو لکھا ہی سو اسکا ترجمہ یہہ ہی ایک روز یہودیاں ہو ہو کر ایک لڑکے کو پہار پر عیسی لیکئے اور دھکا دیکے اور کہنے لگے
ای عیسی تو معجزے دکھلاتا اور مردے کو زندہ کرتا ہی اسکو بھی جلا تا ہم تیرا معجزہ دیکھیں اور سمجھیں ایمان لاویں اور تیرے
تابعدار بنیں غرض دس روز کے بعد یہودیاں پھر پہار پر گئے او دیکھا کہ وہ لڑکا گلا ہوا اور درندے کہائے ہوا
پڑا ہی کیڑیں [illegible] عیسی [illegible] اور یہہ کہتے تھے کہ تیرا معجزہ بتلانا کیا ہوا اور تیری
نبوت کا دعوی کہاں گیا یقین تو [illegible] باوجود معجزہ چاہنے کے مسیح نے
جو کئی بار معجزہ نہ دکھلایا [illegible] معجزے کے طالبونکو گالیاں دیں سو اس سے صاف ظاہر ہی کہ اسکو قدرت الہیہ اور
خوارق عادت کی طاقت نہی [illegible] قول و شرط کے [illegible] وہ بھی نبی نا ہو اسکو نبی بلکہ خدا کہنا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کا
انکار کرنا محض [illegible] عداوت و شقاوت ہی سنو میاں [illegible] آئین کرستان پہلے اپنے آقا کا حال [illegible]
تو اسقدر [illegible] بیمار ہو کر [illegible] الزام [illegible] او یہہ بھی دیکھو کہ جناب [illegible] علی الاطلاق کی شان ایسی ہی [illegible]
نبی کے واسطے جسطرح کے معجزے پیدا کرتا ہی سو ویسے دوسرے نبی کے واسطے نہیں پیدا کرتا جیسے موسی کے واسطے عصا کا
اژدہا اور ید بیضا اور فرعونیوں کے ہلاک ہوتے ایک رات میں مار ڈالنا اور ٹیڑی یعنے ملخ بھیجنی فرعونیوں او
مینڈکیں بھیجنی اور پانی کو لہو بنانا اور دریا میں سے سوکھی زمین بنی اسرائیل کو دینی او فرعون کو اسی دریا

دیا بار بار اور بنی اسرئیل کے لشکر مین ان کا کھانا من و سلوی ہی اور اسیطرح کی باتین سو نبوت کے سبب ہوئیں یعنی ان کی نبوت کے واسطے
جو کچھ تھین سو صمود یا پیغمبر کے واسطے نہوئین اور جو کچھ صمود کو تھین سو اوس پیغمبر کے واسطے نہوئین باقی رہ
پیغمبرون کو علیحدہ تنگ آ سکتی ہے سب پچھلے القصہ ہو سکی معجزون کو اللہ تعالی نے علیحدہ کے ہاتھہ پر بیجا دکھایا ہے حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اور طرح کے معجزے پیدا کئے ایک ہی معجزہ کا سا معجزہ بلعنیہ دوسرے نبی کے ہاتھہ پر ہونا
لازم نہین اور یہہ بھی جانا چاہیے کہ معجزے او خرق عادت دو قسم ہوا کرتے ہین ایک تو ایسے لوگ انکو دیکھکر اس نبی کی خدائی
کا دھوکا کہاتے کافر بن جاتے ہین جیسے عیسی کے بعضے معجزے دیکھکر نصاری مشرک بن گئے کوئی ابن اللہ یا بزرگ کو خدا اُنھے لگا کوئی
خدا کا بیٹا پھر جو پیغمبر اللہ کا بہت پیارا ہو سکے لئے اللہ تعالی ایسا معجزہ پیدا نہین کرتا اور اس پر معبود یا جاہل ہونیکا داغ
نہین پھر خیر دوسری قسم کے معجزے وہ ہین جو فقط نبوت اور رسالت ثابت کرنیکو کافی رہتے ہین ایسے معجزے اللہ تعالی نے ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ پر بہت سے پیدا کئے تسپر بھی احتیاط سے جنکا ذکر مناسب تھا انھین معجزون کو قرآن
کریم مین ذکر فرمایا اور باقیون کے ذکر کو ملتوی چھوڑا تا قرآن کے پڑھنے والے شرک کے جنگل مین نہ بھٹکین اسیواسطے اصحاب
بھی ان سب معجزون کے لکھنے سے بار فرمیہی دریے پرستی کی راہ کھولی مگر ایک عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے اپنے
یاد داشت کے لئے ایک دفتر لکھہ رکھا تھا اسیسے انکے فرزند و پوتے روایت کرتے رہے پر اسکی نقل نہ پھیلائی کہ مبادا
بے نہایت معجزات دیکھکر نومسلم لوگ کہین شرک کی راہ مین نہ جا پڑین قصہ مختصر جب توحید الہی اور سنت نبوی تمامی
بخوبی جہان مین پھیل گئی اور شرک و بدعت کے رخنے اچھی طرح سے بند ہوگئے تب وے سب معجزے سچون کی روایتون
سے ہوتی چلی آئین تھین سو علماء نے عوام تک بھی پھیلائین اور کتابون مین لکھی گئین سو تواتر او استفاضے سے ساری
امت مین مشہور ہین اس راہ مین شک و شبہہ کو دخل نہین برخلاف ان لوگون کے لکھے روایتون کے جو کسی مخلوق کی
خدائی کے قائل او نے قبول کئی ہوئی شریعت کے توڑنیکے جی سے مائل او الحاد و مرداخواری پھیلانیکے وسائل ہین
جیسا چارون انجیلون کے لکھنے والے اور ملحق رسالون کے مصنفین غرض ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے تو بے شمار تواتر
ثابت ہین کہ جسمین انکار کو دخل نہین بلکہ اتنے معجزے کسی اور نبی سے ظاہر نہوے ان معجزون کا بیان کتب معجزات پر حوالہ
دیکے چند معجزے بضرورت مقام لکھے جاتے ہین کہ کئی بار ایک ایک وقت مین ہزار ہزار آدمی کو پیٹ بھر کھلایا اور ایک پیالہ
دودھہ اسی آدمی کو سیری پلایا اور ایک مشک پانی سے تمامی لشکر کے آدمیون بلکہ جانورون کو سیر کیا اور ایک بار

[illegible] اقتدار کو باہر نکالا تو بھو آخر ما جا رہے تو تین سو روں کو توشہ کر دیا تھا سو وہ ضعف با وجود سب بیری کھا نیکے اپنے
حال پر باقی رہا [illegible] اور سہ رنگ زنجیر او جھار ادر کنار پتھر ایکے جگہ سے بولنے لگا او جھار کو بلانے سے وہ اپنے جڑ دن
[illegible] کی نوبت پر گواہی پر [illegible] جگہ پر قایم ہوا اور ایک بار خرما کی شاخ کو بلایا اسیا اپنے جھاڑ
سے جدا ہو [illegible] اور حضرت کی نبوت پر گواہی دی بعضے قسیس کہتے ہیں محمد کے بارے میں لوگ یہہ سب معجزے
کہتے ہیں سو [illegible] مشہور کہانی ہے ہیں جواب اسکا سن لیجئے یہی ہے معجزے صادر ہوئے سو ثبوت آنکھ و مشاہدہ کرنا یا معتبر
لوگ [illegible] ہے بہت سے ایسے معتبر لوگ اسکو روایت کریں کہ خبر کی روایت میں جھوٹ کا
[illegible] سو ایتدا و کچھہ راہ تم کالے ہو تو بیان کرو اور تمام ملک
[illegible] دوں لوگوں نے بیان کیا اور ہم لوگوں معجزوں کی روایت متواتر معلوم ہوئی اور ایک
معجزہ صد [illegible] نقل کیا ہے چنانچہ ایک شخص کا نام و انھوں نے کس کس نے روایت کی سب بھوں کا احوال
[illegible] مرقوم ہے اور مسیح کے معجزوں کا حال سوا چند حواریوں کے کسینے نقل نہیں کیا اور حواریوں
نے [illegible] روایت کیا سو بھی معلوم نہیں ایسے تو لوگوں سے تواتر ثابت نہیں ہوا اور ظاہر ہے کہ تم جسکو انجیل
کلام خدا کہتے ہو [illegible] تو خدا کا کلام بھی نہیں بلکہ دوسرے کلام کی سی ہے اور اسمیں تو کچھہ قصے بطور کہانی کے اور
کچھہ معجزے حواریوں کے مشاہدہ کئے ہوئے اور کچھہ حواریوں غیرہ شاگردوں نے دیکھے سو ہم اسکو انجیل کلام الٰہی سمجھیں پہلے
[illegible] ثبوت کر لو پھر بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں میں گفتگو کرو اور بعضے قسیس کہتے ہیں
کہ تم نے جو معجزے ذکر کئے قرآن میں کو نہیں بلکہ سیرت کی کتابوں میں جو تمھارے نبی کے بعد بنی ہیں سو انمین
[illegible] ہے کہ تمھاری توریت و انجیل بھی ہماری سیرت کی کتابوں سے درجے میں کم ہے کیونکہ [illegible]
توریت پانچ سفر تمھارے نہ ملے بلکہ ہو گی [illegible] تو نہیں ہیں بلکہ [illegible] وقت کے لکھے ہوئے ہیں [illegible]
لکھنے کا [illegible] پانچ نویسوں کا ساتھی [illegible] نویسوں کا سا اسی طرح سے تمھاری انجیلیں بھی [illegible]
انجیلوں کی تواریخ [illegible] ہر چند کہ متی نے اپنے کاسیل کو عیسیٰ کے بعد آٹھ برس کو یونانی میں یونان کی [illegible]
لکھا بعضے کہتے ہیں ہو [illegible] عبرانی زبان میں لکھا غرض ہمکو تحقیق معلوم نہیں کہ کس زبان میں کہاں لکھا اس [illegible]
سے معلوم ہوا کہ متی کی انجیل کا مجموعہ تحقیق سے نہیں لکھی گئی بلکہ [illegible] کی اصل حقیقت کو دانتے والے

لوگ جو ستمہ برس کے عرصے میں اکثر ہو رہو چلے اور درست ملکو نمین جھوٹ سچ جان جیسا کیا تو دونون ہی جو کچھ اپنی
خاطر خواہ چاہا سو لکھ لیا اسی طرح فرقہ نے اپنے کا سپل کو جو ستمہ برس بعد ... لوقا نے ...
برس بعد ... انجیل یوحنا تحقیقا سترہ برس بعد لکھا ہے پس ان تاریخ کی کتابون کی ...
کے بیٹے کی جو خرق عادات لکھی گئی ہیں کیا اعتبار رکھتی ہیں علاوہ یہہ عادات یسوع پرست ...
مانتے تھے جیسے ہندو رام کشن وغیرہ کو مانا کرتے ہیں پھر ایسے مخلوق پرست ...
معتبر ہو سکین برخلاف ہمارے محمد کے کہ اپنے پیغمبر کے حق میں الوہیت کا اعتقاد نہیں رکھتے اور صاف کہا ہے ... نبی بالکل
معجزہ پیدا کرنے کی قدرت نہیں معجزہ اور کرامت خدا ہی کے پیدا کرنے سے پیدا ہوتے ہیں نبی و ولی کے اختیار میں نہیں
نہیں حق سبحانہ تعالی جب چاہتا ہے تب ان کاموں کو اسواسطے ظاہر کرتا ہے کہ لوگ ایسا خرق عادت ...
کو خدا کا پیغام پہنچانے والا جان کے اسکے شرع کی بات ... مانین ... سعادت جہانی حاصل کرین ... سب
مسلمانون کا یہہ عقیدہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالی نے کسی نبی و ولی کے قابو و اختیار میں معجزہ و کرامت نہیں دیا جب
سبحانہ چاہتا ہے تبھی وہ معجزہ اور کرامت پیدا کرتا ہے پھر ہمارے محمد تو نکا یہہ عقیدہ مقرر ہے کہ ...
ایسے طرح سچون کی روایت حدیث مصنفون تک چلی آتی ہے اور اسی پر عمل کرتے ہین ...
یا خلاف شرع بھی یا مرد آدمی ... خلاف بھی دیکھتے ہین اسکی روایت کو چھوڑ دیتے ہین برخلاف ...
کے دین کے موافق پرہیزگار رہنے کا اقرار کرتے تھے شریعت کے احکام کو عین دین ٹھہرایا اور ...
شروع کین پھر انکی روایتون کا کیا اعتماد ... شریعت موسوی کا اقرار اور پولوس ...
کے رسالونمین اور اعمال الرسل کی کتاب مین کیسے کیسے حیلون حوالون سے اسی شریعت کا انکار اور اسکے خلاف کا ارتکاب مذکور
ہے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نبوت جتلانی مقصود بالذات تھی بلکہ مقصود بالذات توحید الہی اور امت کی
نیک آموزی اور خیر خواہی تھی اگر آپ کو فقط اپنی نبوت مقصود بالذات ہوتی تو اپنے معجزے کے دعوے بہت سارے
بر معت کفار پر ثابت کئے ہوتے لیکن کبھی خود نمائی کے مدعی نہ ہوئے بلکہ ہمیشہ اسی جناب کو توحید حقیقی اور خیر حقیقی لوگون کو بشر
کو سکھلانا منظور رہا اسواسطے اپنی نبوت کو مقصود بالعرض کہا برخلاف اسکے یسوع ... کے بیٹے کو پوجنے والون
کی کتابون سے یہی نکلتا ہے کہ اس شخص کو اپنی عظمت اور جلال اور مجد و کمال کا لوگون میں ظاہر کرنا اور کبھی آپکو خدا

درجہ اسمٰعیل نے دیا کبھی خدائی کے درجے کا تثلیث کہلانا منظور رہا کہیں جھوٹ بھی تکلے توحید الہی و اتباع شرع کا بیان ہی سو اول
خیال معقول ہو بالعرض گاہے درجے سے کم اگر انجیل کہلانے والی کتابوں سے ان دونوں باتوں کے مضمونوں کو جمع کرکے دیکھوگے تو اس
مدعا کا صدق ظاہر ہوگا متی کو کرستان لوگ اپنے کرست کا رفیق اور یوحنا کو بھی ایسا ہی جانتے ہیں اگرچہ یہ لوگ عیسی
کی اور روح القدس کی خدائی کے قائل اور شریعت موسوی کے احکام کے اعتراف کے بعد سے برباد کرنیکے مائل رہنے سے ان کی
روایتیں قابل اعتماد نہیں کیونکہ مشرک و ملحد کی روایتیں اہل حق کے پاس مقبول ہو نہیں سکتی پھر جس روایت میں متی
یا یوحنا منفرد رہیں سو بر فرض صحت کے قبول احاد صحیح کی قوت رکھتی ہی جو فائدہ عمل کرنیکا دیتی ہی نہ اعتقاد جازم
کرنے کا اور اگر متی اور یوحنا کسی روایت میں متفق اللفظ ہوں یا متفق المعنی تو بھی فائدہ اعتقاد جازم کا نہ دیگی یہہ اتفاق
اصل نقل کی نسبت کرتے قوی ہی ہوگا اور مرقس متی کے لکھے کا مختصر کرنیوالا ہی چنانچہ کرستان لوگ اس بات کے قائل ہیں
پھر مرقس کے لکھے کی قوت متی کے لکھے کی قوت کو زیادہ نہیں کرسکتی اور لوقا جو تھا کرست کا رفیق نہ تھا ادھر
ادھر کی سنی سنائی لکھا ہی اسکی صحت اور قوت معتبر نہیں مگر یہہ کہ متی یا یوحنا کے موافق یا ان دونوں کے مطابق ہو
تو روایت کو تھی ہی قوت بخشیگا جتنا متی یا یوحنا کا لکھا یا ان دونوں کے لکھے کا اتفاق چاروں کا مسلمانوں کے
مشہور ہونے کا سبب اور انکی بیبی نام مشہور ہونے کا باعث یہہ ہو کہ کتابیں یا دیوں سی کی علمی زبان یعنی زبان لاتین
اور گرجاؤں میں اور انکے پاس چھپی رہا کرتی تھیں جبتک پاپ لوگوں کا تسلط کرستانیت پر رہا سیکڑوں جاہلوں نے
لوگوں سے ان کتابوں کی عیب پوشی اور تاویل تسویل کرتے رہے جب انکے ترجمے مسلمانوں کے ہاتھ لگے تو انکی قلعی کھل
جانیکا وقت آیا اور از جملہ معجزات محمدیہ یہہ ہی کہ چاند کے دو ٹکرے کردکھلائے ایسا روشن معجزہ کسی نبی سے
ظاہر نہوا جو عالم علوی میں ہے جسکے واسطے خرق عادت واقع ہوئی ہو حقیقت اس معجزے کی یہہ ہی کہ کفار قریش نے محمد صلی
اللہ علیہ وسلم سے معجزہ چاہا اور بولے اگر تو سچا ہی تو چاند کو دو ٹکرے کرکے بتلا کیونکہ سحر آسمان پر نہیں چلتا ہی حضرت
نے چاند کی طرف اشارہ کیا تو چاند دو ٹکرے ہوگیا پھر بعد مل گیا بعضے ایمان لائے اور بعضے بولے یہہ سحر مستمر ہے تب
اللہ تعالی نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ
مُّسْتَمِرٌّ یعنے پاس آلگی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اگر دیکھیں قران کوئی نشانی تال دیں اور کہیں یہہ جادو ہی چلا آتا
سنیئے ساعت نام قیامت کا ہی اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اسلیئے بولا کہ اگلی امتیان اپنے رسولوں کو قیامت کی

علامت پوچھتے تھے تو وے فرماتے جب پیغمبر آخر الزمان یعنے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہووے اب یہ بات سے اللہ
تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ محمد پیدا ہوا اور شق قمر کر چکا قیامت نزدیک آئی اور اس معجزے سے روز قیامت پر حمل کرے
تو برا نادان ہے اور کیونکر ہو سکے کیونکہ آیہ وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر سے
صاف دلالت کرتی ہے کہ شق قمر دنیا میں اسوقت ہو چکا تھا نہیں تو کافران کیسا دیکھتے اور یہہ جادو ہے
بتلاتے کیوں کہتے چنانچہ تمام تفسیرون میں یہی لکھا ہے مگر تمنے تو بعد کی آیت کو نظر کرکے جو ایک جھوٹھی بات لکھ دی
کہ محمد سے یہہ معجزہ نہوا اور نہ یہہ بات تفسیرون سے ثابت ہو سکتی ہے سو بھلا اب اسکو نا ثابت کرکے کیا پھل پایا سو
دروغ آدمی را کنند تشہیر سازند کہ کاذب خواہ بے اعتبار ہے اور بعضے قسیسان اعتراض کرتے ہیں اگر شق القمر کا
معجزہ ہوا تو ساری دنیا میں اشتہار پاتا اور سب جگہہ ہر کوئی اسکی گواہی دیتا سو یہہ اعتراض بیہودہ ہے شق القمر
کا معجزہ ایک دم آن میں ہو گیا تھا سو اگر اس واقعے کو مکے کے سب رہنے والے اور اسکی اطراف و جوانب کے بعضے لوگوں
نے دیکھا ہو اور تمام عالم اسکو نہ دیکھا ہو تو اس معجزے کو چھپا نا ہو سکیگا اسلئے کہ طول بلد کی اختلاف کے سبب سے دور کے
ملکوں میں نظر نہیں آ سکتا اور جن ملکوں میں عرض و طول بلد کے درجے برابر ہونے سے یا طول بلد قریب ہونے سے نظر آ سکتا ممکن تھا
ہووے تو شق القمر کی آن میں حکمت الٰہی سے وہاں ابر ہو یا وہاں کے لوگ اس آن میں سوتے ہوں یا کھانے پینے میں لگے ہوں کیونکہ کوئی نہ
جانتا تھا کہ ابھی کیا نکلنے والے ہیں سب لوگ شق القمر ہوگا آسمان طرف دیکھنے لگے بیٹھیں کہیں ہو تو ہی سو کہیں نظر آیا کہیں نہیں
اور ایک ہی شب میں بعضے دیکھتے بعضے مطلق واقف بھی نہیں ہوے اسیطرح کے وقائع سے شاید تاریخ والے اس واقعے
پر واقف نہوے ہوں کیا تعجب مگر ہند کے بعضے ملکوں میں جو مکے کے عرض و طول کے قریب تھے وہاں شق القمر نظر آیا اور وہاں کا بعض
مورخ اسکو لکھتا تھا چنانچہ اسکا مختصر بیان یہہ ہے کہ ہجرت سے دو سو برس کے بعد ایکبار مسلمانوں کی کشتی ملیبار
کے ملک میں جا لگی وہیں کے راجا نے مسلمانوں کو بلا کیفیت دریافت کیا اور انکے دین آئین کا حال پوچھا تب باتوں باتوں
میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شق القمر کا معاملہ مذکور ہوا تو راجہ نے سنکے اپنے یہاں کا روزنامچہ منگوا کے دریافت
کیا تو شق القمر کا معجزہ راست پایا اور اسلام سے مشرف ہوا اور نام اسکا جلیت تھا کہا گیا لیکن بڑی مشکل یہہ ہی کہ یوشع
بن نون کی کتاب کے دسوین باب کے تیرھوین فقرے میں لکھا ہے یوشع بن نون کے کہنے سے آفتاب جبعون پر اور ماہتاب
وادی ایالون کے مقابل ایک دن بھر کھڑے رہ گئے اور اس واقعہ کی سچائی پر یاشار کی کتاب سے جو مجہول مطلق

[illegible]

اور مسعود لاتری سند لائی ہی اور وہ کتاب یسوع پادریوں کو بھی خبر نہیں ملتا ہے انھوں نے لکھا ہی کہ یاشار کی کتاب کا ذکر
یوشع کے اصل کتاب میں نہ تھا شاید حاشیے پر لکھا تھا سو یوشع کی کتاب کے بدلوب کرنے والے نے اس حاشیہ
کو متن میں داخل کر دیا غرض ایسا دخل در معقولات تو ان لوگون کا کام ہی اسکا کچھ گلہ نہیں اسکو تحریف و ترتیب
اور تغیر کہتے ہیں جسکو ہمیشہ تم اپنی کتب مقدسہ میں کرتے جاتے ہو اور اس کام کے منکر بھی ہو جاتے ہو چنانچہ ہندوستانی
مسیل کی لکھنے والا آفتاب اور چاند کے دن بھر ٹھہرنے کا فقرہ جو سب بائیبلوں میں مرقوم ہی آزاد کیا تا نہووے کہ ہندوستانی
لوگ اسکو الزام دین ایسا امر واقعہ جو تمام زمین پر کہین آگیا تھا بہار تہ رہنے کا موجب تھا سو کیون کسی تاریخ و صید
زیچ مین لکھا ہو نہیں اب ہم کہتے ہیں کہ جس چاند کو یوشع بن نون نے اپنے زمانے میں بالون پر کھڑا کیا تھا اسی چاند
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں شق کیا یعنے دو ٹکڑے کیا پہلے ایک چاند تھا اور نصاری جو کہتے ہیں کہ اگر چاند شق ہو
تو ساری جہان کو نظر آتا بعضون کو نظر آتا بعضو کو نہیں سو اسکے کیا معنے محمدی کہتا ہی اسکا ایک جواب کئی ہو چکا
دوسرا جواب یہ ہی کہ متی کی انجیل میں یسوع کے پیدا ہونے کا ستارہ مجوسی فرزانون کو نظر آیا اور کسی کو نہیں اور وہ آگے آگے
بتاتا ہوا یسوع کے ہونے کی جگہہ پر جا ٹھہرا سو اسکے کیا معنے یہہ فقط جعل سازی ہی نظر آتی ہی چنانچہ یونیٹیریان
کرسٹانون نے بھی اسکا رد کیا ہی تیسرا جواب یہ ہی کہ اشعیا کے صحیفے کے آرتیسوین فصل کے آٹھوین فقرے میں لکھا
ہی کہ آفتاب کو اللہ تعالی نے دس درجے پیچھے ہٹایا یا آخر فقیا بادشاہ کو اپنے فضل و رحمت کی نشان بتاو سو یہہ کیونکر
سچی صحیح ثابت ہو سکتا ہی کہ آفتاب اپنے چلنے ہو دس درجے پیچھے ہٹ گیا غرض یہہ سب اسرار الہی مین
جو نبیے انبیا اور اسکے مومنون پر ظاہر کرتا ہی لیکن یہہ جو ایک معترض نے کہا کہ وانشق القمر سے بعضے لوگوں نے یہہ
مراد لی ہی سَیَنْشَقُّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ سو یہہ بات اس معجزے سے ایک سوا سو برس بعد تخمینا معتزلیوں کے فلسفیوں
نے نکالی ہی نہ کو کسی صحابی نہ کو تابعی سو اسکو زمخشری نے عَنْ بَعْضِ النَّاسِ اَنَّ مَعْنَاہُ یَنْشَقُّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اور بیضاوی نے زمخشری کے اس قول کو وَقِیْلَ مَعْنَاہُ سَیَنْشَقُّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کر کے لکھا ہی دینداروں پر ظاہر
ہی کہ فلسفی لوگ ہمیشہ ملحد یا زندیق ہوا کرتے ہیں انکی باتیں دین کی منقولات میں بالکل حجت نہیں اور یہ
کرسٹان نے کہا ہی کہ انشق القمر کی ضمیر محمد کی طرف نہیں پھرتی سو اسکا جواب یہ ہی کہ خدا کے شق کرنے سے قمر شق
تھا نہ پیغمبر عالم کے شق کرنے سے پھر اسکی ضمیر اس پیغمبر انبیا طرف پھرنا کیا لازم اسکے سوائے اگر وہ ضمیر آنحضرت کی طرف

ہر تی تو تبرک سینوں کو ایک سند حضرت کی الوہیت کلی یا جزئی کی ملی دیتی سو یہہ حکمت الٰہی کا اقتضا تھا پھر جو
مسی کرستان نے کہا ہی قرآن میں مذکور ہوا ہے کہ شق القمر محمد کا معجزہ ہی اسکو وسیلہ ہوا ہی سو اسکا جواب یہہ کہ
قرآن مجید کلام اللہ ہی موخر معتبد تاریخ یا حدیث نہیں ہر کتاب میں جنکو ہندوں کے خدا ماننے والوں نے مانی ہو وہ
شریعت کو بدلانے والوں نے شعبدے بتلا کے معجزوں کا دعوی کرنے والوں نے یوسف نجار کے بیتے کی خدائی کو ثابت کرنے
کے وسیلے سے آپ کو مشرکوں میں بزرگ و معتقد بتلا کے عزت و حرمت و جاہ و حشمت پیدا کرنے والوں نے اور گمراہوں
کی جماعتوں کو وقتی اور شراب حمایت والوں نے لکھا ہی دوسرا یہہ جو کرستان نے لکھا ہی کہ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا سے
شق القمر کا معجزہ ثابت نہیں ہوتا اسکا جواب یہہ کہ ان منکروں پر شق القمر دیکھنے سے معجزہ ثابت نہوا اب اس آیت کے
سننے سے کافروں پر شق القمر کا معجزہ کیونکر ثابت ہو گا کفر کا غشاوہ انکی سمجھ پر پڑا ہوا ہی اس آیت سے عقل والوں پر
شق القمر کا معجزہ روشن ہوا ہی کیونکہ اگلی آیت کے ساتھ اس پچھلی آیت کا معنے یوں ہیں کہ گھری قیامت کی آلگی اور
چاند شق ہو گیا اور اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منھ پھیر لیتے ہیں اور کہا کرتے ہیں تو جادو ہی چلا آتا ہے وَانْشَقَّ الْقَمَرُ
کی آیت معطوف علیہ ہی اور وَاِنْ یَّرَوْا کی معطوف کہاوت کی طور پر یعنے چاند تو چر گیا یہہ معجزہ تو واقع ہوا اب اور
کی کہاوت یہی ہی کہ اگر کوئی معجزہ دیکھیں تو منھ پھیر لیں یعنے یہہ ان کے دوسروں کو بھگانے کے واسطے کہا کریں کہ یہہ
ایک جادو ہی چلا آتا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی انہوں نے بہت سے معجزے لگاتار دیکھے انکو جادو کا خیال کیا اور
اب شق القمر کے معجزے کو بھی سمجھ انہیں معجزوں کے ساتھ ملا دیا اور کہنے لگے کہ یہہ تو ایک جادو ہی چلا آتا ہی
اسکو معجزہ کیوں مانیں اور اس معجزے پر کیوں ایمان لائیں یہہ ہمیشہ منکرین کی عادت ہی کہ جب کسی کو تماشا دکھا
نہ ملا ہو تو اسکو بری طرح کی تہمت لگا کے اسکے ماننے میں بے تعصبی بتلاتے ہیں اور یہہ جو لکھا ہی اسی آیت
کی آیت سے اسی طرح پر یہ [illegible] لوگ اللہ سے باتیں شق القمر کے معجزے کی [illegible]
کیونکہ آخری زمانے میں پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں ہو قیامت کے نزدیک آنے کی نشانی ہی
اور یہہ جو کرستان کو یہہ لکھا ہی کہ اس آیت سے مراد یہہ قیامت میں شق القمر دیکھ کے بے ایمان لوگ سحر کہنے
لگینگے انتہی سو یہہ بات خلاف ہی [illegible] اول تو قیامت جب آجاویگی تو لوگ کمال ہول اور دہشت میں
پڑینگے اسکو جادو ماننے کا کسی کو حوصلہ نہ رہیگا یہہ بات اس کرستان کے کتابوں سے بھی ثابت ہی دوسری بات

[illegible]

یہہ ہی کہ قیامت کو تو خدا وحدہ لاشریک لہ اپنی قدرت کاملہ سے قائم کریگا وہاں کون اسکو جادو گر کہہ سکیگا اور اسکے
فعل کو جادو وہاں شاید ہی کرستان او راسکے بھائی بہتان گر قبرونمین سے اٹھہ کے خدا پر بھی جادو کا بہتان لگاوینگے نعوذ
باللہ منہم اے میان کرستان ان آیات بینات مین اول صیغہ ماضی سے اقتراب ساعت اور انشقاق قمر مذکور ہی
تحقیق وقوع بالفعل نہ بالقوہ کیونکہ قیامت کا قرب واقع ہی آنحضرت کے زمانے سے اور انبیا کے زمانے کی بہ نسبت اور
حذیفہ کی قرأت جو وقد انشق القمر ہی اسکی موید ہی پہر ایک حذیفہ کی قرأت اس قبیل کو او عن جل رد کرنے
بس ہی کیونکہ حذیفہ کی یہہ شان ہی کہ ما حدثکم حذیفۃ فصدقوہ حسب صحابہ کا اجماع اسی مضمون پر ہو تو
صدق کو اس مضمون کے کیا تو چھپے اور ان کو ان متصلہ لو تو بہی معنے مین کچھ خلل نہین یعنے و کفار معجزون کو معجزہ کرکے کب دیکھتے
مین کبہی اسکو اتفاق زمانی ٹھہراتے مین کبہی جادو بتاتے کہانی اور کبہی کہتے کہ مسلمانون وغیرہ کی نظر بندی سے ایسا محجوب نظر آیا کبہی
کہتے مین شعبدہ ہی القصہ اگر کبہی سبب اسباب کے مفقود پانے سے خرق عادت کو بہی کہتے تھے پر معجزہ کرکے خیال کر رہے مین تو کہنے
لگتے مین کہ معجزہ نہین بلکہ ایک سحر ہی چلا آتا اسواسطے فرمایا ہی اگرچہ معجزے کو معجزہ کرکے پاتے مین تو بہی منہہ پہیر لیتے مین اور کہا کرتے
مین کہ ایک جادو ہی چلا آتا غرض شق القمر کا معجزہ دیکھنے سے معجزہ مان کر کئی لوگون نے ایمان لایا اور کئی لوگ دیکھ
کے نہ دیکھنے کا بہانہ کرنے لگے سو کافر مجبور ہی ہوا اور کئی لوگ دیکھ کے منکر ہوے اسکو جادو ٹھہرایا سو فرعنادی بنے جیسے ابوجہل
اب غور سے فرمائیے کہ اگلے پیغمبرونکے معجزون سے اب کوئی معجزہ باقی نہیں مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ یعنے قرآن ہنوز اپنے
اصل پر باقی ہی اور قیامت تک باقی رہیگا اگر کہے کہ توریت اور انجیل بھی باقی ہین ہم کہتے ہین کہ توریت جو تو سراسر تحریف
و تصحیف ہو گئی ہی اور تمہاری انجیل بہی بطور تاریخ چند مقولے حواریون کے باہدیگر مختلف مین علاوہ اسمین بہی تحریفین مین
چنانچہ آگے چلکے بیان کی جاینگی پس یہہ توریت وہ توریت صحیح اور یہہ انجیل نہ وہ انجیل اصلی ہی قرآن معجزہ ہونیکی دلیل
یہہ ہی کہ اللہ تعالی ہر نبی کو ایک مخصوص معجزہ ایسی صنعت کا عطا کرتا آیا جسوقت کے اکثر لوگون کو اسکی طرف میل و رغبت
اور اس فن مین انکو کامل مہارت ہے تا وہ معجزہ دیکھکر یقین کرلین کہ وہ اللہ ہی کی طرف سے ہی بشر کو ایسی صنعت کی
کیا طاقت نہین تو لوگ گمان کرینکہ اگر ہمین اس فن مین مہارت ہوتی تو ہم بھی ویسا ہی کر سکتے چنانچہ موسی علیہ السلام
کے زمانے مین لوگ فن جادو مین یکتا اور شعبدہ بازی مین یکتا ہو گئے تہے تب اللہ تعالی نے موسی کو اسی قسم کا معجزہ یعنے عصا
کو اژدہا کرنا پانی کو لہو بنانا اور مینڈکین اپر مسلط ہونا عطا فرمایا جب فرعون نے جادوگرون کو امتحان کے لئے جمع کیا

اور موسیٰ نے ان سبھون پر دولت ان معجزون کے غلبہ پایا تو جادوگر ولن نے جانا کہ یہہ سحر کی قسم سے نہین اللہ ہی کی طرف سے
ہی سبب جادوگر ایمان لائے مگر فرعون کو اس فن مین مہارت نہونے سے موسی کو ساحر ہی جادوگر سمجھا اور عیسی
علیہ السلام کے وقت کے لوگون کو طبابت و جہاڑ پہونک کا خیال ہونیکے سبب سے آپنے ایسی صفت کا معجزہ پایا
مگر کاتبون اور فریسیون کو اس فن مین مہارت نہونے سے مسیح کو ساحر اور شعبدہ باز ٹھہرایا اور محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اکثر لوگ کا مزاج فصاحت و بلاغت کی طرف مائل تھا نادر نادر قصیدتین لکھتے اور بالبدیہہ
بالکیہہ شعر کہتے اور اس فن مین کوس انا ولا غیری بجاتے تھے اسلیئے اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا فصاحت کا معجزہ
دلیسا ہی دیا کہ آپ چالیس برس تک پیشتر از نبوت کے باوجود علماکی مصاحبت کا اتفاق نہونے اور کبہی کتاب کا نہ پڑھنے
نہ سننے اور محض امی رہنے کے یکایک قرآن عربی زبان مین فصاحت و بلاغت مین اعلی درجہ پر مشتمل غیب کی باتون اور
اگلے نبیون کے قصون اور امر و نہی و خدا کی معرفت پر تھا ظاہر کیا اور ساتھ اسکے بہت سے تحدی کیا ہی اور یون کہا
کہ اس قرآن کے مثل کوئی کتاب لادے یا فقط دس سورون کی مانند یہہ بھی نہین تو بھلا ایک چھوٹی سی سورہ انا اعطینا
الکوثر کے برابر کوئی سورہ لکھے پر کسی کو اسکے مقابلے کی طاقت نہوئی بلکہ فرمایا کل جن و انس متفق ہو کر اگر
چاہین تو نہ لا سکینگے غرض باوجود اس فن مین کامل مہارت رکھنے اور کوس انا ولا غیری بجانے کے مقابلہ سے عاجز
آکے اقرار کیا کہ یہہ کلام بشر کا نہین اللہ ہی کا ہی لیکن اللہ تعالی نے جن کو توفیق خیر دی تھی ایمان لائے اور منکرون نے زبان کے
معارضے سے عاجز آکے تلوار پر ہاتھ ڈالا چنانچہ یہہ بات ایسی مشہور و معروف ہی کہ کسی کو اسکے انکار کی کیا طاقت پس
اس سے یقین ہوا کہ وہ اللہ ہی کا کلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہی اور سوا اسکے آجتک لاکھون اشخاص فصاحت
و بلاغت مین ڈنکا مارتے آئے اور ہزارہا فصیح بلیغ نظم و نثر لکھا کئے لیکن کوئی مثل قرآن کے نہ لکھہ سکا اور یہی کہا کئے
کہ ایسا کلام بشر سے ممکن نہین مگر تم فرنگیون مین سے بعضے عربی جو اناڑی و ناواقف فصاحت و بلاغت کے مرتبے سے ہین جو
کہتے ہین کہ ہم جو چاہین تو ایسی تصنیف کر سکین اور بعضے کہتے ہین قرآن کی لطافت بملاحظہ الفاظ اور لوگون کے معلوم
ہوتی ہی نہ رو سے مضامین و معنے کے اور بعضے کہتے ہین جیسی قرآن کی عبارت مثل اپنی نہین رکھتی ہی ویسی دوسری زبان کی
کتابین بہی لفظ کی حیثیت سے بے نظیر اور دلپذیر ہین سو صرف ان کی حماقت و جہالت ہی اگر ایسی ہی بات ہی تو بسم اللہ
تصنیف کیجئے پہر دیر کیون کرتے اور تفاسیر جسمین قرآن کے مضامین کا ذکر ہی اسکو تم ملاحظہ کرتے تو اسکے معنے کی کیا لطافت

تمکو معلوم ہوتی ہے سو جلد کی ایک تفسیر کیئے ہوئے ہیں جو قائل ہیں کہ اسکے سب معنون کے بیان قاصر ہیں اور دوسری زبانوں کے کتب ہمنے ملاحظہ کیا پر کسی کو بلاغت کے اول درجے میں جو لشکر و لیسا کہنے سے جو ہو نہیں پایا مگر تمہارے دلوں پر مہر ہے اور آنکھوں پر پردہ اچھی بات بری لگتی ہے صفرا جسکی زبان میں غالب ہو تو اسکو مصری کڑوی لگتی ہے

خادم ائین کرستان کا قول

تیسری شرط پیشین گوئی کی یہ ہے کہ وقت رکھیں جو وقت پر پوری ہو وے پیشین گوئی کے طور پر موسی نے توریت میں بہت سی باتیں لکھیں ہیں خصوصا خداوند عیسی کے تولد ہونے کی اور تکلیفات پانے کی اور جہان کی بخشش کے لئے کفارہ ہونیکی اور خلق اللہ کو اسکی معرفت سے نجات پانیکی خبر دی ہے یہ ساری باتیں پوری ہوئیں اور کتنی باتیں ہیں جو پوری ہوتی جاتی ہیں اور پیشین گوئی کے طور پر خداوند عیسی نے بہت سی باتیں فرمائیں خصوصا اپنے تکلیفات اٹھانے کی اور مارے جانے کی اور تیسرے دن جی اٹھنے کی اور روح القدس کو حواریوں پر بھیجنے کی اور بیت المقدس کی غارت ہونیکی اور جھوٹھے نبیوں کے آنے کی اور تمام دنیا میں انجیل کی خوشخبری پھیلنے کی خبر دی انمیں سے کتنی باتیں پوری ہو چکیں اور کتنی ایک پوری ہوتی ہے یہ بھی محمد پر ثابت ہونا مشکل ہے اور اگرچہ لوگ محمد کی حقیقت پیشین گوئی کے طور پر بہت سی باتیں کہتے ہیں لیکن انمیں اکثر باتیں جو خدا کے اگلے کلاموں میں پیشتر سے مندرج ہیں اسکی کہی ہوئی ہوں تو نہیں شمار کیا چاہئے مگر صرف جتنا اسنے نبیوں کے کلام میں ملایا یا انکے برخلاف کہی اور اگر پیشتر بہت سے دریافت کرکے کوئی بات کہی ہو تو اسی بات سے اسکی رسالت ثابت نہوگی کیونکہ ہر زمانے میں ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ پچھلے احوالوں کو دریافت کرکے قیاسا آیندہ کی بھی کچھ خبر دیتے ہیں اور اگر انمیں کوئی بات پوری ہوئے نبیوں میں نہیں گنے جاتے اسلیئے محمد کی نبوت اسکی پیشین گوئی سے ثابت نہو سکیگی بلکہ محمد خود اقرار کرتا ہے کہ مجھے پیشین گوئی کی طاقت نہیں ہے چنانچہ سورہ اعراف کی ایک سو اٹھاسی آیت میں لکھا ہے قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ یعنے تو کہہ میں مالک نہیں اپنی جان کے بھلے کا نہ برے کا مگر اللہ جو چاہے اور اگر میں جانا کرتا غیب کی بات تو بہت خوبیاں لیتا اور مجھکو برائی کبھی نہ پہنچتی میں تو یہی ہوں ڈر اور خوشی سنانے والا ماننے والوں کو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ محمد میں پیشین گوئی کی طاقت نہ تھی انتہی

محمدی کا جواب

پیشین گوئی یعنے غیب دانی اللہ کے سوا کسیکو نہیں اور یہہ اسی کی شان ہے مگر اللہ تعالی پیغمبروں کو جن باتوں کی خبر بخشتا ہے تو اُنکی

خبر دیتے ہیں وے آپ سے بہرہ قدرت بالذات رکھتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود تمام نبیوں سے زیادہ غیب کے جاننے
کے جو سورۂ اعراف کی اک سو اٹھاسی آیت کے رو سے فرمایا کہ مجھے غیب کی باتوں پر اطلاع نہیں سو یہ بات ہی چنانچہ
سورۂ جن کی چھبیسویں آیت سے فرمایا ہی عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول
فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا یعنی جاننے والا بھید کا سو نہیں خبر دیتا اپنے بھید کی کسی
کو مگر جو پسند کر لیا کسی رسول کو تو وہ چلاتا ہی اسکے آگے اور پیچھے چوکیدار یعنی رسول کو خبر دیتا ہی غیب کی پھر چوکیدار
رکھتا ہی اسکے ساتھ کہ اسمیں شیطان دخل نکرے تم جو اس آیت سے سورۂ اعراف کی حضرت کی عدم غیب دانی
پر گمان کرتے ہو سو فقط تمھاری بدگمانی ہی اور یہی دیکھئے کہ موسی اور مسیح کو بھی اسی طور کی غیب دانی حاصل تھی اور غیب
کی سب باتوں پر انھوں کو ہرگز اطلاع نتھی چنانچہ اخبار الایام کے دوسرے سفر کے چھٹویں باب کی تیسویں سطر میں
لکھا ہی یا اللہ تو ہی سننا اور انھوں کی نماز کا آسمان پر جو تیرا مکان ہی اور بخشنا ان کے گناہ اور ہر ایک کے کام کی پوری جزا دینا تو
ہی جانتا ہی وہ جو اسکے دل میں ہی کیونکہ فقط تو ہی جانتا ہی سب آدمیوں کے دلوں کو انتہی اس سے صاف معلوم ہوا کہ
دل کے بھید پر سوا اللہ کے کسی کو اطلاع نہیں اور مرقس کی انجیل کے تیرھویں باب کی بتیسویں سطر میں لکھا ہی اس دن
اور اس گھڑی کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہیں اور نہ بیٹا کوئی نہیں جانتا انتہی اور متی کی انجیل کے
اکیسویں باب کی اٹھارویں سطر میں لکھا ہی مسیح صبح جب شہر کو پھرا جاتا تھا تو اسے بھوک لگی تو وہ انجیر کا ایک درخت
راہ میں دیکھکر اسکے نزدیک آیا لیکن پتوں کے سوا اسپر کچھ نہ پایا تب بولا کہ قیامت تک تجھ میں پھل نہ لگے انتہی ان
سندوں سے علانیہ ظاہر ہی کہ مسیح کو غیب کی سب چیزوں پر اطلاع نتھی کیونکہ اگر ہوتی تو جھاڑ پر پھل نہیں سمجھ کر طمع سے
اس پاس نجاتا اور یعقوب کے فرزندوں نے جب یوسف کو بیچ کے یعقوب سے اظہار کیا کہ اسکو درندے نے پھاڑ ڈالا تب یعقوب
نے جانا اور کہا کہ یوسف بے شک پھاڑا گیا چنانچہ یہ بات سفر التکوین کے سینتیسویں باب کی تینتیسویں سطر میں ہی اور
اسی سفر کے اتالیسویں باب کی چھبیسویں سطر میں مذکور ہی اور وے مصر سے روانہ ہوئے اور کنعان کی زمین میں اپنے باپ یعقوب
پاس پہنچے اور اس سے کہا یوسف تو اب تک جیتا ہی اور وہ مصر کی ساری زمین کا حاکم ہی اور یعقوب کا دل سنسنا گیا کیونکہ
اسنے انکا یقین نکیا انتہی اگر یعقوب علیہ السلام کو غیب کی تمام باتوں پر اطلاع ہوتی تو لڑکے بیچتے یوسف کو تو لوگوں
لے لیتے بلکہ بھائیوں کے ساتھ نہ بھیجتے اور جب یوسف کی خبر سنتا تو یقین مان لیتا کیوں بیان جادو مانین کرسکتا

تم نجومی اور رمال وغیرہ کی غیب دانی کی طرح معلوم کر دیکھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیب دانیاں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے
نبیوں سے ان کو زیادہ دی تھیں اور وقت پر پوری ہوئی ہیں سو تیس شمار میں مگر بضرورت مقام انمیں سے کچھ
ایک لکھی جاتی ہیں سنئے کہ یہودی یوں کہتے تھے جنت میں کوئی نہ جائیگا مگر یہودی اور ہمکو عذاب نہ ہوگا تب اس آیت
کے نزول سے جو پہلے سپارہ کے گیارھوین رکوع مین ہے فرمایا قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً
مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ یعنے تو کہہ اگر تمکو ملنا ہی گھر آخرت کا اللہ کے یہاں الگ سوا اور لوگوں کے
تو تم مرنے کی آرزو کرو اگر سچ کہتے ہو اور یہ آرزو کبھی نہ کرینگے جس واسطے آگے بھیج چکے ہین ہاتھ ان کے اور اللہ خوب جانتا
ہے گنہگاروں کو انصاف کیجئے اس آیت مین حضرت کی کس زور شور کی پیشگوئی ہے کیونکہ موت کی آرزو کرنی
اختیاری تھی اسکو کبھی نکرنے کی خبر دی اور ویسا ہی ہوا آجتک بارہ سو چالیس برس گذرے کسی یہودی نے اس بات کو
اختیار نہیں کیا اگر کچھ شک ہو تو یہود سے امتحان کر لو اور جب مسلمانوں اور کفار قریش مین صلح ہوئی اور اس
مین یہ شرط تھی کہ مکے مین اس سال مسلمان نہ جاویں تب مسلمانوں کو مکہ فتح نہونے سے نہایت غم ہوا تو فرمایا اس آیت
کے نازل ہونے سے جو چھبیسوین سپارے کے بارھوین رکوع مین ہے لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ
مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ
فَتْحًا قَرِيْبًا یعنے تم داخل ہو رہوگے مسجد حرام مین اگر اللہ نے چاہا چین سے بال مونڈتے اپنے سرون کے اور کترتے بے خطرہ
سو جانا جو تم نہین جانتے پھر ٹھہرا دی اس سے ورے ایک فتح نزدیک تو ایسے ہی صحابہ مکے مین داخل ہوئے اور اس سے
قریب خیبر کو فتح کیا اور جب قیصر اور کسریٰ کی جنگ تھا مسلمانان قیصر کی فتح اور مکے کے کفار کسریٰ کا غلبہ چاہتے تھے
اسمین غلبہ کسریٰ کو ہوا تب اس آیت کے اترنے سے جو اکیسوین سپارے کے چوتھے رکوع مین ہے فرمایا غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ
اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ یعنے دب گئے ہین روم لگتے ملک
مین اور وہ اس دبنے پیچھے غالب ہونگے کئی برس مین پھر ویسا ہی ہوا کہ چند سال مین روم غالب آیا اور اسباب ظاہری سے تب
روم کا پھر غالب آنا محال عادی کا سا تھا چنانچہ اسباب کو سیل نے سورہ روم کی شرح مین اگلی تاریخوں سے ثابت کیا ہے
اور مکے مین حضرت تشریف لانے کے عالم مین کافرون نے مسلمانون کو دیکھ کے کہا کہ ہم سب کا میل ایک ہی اکٹھے ہوکے

فتح الفتوح ہے بدر لینگے تب اس آیت کے اترنے سے جو ستائیسوین سپارے کے دسوین رکوع مین ہی فرمایا سیہزم الجمع
ویولون الدبر یعنی عنقریب شکست کھاویگا میل اور بھاگینگے پیٹھ دیکر یہہ اشارہ فرمایا کہ یہہ بھاگ کر بدر کے
جنگ مین ویسا ہی کفار اس جنگ مین بھاگ گئے اور بدر کا جنگ ہونیکے آگے حضرت کفار کا قافلہ جاتا ہی سنکر اس آیت
کے نازل ہونے سے جو نوین سپارے کے پندرھوین رکوع مین ہی ارشاد کیا اذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین
انہا لکم یعنی جسوقت وعدہ دیا تھا اللہ تمکو دو جماعتین مین سے کہ ایک تمکو ہاتھ لگے ویسا ہی کفار کی بہیڑ جو
بڑی شوکت سے آئی تھی سو ہاتھ لگی اور حضرت جنگ کا قصد کرتے تو بعضے عراب اور منافقان بہانہ کرکے لڑائی کو
نجاتے تو ہدایت اترنے سے جو چھبیسوین سپارے کے دسوین رکوع مین ہی کہ قل للمخلفین من الاعراب
ستدعون الی قوم اولی باس شدید تقاتلونہم او یسلمون یعنی کہدے پیچھے رہ گئے گنوار
کو آگے تمکو بلاوینگے ایک لوگون پر بڑی سخت لڑائی تم انسے لڑوگے یا وے مسلمان ہونگے اسی موافق حضرت عمر رضی
اللہ تعالی عنہ کے وقت فارس کے بادشاہ کے جنگ کے واسطے وے بلائے گئے اور اس آیت کے نازل ہونے سے جو دسوین
سپارے کے گیارھوین رکوع مین ہی ارشاد فرمایا ھو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ
علی الدین کلہ یعنی اسنے بھیجا اپنا رسول ہدایت لیکر اور دین سچا تا اسکو اوپر کرے ہر دین سے اسی موافق محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا دین سب دینون پر غالب ہوا ہے سوا اسکے بہت سے باتون کی خبر دی تھی کہ اپنی امت بیت المقدس کو اور یمن
کو اور شام کو اور عراق کو اور عجم کو اور سندھ کو اور خوز کو اور کرمان کو فتح کرینگی اور ایک جماعت کشتیون سوار
ہو کے قیصر کے شہر کو جا کے لڑینگی اور کسری او قیصر کے خزانے مسلمانون کے ہاتھ لگینگے اور اپنی ہجرت کے بعد خلافت تیس
سال تک رہیگی پھر بنی امیہ سلطنت کرینگے اور عباس کی اولاد مین سلطنت رہیگی اور ترک عرب پر غالب آوینگے اور
عمر رضی اللہ عنہ زندہ رہے تک کچھہ فتنے مسلمانون مین نہونگے او وہ شہید ہوگا اور عثمان رضی اللہ عنہ بلوے
سے شہید ہوگا اور حسین رضی اللہ عنہ کربلا مین شہید ہوگا اور حسن رضی اللہ عنہ مسلمانون کی دو بڑی جماعتون
مین ملاپ کرواویگا دیکھئے وے سب باتین جو ہینے اپنے وقت پر پوری ہوئین اور بہت سی باتین ہین کہ اپنے اپنے وقت
پر قیامت تک پوری ہوتی جاوینگی غرض ایسی پیش گوئیے بیشمار ہی کیونکر اس مختصر مین سماسکے اگر تمہین کچھہ شعور
ہو تو اسپر قیاس کرلیجو اور تمنے لکھا ہی اگرچہ لوگ محمد کے حق مہہ پیش گوئی کے طور پر بہت سی باتین کرتے مین

لیکن انمین اکثر باتین جو خدا کے اگلے کتابون مین پیشتر سے مندرج هین اسکی کهی هوئی باتون مین شمار کیا جائے انهی سنو تو اگر
محمد صلی الله علیه وسلم یهود و نصاری کے معلمون سے تعلیم پاتے هوتے تو اس بات کا لگاؤ تها لیکن یهه درست
و دشمن کے بیان سے بهی متحقق هے که محمد صلی الله علیه وسلم امی تهے اور امی لوگون مین انکی پرورش هوئی اور کبهی کسی یهودی یا نصرانی
سے کچهه تعلیم نپائی اور چالیس برس تک ان باتونکا خیال نتها پهر یکایک لوگون کو خدا کے امر و نهی کی تعلیم دینی اور اچهی
اچهی نصیحت کرنی اور اگلے قصے انبیا کے بیان کرنا اور یهود کے علما کے سوالات کا جواب باصواب دینا انکی پیغمبری اور نبوت
برحق هونے پر کیا بڑی دلیل هے اور اگلے کلامون کو سنکے کهنے کا احتمال هرگز نهین هو سکتا مگر مسیح کے حق مین یهه بات ثابت هے
کیونکه مسیح نے باره برس کی عمر مین یهود کے معلمون سے تعلیم پائی هے چنانچه لوقا کی انجیل کے دوسرے باب کی چهیالیسوین سطر
مین لکها هے که مسیح کو هیکل مین معلمون کے بیچ بیٹهے هوے انکی سنتے اور انسے سوالات کرتے هوے پایا انتهی پس مسیح نے جو جو باتین
کهین هین اسکی باتون مین شمار نهین کی جاتین بلکه معلمون سے سیکهی هوئی باتین تهین اور تمنے بهی انجیل کی رو سے لکها هے
که موسی نے بهت سی باتین ملکهین هین خصوصا خداوند عیسی کے تولد هونے کی اور تکلیفات پانے کی اور جهانکی بخشش کے لئے
کفاره هونے کی اور خلق الله کو اسکی معرفت سے نجات پانے کی خبر دی هے انتهی ایسی باتین نصارون کی گهڑی هوئی
کے پاک پیغمبر مسیح سے یوسف نجار کے بیٹے کے لئے ایسی باتین ثابت نهین هوتین نه نص جلی سے نه نص خفی سے بر فرض تقدیر
اگر موسی نے ایسی باتون کی خبر دی هو تو پهر بقول نصرانیون کے جو ان کے مسیح نے انهین باتون کی خبر دی هو اسکی پیش گوئی
مین شمار کرنا حماقت هے کیونکه معلمون سے سنی هوئی اگلی باتون کی خبر دینے کو پیشگوئی نهین کهه سکتے اور وه پیشین گوئی
بهی کیونکر ثابت هو که یوسف نجار کے بیٹے کے بعد ساٹهه کے اوپر بنائی هوئی کتابون مین مندرج هے اور انکو وے لوگ لکهے هین
جو اسکی خدائی مانتے تهے غرض انهون نے دیکها که جو کها هے مگر ان کے مسیح نے اپنی طرف سے چند باتون کی خبر جو تمهاری انجیل
مین دی تهی سو اسکے برخلاف ظاهر هوا هے چنانچه متی کی انجیل کے سولوین باب کی ستائیسوین سطر مین لکها هے ابن آدم
اپنے باپ کی شکوه سے اپنے فرشتون کے ساتهه آویگا اور هر ایک کو اسکے عمل کی جزا دیگا مین تم سے سچ کهتا هون که انمین سے جو
یهان کهڑے هین بعضے هین جو موت کا مزه جبتک که ابن آدم کو اپنی بادشاهت مین آتا نه دیکهه لین نه چکهینگے انتهی
دیکهئے مسیح کا کها جهوٹهه هو گیا اسلئے که اس وقت مسیح پاس جو لوگ کهڑے تهے سو سب کے سب مر گئے پر مسیح اپنی سلطنت
مین نه آیا حالانکه سفر الاستثنا کے اٹهارهوین باب کی بائیسوین سطر مین لکها هے تو جان رکهه که جب نبی یهوا کے نام سے

پھر کہا اور وہ جو اسنے کہا ہی واقع ہو تو وہ بات ہوانے نہین کہی بلکہ اسن نبی نے گستاخی سے کہی ہی تو اس سے مت
ڈر اور یہہ بھی معلوم کیا چاہئے کہ کوئی نبی اپنے زور زبردستی سے نبی نہین بنا مگر خداوند تعالی نے اسکو نبی بنایا محض
اپنے فضل و کرم سے پس نبی کے وجود کی علت فاعلی فضل و اجتبا و اصطفائے الہی ہی اور نبی کی علت مادی نبی کا جسم
شریف و نفس قدسی ہی باعتبار پاک عقیدوں و نیک خلقون اور اچھے عملون کے بموجب حکم اللہ کے اور علت
صوری نبی کی دوام افاضۂ فیوض فضل و اجتبا و اصطفا من جانب اللہ اور نبی کی علت غائی ظہور شرف اور دعوت
حق اسواسطے کوئی نبی اللہ کا سا غیب دان نہین اور نہ وہ سبحانہ تعالی کا سا قوت و قدرت و کبریا اور عظمت رکھنے والا
اور نہ اسکا سا سہو و خطا سے مبرا محض اس بیان واقعی کا شاہد عادل یہہ ہی کہ کسی بزرگ نے آدم سے لیکے آجتک ایسے دعوے
نکئے مگر تم نے یوسف نجار کے بیتے پر ان سب دعووں کو ثابت کیا ہی اگر حقیقت سمجھتے ہو تو اس شخص کی نبوت کے ثبو
ت کی کوشش کرتے اگر اسے خدا بنانے کا خیال رکھتے ہو تو سراسر تصور باطل ہر خیال محال ہی یوسف نجار کے بیتے کی خدائی کا رد
آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی ابتین یہہ ہی کہ معجزہ چیزون مین تصرف کرنے کا ہو یا ہونہار باتون کی خبر دینیکا ہو
سو وہ دوسرون کو نبوت کے معلوم کرانے کی ایک علامت ہی نہ اصل مادہ و صورت نبوت پھر جہان ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے خدا کے حکم سے اپنے فرشتے ہونیکا اور اپنے غیب جاننے کا اور اپنے پاس اللہ کے خزانے ہونے کا انکار فرمایا ہی
تو تم ای خادم آئین کرستان ان باتون کو اس حضرت مقدس کے نبی ہونے پر دلیل لینا عین کفر و عناد کا ظاہر کرنا
ہی اور یہہ جو تم نے گپ لگائی کہ موسی نے یوسف نجار کے بیتے کے تولد ہونے کی اور تکلیفات پانے کی اور جہان کے
بخشش کے لئے کفارہ ہونیکی اور خلق اللہ کو اسکی معرفت سے نجات پانے کی خبر دی ہی سو توریت کے کسی سفر مین
نہین تمنے لوگون کو فریب دینے کے لئے ایسے دعوے گھڑ رکھے ہین اگر تمکو خیال باطل ہوگا کہ یہہ فقرہ توریت کا یوسف
نجار کے بیتے کے حق مین ہی سو ہمارے دعوے کی دلیل ہی وہ فقرہ یہہ کہ اللہ تعالی قائم کرنے والا ہی ایک نبی تیرے درمیان سے تیرے
بھائی سے مجھ سا کھڑے کریگا تیرے لئے الہ تیرا پس اسکی سنو تم یہہ ٹھیک لفظی ترجمہ ہی عبرانی سفر الاستثنا کے
اٹھارھوین باب کے پندرھوین فقرے کا سو جاننا چاہئے کہ حاضر توریت مین جیسی ہو ویسی حق سبحانہ تعالی کی جانب
سے بنی اسرائیل شخص واحد کے طور پر اکثر بتایا گیا ہی اسی قصہ سے بیان کیا گیا ہی کہ تیرے بھائی سے تو کل بنی اسرائیل
کا بھائی کل آل عیص بن اسحق ہونگے بھائی پن کی جہت سے کل اولاد اسمعیل بن ابراہیم ہونگے چچیرے پن کی جہت

سے کیونکہ اسرائیل یعنے یعقوب اور عیص دونو ایک ہی ماں باپ کے بچے ہیں پھر کوئی نبی عیص میں سے نکھرا ہوا لیکن
بنی اسماعیل میں سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور بنی اسرائیل کو نجات کی خوشخبری سنا کے ملا یا کئے پر انمیں
سے کئی سعادتمند مان گئے اکثر اشقیا نے نمانا اور اس فقرے میں جو موسیٰ تشبیہ واقع ہوئی ہے سو ظاہر ہے کہ موسیٰ
عبد اللہ کہلاتے تھے یوشع بن نون کی پہلے باب کے دوسرے فقرے میں پانچویں فقرے میں تیرھویں فقرے میں دیکھ لو سو
محمد علیہ الصلوۃ والسلام بھی چنانچہ اپنی امت کو سکھایا ہے کہ گواہی یا کریں اشہد ان محمدا عبدہ و
رسولہ اور عمران کے بیٹے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیغمبر اور موسیٰ نے کلمہ توحید کا لا کے توحید پھیلائی ان سے بڑھکے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور موسیٰ نئی شریعت لائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اور موسیٰ اپنی قبر اور پوجے جانے
کے ڈر سے اسکو چھپانے کا فکر کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کہ فرمایا اللّٰھم لا تجعل قبری وثنا یعبد
یعنے اللہ نہ بنا میری قبر کو بت جو پوجا جاتا ہے اسکے سوا معجزے بہت سارے ہیں کہ جنکا بیان طول طویل ہے لیکن کسی پیغمبر
کو کسی پیغمبر کے معجزے بعینہا لازم ضرور نہیں چنانچہ ہم پہلے برہان سے ثابت کر چکے ہیں جب یہ تقریر مقرر ہو چکی تو اب
ہم کہتے ہیں یوسف نجار کا بیٹا موسیٰ کا نبی نہیں کیونکہ موسیٰ عبد اللہ کہلاتے تھے اور یہ ابن اللہ کہلاتا تھا اور
اپنے مذہب سے آپ کو شریک اللہ کا مانتا منتا تھا اور موسیٰ کے لوگ موسیٰ کو عمران ہی کا بیٹا جانتے تھے اور موسیٰ
بھی لیکن یوسف نجار کے لوگ اسکے باپ کا انکار کرتے اور اسکو بن باپ کا مانتے ہیں اور ابن اللہ بناتے اور موسیٰ پیغمبر
تھے نہ ابن اللہ نہ شریک اللہ موسیٰ نے توحید پھیلائی نہ تثلیث موسیٰ نے اپنی قبر چھپائی یوسف نجار کے فرزند مصلوب
کی قبر آج اورشلیم میں نصاریٰ کے پوجے میں ہے موسیٰ شریعت لائے ابن نجار اور اسکے تابعوں نے نئے شرعی اور
بے طہارتی اور مردار خواری وغیرہ پھیلائی اور اس فقرے میں ہے کہ وہ نبی بنی اسرائیل کے بھائی سے ہوگا یوسف نجار
کا بیٹا تو بقول نصاریٰ کے کسی کے بھائی کا نسل نہیں ہے بلکہ ان کے قول سے ایک طرف خدا کا بیٹا ہے خدا تو کسی
بھائی نہیں دوسری جانب مریم کا بیٹا سو وہ کسی کی بہن تو ہو سکتی ہے لیکن کسی کی بھائی ہو نہیں سکتی ان وجوہ سے
یوسف نجار کا فرزند وہ نبی موعود نہیں جسکی موسیٰ نے خبر دی ہے اور وہ جو ہمنے لکھی ہے کہ عیسیٰ نے بہت سی باتیں
الحق ہے باتیں کون عقلمند باور کریگا کیونکہ یہود کے دین کی کتابوں کا مجموعہ عبرانی زبان میں ہے اور یوسف نجار کے بیٹے
کی زبان وہی تھی علاوہ یہ ہو سکا لکھنا پڑھنا سیکھا جسکا تھا اور وہ سب کتابیں دیکھیں تھیں پھر جو کچھ پیشین

گوئیان اسمین کئین تهین سو اس شخص کی زبان سے نکلین پهر اسکی خاص پیشین گوئیان نهوین پهر انجیل نویسون نے
جو کچهه اسپر احوال گذرا اسکو چهه برس کے بعد اپنی کتابون مین لکهه کے مشهور دیا که اس شخص نے ان سب باتون کے واقع
هونے سے آگے خبر دی هی گویا انهون نے دیکها نجوم کها هی باقی رهی انجیل کی بشارت پهیلنے کی بات سو وه کون سا برا
کام کیونکه اباحت کا مذهب بهت جلد پهیلتا خصوص کر اس طریق مین رات کو روٹی اور شراب اس طریق
والون مین بٹنے کا معمول رہا هے اور بت پرستی کا اصل اسمین قایم یعنے یوسف نجار کے بیٹے کو پوجا کر وه بهارے
مقصدین سب پوری کر دیگا بت پتهر بی اسمین کیا طاقت اور ایک نادی سو دوسری کو بیاه کرنا اسکے هوتے
هو حرام ان دو سببون سے اکثر رنڈیون نے اس آئین کو قبول کیا اور مردار خوار کے شوقیون نے بهی اور جب مجمع
عورتون اور رنڈیون کا هوتا هی اور صحبت پری رویون کی ملتی هی اور روٹی اور شراب مفت کهانے پینے مین آتی
هی اور گناه کا کفاره یوسف نجار کے بیٹے کے خون سے هو چکا هی تو پهر کونسا هوا پرست اس طریق مین آویگا جو عقلمند
ایسا طریقه سنیگا سو کهیگا که البته یهه راه عوام مین جلد پهیلیگی اسمین پیشین گوئی کیا هی باقی رهی اچهی باتون
کی وصیت سو تو مشترک هی بت پرست بهی ویسی وصیتین علی العموم کیا کرتے هین اور یهه بهی ایک بهتان هی کهر
حضرت نے کسی پیشین گوئی مین کسی نبی کے پیشین گوئی کے برخلاف فرمایا هی بلکه یوسف نجار کے بیٹے پر کرستانو
کے لکهے سا ایسی بات ثابت هوتی هی از انجمله یهه هی که یوسف نجار کی نسل هو کر بن باپ کے کهلا کر کنواری کے
بیٹے بن کر ایک نبی کی پیشین گوئی مین داخل هونا جو فرمایا که یهه لو کنواری جنتی هی ایک بیٹا اسکا نام هوتا هی عمانوئیل
اور ازانجمله جو کچهه داود نے سلیمان کے حق مین کها هی سو اسکو آپ پر کهینچ لیا جو کچهه داود نے اپنے حسب حال فرمایا هی
سو اسکو الٹی تاویل کر کر آپ پر واقع هونے کا دعوی کرنا ایسی بهت ساری باتین مین کهان تک لکهون اور جو تمنے
لکها هی که آینده کی بهی کچهه خبر دیتے هین ایسی ایسی کا فریبگانی سب انبیا پر هوسکتی هی بلکه جن او شیطان سے سنکر خبر
دینے کی تهمت کافر لوگ ان جنابون پر ڈال سکتے هین اسیطرح سحر و طلسمات کا بهتان بهی پهر جو سب انبیا کا حال
سو هی محمد صلی الله علیه وسلم کا حال لیکن انجیل متی وغیره سے ثابت هوتا هی که یهود کے علما کهتے تهے که ابن نجار کے
بیٹے کے ساتهه بعل زبوب شیطان هی متی کی انجیل کے بارهوین باب کا چوبیسوان فقره اور لوقا کی انجیل کے
گیارهوین باب کا پندرهوان فقره دیکهه لو یهه بات نئے لوگ کهنے کا سبب یهه تها اس شخص نے موسی کی شریعت

کا اوراعتقاد اور عمل کے باب مین کرکے اس شرع کی توحید کا اور کئی فرضون کا اور اکثر سنتون کا خلاف بلکہ انکا
بھی کرتا تھا چنانچہ انجیلون سے معلوم ہوتا ہی اسواسطے یہود کے علما اسکی تکفیر اور قتل کو مباح جانتے تھے اور ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر یہود کو ایسی بات کرنے کی گنجایش نتھی اور آیۂ قل لا املک مین بالذات مالک نہونے کا
اور آپسے غیب کو نجاننے کا مذکور ہی نسبت خبر اللہ کی طرف سے جناب نبوی پر نازل ہونے کا انکار کہان ہی یہہ بات
یقین ہی کہ کسی نبی نے کبھی دعوی نکیا کہ مین مالک مختار ہون اپنی ذات کا یا غیر کا اور اسیطرح ادعا نکیا کہ مین
علام الغیوب ہون کیونکہ یہہ تو صاف شرک ہی بھلا بتاؤ کسی نبی نے کہان ایسی بات کہی ہی لیکن تم کرستانون
نے اس سے بدتر مشرکی کی باتین یوسف بخار کے بیٹے پر جڑکے کبھی اسکو خدا کا بیٹا کبھی تین خداؤن کا ایک کبھی عین
خدا ٹھہرایا نعوذ باللہ من ذلک

خادم آئین کرستان کا قول

جوتھی شرط انکی نبوت مین یہ اپنی نہ دوسرے کی طرفداری ہو موسی پر کسی بات کی طرفداری تورات سے ثابت
نہین ہوتی بلکہ برخلاف اسکے جو کچھ کہ اسکے بھائی ہارون سے اور اسکی بہن مریم سے گناہ صادر ہوا اور جو کہ اسسے
سہوا خطا ہوئی سو بھی تورت مین مندرج کیا ہی اور موسی آپ اقرار کرتا ہی کہ اسی خطا کے سبب سے بیابان مین میری
لاش پڑی رہیگی اور مین کنعان کی ولایت سے محروم رہونگا اور اگرچہ اللہ تعالی اسکو تمام بنی اسرائیل کا حاکم بنایا
لیکن اسنے سرداری اپنے گھرانے مین مقرر نکی بلکہ جیسے جی اپنے خادم کو اپنا قایم مقام کیا اگر اسمین طرفداری نفسانیت
ہوتی تو مقرر وہ اپنی اولاد کو بڑھاتا اور خداوند عیسی پر کسی بات کی طرفداری نہین ہوسکتی بلکہ اسکے برخلاف
انجیل مقدس مین مندرج ہے کہ اسکی ماں یوسف درودگر سے منسوب ہوئی اور آپ سرائین متولد ہوا اور کھرلی مین رکھا
گیا اور اپنے حواریون کو خلق کے آگے حقیرون مین سے یعنے اکثر مچھوون کو انتخاب کیا اور خلق سے ہرطرح کی ذلت اٹھائی
اور آخرش مقتولون کی مانند مصلوب ہوا جیسا کہ اگلے نبیون نے خبر دی تھی سو ان باتون سے ثابت ہی کہ خداوند مسیح
پر کسی طرح کی طرفداری نہین ہی مگر سب باتین جو اچھی اور درست عقل کے نزدیک حق ہین سو فرمائین اب
دریافت کیا چاہئے کہ محمد مین طرفداری تھی یا نتھی محمد نے اپنے تئین رسول اللہ اور سب نبیون سے افضل ٹھہرایا چنانچہ
یہہ بات اہل اسلام پر مشہور ہی لولاک لما خلقت الافلاک یعنے اگر تو نہوتا ای محمد نہ پیدا کرتا مین زمین
و آسمان کو اور حدیث مین محمد خود فرمایا ہی اول ما خلق اللہ نوری یعنے پہلے جو کچھ پیدا کیا اللہ تعالی

نے نو میرا نتھا سو حبیبا محمد نے آپ کو ہر کلی تمین فضیلت دی ہی دنیا بہت دقت کرتا ہون کہ ابر عیسی مسیح کو کونسی
فضیلت زیادہ تھی پہلے محمد کی پیدایش کی خبر آدم کے زمانے سے ہو تی آئی محمد اور آدمیون کی مانند باپ سے پیدا ہوا
مگر مسیح کی مان کنواری تھی اور روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی اور اسطرح بغیر باپ کے وہ پیدا ہوا محمد
نے چالیس برس کی عمر تک سیاداری و تجارت مین اپنی اوقات بسر کی بعد اسکے اُسنے اپنے تین نبی ٹھہرایا لیکن
عیسی خدا کے پیارے کے تولد سے ایک ستارہ نمایان ہوا جسکی خبر توریت مین تھی و اس ستارے نے مشرق سے مجوسیون
کی رہنمائی کی اور بارہ برس کی عمر مین دین کے عالمون و فاضلون سے مذہب کی باتین کین یہان تک کہ وے حیرانی مین
آگئے اور تیس برس کی عمر مین ذنگلون کے آگے آسمان سے آواز آئی کہ یہہ میرا عزیز فرزند ہی جس سے مین راضی ہون محمد
نے خود اقرار کیا کہ مجھ مین معجزون کی طاقت نہین ہی مگر عیسی مسیح کے معجزے بیشمار ہین محمد نے بہت سے برسون تک
لڑائی کرکے لاکھون کو قتل کیا مگر عیسی نے کسیکی جان کو نہ مارا بلکہ جب شاگردون نے اسکے دشمنون کو ہلاک کرنے
چاہا تب اسنے انھین گھرککر کہا کہ مین کسی کی جان مارنے نہین آیا بلکہ اپنی جان کو بہتون کے عوض کفارہ مین دینے آیا
ہون ہان اسنے کئی مردون کو جلایا اور مصلوب ہونے کے وقت اپنے قاتلون کے لیئے یہہ دعا مانگی کہ اے باپ یہہ گناہ
انپر ثابت کر کیونکہ وے نہین جانتے کہ کیا کرتے ہین محمد نے تلوار کو بہشت کی کنجی ٹھہرائی مگر خداوند مسیح نے خدا
کی محبت کو نجات کے سبب ٹھہرایا اور ون کی مانند محمد بیمار ہو کے موا مگر عیسی مسیح نے خلق اللہ کے لیئے اپنے جان کو کفارے
مین دیا محمد قبر مین پڑا ہی مگر عیسی زندہ کی گا بیشتو تیسرے دن قبر مین سے جی اٹھا اور بعد چالیس روز کے آسمان پر گیا اور
گنہگارون کے لیئے شفاعت کرتا ہی اور قیامت کے روز جہان کی انصاف کرنے کو آویگا۔

محمدی کا جواب نبی کے لیئے یہہ شرط جو تمنے گردانی بنیت مہمل ہی اس سے تو موسی اور عیسی کل
انبیاے سلف کی نبوت باطل ہوتی ہی کیونکہ جب انھون نے دعوی نبوت کا کرکے کہا اللہ تعالی اپنے بندون کی ہدایت
کے لیئے ہمین بھیجا ہی اُسپر ایمان لاؤ و تابعدار بنجاو نہین تو خدا کی ہتھکا ریہ گرو گے تو انھون نے اپنی بڑی سی
بڑی طرفداری کی کہ اورون کے سے انسان ہو تے آپ کو خدا کے پیارے اور بڑے مقرب ٹھہرایا اور سبھون کے ہادی
بنگئے پس کسی کو نبی نکہنا چاہیئے سنو میان کچھ کرستان بکی بات یہہ ہی کہ نبی کی نبوت جب دلیل سے ثابت ہوچکی
تو پھر کچھ اشکال نرہا موسی نے جو اپنے بھائی ہارون سے اور بہن مریم سے گناہ صادر ہونے کی حقیقت اور اپنے

دیکھو۔۔ نبی کو لینا چاہی وہ زمین جسکو تو ناپسند رکھتا ہی سو اپنے ان دونو بادشاہون سے چھوٹ جائیگی الخ غرض یہہ وعدہ یوسف نجار کے بیٹے کے پیدا ہونے سے سات سی بیالیس برس آگے پورا ہو چکا۔ جانا
چاہیئے کہ علمہ کے دو معنے ہوتے ہین ایک تو جوان عورت۔ جوان بی بی۔ معرفی کی طور پر دوسرا کنواری پہر بھی معرفی ہی کی طور پر پہر اسکے معنے یہہ ٹھہرے کہ وہ جوان بی بی حاملہ ہوئی یا وہ کنواری
جو ہوئی یعنے کنواری پن کے ساتھ اپنے شوہر کی پہلی ہی ملاقات مین حاملہ ہو گئی ہے دونو معنے ظاہر ہین ان کے ہوتے ہوئے کنواری بے شوہر حاملہ ہونے کے معنے کرنا زبردستی ہی۔ اور یہہ بھی معلوم رہے کہ اگر

سے سہوا خطا صادر ہونے کی کیفیت اور اپنی اس خطا کی سزا کی صورت کو توریت مین بیان کیا اور تمہارے کرسیت
نے جو اپنی مان یوسف دروگر سے منسوب ہونے اور آپ سرا مین تولد پانے اور کھرلی مین رکھے جانے کی کہانی کہہ
رہے باتین کچھہ لوقا نے اور کچھہ متی نے اپنی انجیلون مین جو ستہہ برس بعد لکھین ہین اور اپنے حواریون کو مجھون سے اتنی ب
کرنے کی بات محض اتفاقی ہی وہ ہرگز نہ بڑا آدمیون کو ہانک کے مجھون کو اللہ کی طرف کب بلایا تہا اور خلق سے ذلت اتہانے
کی بات کچھہ اختیاری نہین جو کوئی اپنے حد سے بڑھکے قدم رکھیگا اور بڑی بڑی باتین کہیگا تو البتہ اپنے ہم وطنون کے
ہاتھہ سے ذلتین اتہاویگا پھر اگر سچا نبی ہی تو اسکو اجر عظیم ہی اگر جھوتہا نبی ہی تو اسکو دنیا مین یہہ سزا ہی اور
آخرت مین بدترین جزا اور مصلوب ہو جانے کی خبر کی پیشین گوئی کو کیونکر مانو اور کیجئے اس واقعے سے سالہائے
دراز کے بعد انجیل نویسون نے لکھا ہی چنانچہ اسکا بیان آگے بھی آیا ہی القصہ جب ایسی ایسی مشہور باتین انجیل
نویسون نے نہ چھپا سک کر لکھین تو یوسف نجار کے بیتے پر عدم طرفداری اپنی کیا ثابت ہوئی اب انصاف سے
دیکھو کہ قرآن مجید مین بیان ان بے ادبیون کا جو کفار نے جناب نبوی کے حق مین کین تھین اور جو کچھہ اگلا حال
حضرت محمدی کا تہا اور جو چوک بھول مقتضائے بشری سے واقع ہو گئی تھی سو مفصل مذکور ہی چنانچہ عبس اور
والضحی اور الم نشرح اور دوسری سورتون کی آیتون کو مطالعہ کرو تو معلوم ہووے اختصار کے سبب یہان
مذکور نہ کیا پھر موسی اور عیسی مین غیر طرفداری جاننا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر طرفداری کا بہتان کرنا التی بات
ہوا رے میان خادم آئین کرستان ذرا کان رکھہ کے اور ایک بات سنو کہ یوسف نجار کے بیتے کی مان یوسف نجار
کی جورو رہی تمام ناصرہ کے شہر کو معلوم تہا چنانچہ لوقا کی انجیل کے تیسرے باب کے تئیسوین فقرے سے اور متی کی
انجیل کے تیرھوین باب کے پچپنوین اور چھپنوین فقرے سے ظاہر ہی اسکے سوا یوسف نجار کے بیتے نے یہہ بات ایک
لکھی ہی کہ اپنی مان یوسف نجار سے بیاہی تھی بلکہ متی نے اس قصے کو پوشیدہ نکرسکا نا چار لکھکے اس مین یہہ
زیادہ کیا کہ اسکی مان روح القدس سے حاملہ پائی گئی اگر بقول تمہارے یوسف نجار کے بیتے نے ہی یہہ بات لکھہ کیا ہو
تو اپنی بڑی طرفداری کی ہی اصل باپ کا انکار کرکے آپکو روح القدس کا بچہ ٹھہرایا ہی اس سے اور کیا طرفداری
ہو گی علاوہ متی نے یوسف نجار پر ایک خواب کی تہمت بھی جڑی ہی کہ اسکو فرشتے نے خواب مین کہا تیری جورو
روح القدس سے حاملہ ہی اور لوقا نے یوسف نجار کے بیتے کی مان پر اسی قبیل کی باتین تراش کے لگائی ہین اگر یوسف

چودھوین فقرے مین عبرانی توریت کے درمیان ماضی کے صیغے رہنے گئے ہین اور کرستانون کے ترجمے مین جو بیان مستقبل صیغے سے لائے گئے ہین سو متی کی بات کی پرورش کے واسطے فقط - اور عمانوئیل
کرکے جس سے یحیی کی طرف اشارہ ہوا ہی سو کوئی عالم یہود کے کہتے مین کہ وہ وہی ہی جسکا نام شیار شب کرکے مشہور ہوا اور کئی احبار بیان کرتے ہین کہ وہ بچہ وہی ہی کہ ماہر شلل اسکا نام مشہور تہا یہہ بات
عمانوئیل کے باب مین صحیفہ اشعیا کے کرستان شارحون نے بھی لکھی ہی خصوصا جارج ڈویلی اور رچارڈ مانٹ نے حاصل کلام یہہ کہ متی نے اپنی کتاب کے پہلے باب کے تیئیسوین فقرے مین تہمک بدیا کی خیال سے
یوسف نجار کی جورو کو کنواری اور اسکے پہلوتے کو جو اپنے ہی شوہر یوسف نجار کے بچھونے پر جنی تھی سو کنواری کا جنیا عمانوئیل ٹھہرا کے اشعیا کے صحیفے کے ساتوین باب کے اس چودھوین فقرے کو اس بکار

نجار کے بیٹے کی بابت ہوتو ہوا سکے اپنی طرفداری مین کیا شبہہ تھا اسکے سوا آپ کو خدا کا بیٹا کہلانا اور انکو ابراہیم
اور داود اور سلیمان وغیرہ تمام انبیا سے افضل جاننا اور اپنے کو غفار الخطایا ٹھہرانا اور بنی آدم کو آدم و حوا کے
گناہ مین گرفتار جاننا اور آپ کو نرالا سمجھنا اور آپ کو نجات دینے والا سمجھنا اس گناہ ناکردہ کے گرفتارون کو یہہ
سب اپنی طرفداری نہین تو کیا ہی اور متی کے سولوین باب کے چھبیسوین فقرے مین یوسف نجار کے بیٹے کا قول
ہی کہ جو کوئی اپنی زیست کو میرے واسطے ضائع کریگا سو اس زیست کو پاویگا اور اسی باب کے پندرھوین اور
سولوین فقرے مین ہی کہ شمعون پطروس نے کہا کہ تو ہی ہی مسیح بیٹا جیتے خدا کا تو یسوع نے فرمایا کیا اچھا ہی
حال تیرا ای شمعون غرض یہہ سب طرفداریان نہین مین تو کیا ہین یہہ مشتے نمونہ خروارے ہی اگر تمہارے
انجیل نویسون نے اس شخص پر بہتان کیا ہی تو اسکا وزر انکی گردن پر تمنے لکھا ہی موسی نے سرداری اپنے گھرانے
مین مقرر نکی بلکہ جیسے جی اپنے خادم کو اپنا قائم مقام کیا اگر اسمین طرفداری اور نفسانیت ہوتی تو مقرر وہ اپنی اولاد
کو بڑھاتا انتہی دیکھئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے چچا کا بیٹا علی جو پیارکا داماد ہوتے ہوئے اور اپنا چچا عباس
موجود رہتے ہوے جیتے جی اپنے رفیق ابوبکر صدیق کو اپنا نایب کیا اور حکم فرمایا کہ لوگون کا امام ہو کے نماز کیا کرے
یہان تک کہ ابوبکر صدیق اور عمر ابن الخطاب بھی اپنے رسول کی چال پر چلے یعنے اپنے بیٹون کو خلیفہ نکیا اگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھہ طرفداری ہوتی تو البتہ اپنے داماد کو کئی کامون کی حکومت دیتے اور انکے لئے لباس فاخرہ
تیار کرواتے بلکہ اپنا نائب کرتے موسی نے تو اپنی برادری کی بڑی طرفداری کی ہی کہ شہادت کا صندوق اپنے بھائی
ہارون اور اسکے بیٹون مین مقرر کیا اور مقدس لباس بزرگی اور فخر کا مخصوص اپنے بھائی ہارون کے لئے طیار کروایا
چنانچہ اسکا بیان سفر الخروج کے اٹھائیسوین باب مین لکھا ہی دیکھہ لیجئے پس تمہاری شرط سے وہ نبی نہ تھا اور
تمنے لکھا ہی موسی پر کسی بات کی طرفداری توریت سے ثابت نہین ہوتی اور خداوند عیسی پر کسی بات کی طرفداری
نہین ہو سکتی بلکہ اسکے برخلاف انجیل مقدس مین مندرج ہی انتہی یہہ بات بھی صرف جھوٹھہ ہی بلکہ انہون
کا برا انصاف ہمین ثابت ہی چنانچہ توریت کے سفر الخروج کے ساتوین باب کے پہلے فقرے مین ہی کہ اور فرمایا ہو تمنے
یعنے جناب قدس الہی نے موسی سے کہ دیکھہ بنایا مین نے تجھکو الہ فرعون کے لئے اور ہارون تیرا بھائی ہوگا تیرا نبی یہہ ٹھیک
ترجمہ ہی عبرانی توریت کا اور اسکے سفر الاستثنا کے چھبیسوین باب کے اٹھارہوین سطر مین لکھا ہی اور یہوا

کے بیٹے کی ولادت پر چھاپا ہی اور کرستان لوگ سب اس ٹھگی پر شاد ہین کہ دیکھو شعیا نبی پہلے ہی سے اسکی ولادت کنواری کے شکم سے ہونے کی بشارت دے گئے ہین واہ واہ کیا درست دعوا اور کیا مطابق
دلیل ہی اور ان معاملہ فہمون کی کیا ٹھیک سمجھ کہ مغالطے کو بشارت واقعی تصور کر رہے ہین یہان ایک کام کی بات معلوم ہوئی کہ کرستان لوگ لاف کرتے تھے ہماری اصل کتابین اپنے کرسٹ کے بعد
بہت قریب زمانے مین لکھی گئی ہین اگر انمین غلطی ہوتی تو انکار رواج ہونے نپاتا اسوقت کی اصل حقیقت جاننے والے لوگ تبھی ان کتابون کو نامقبول ٹھہرا کے ڈال دئے ہوتے سو یہہ لاف کرستانون کا باطل نکلا

ے ھی آج کے دن تجھسے اقرار فرمایا کہ تو خاص گروہ ہو وادر تمام لوگون سے برگزیدہ ہو کہ تاکہ تو تعریف کرے اور تجھسے سارے گروہون
سے جنھین اسنے پیدا کیا مدح اور نام اور عزت مین زیادہ بالا کرے او تو ہو وے اپنے خدا کی مقدس گروہ ہووے جیسا
اسنے کہا انتہی سو جو موسی نے کیسی اپنی بہتری فخر فداری اور تعظیم کی بات لکہی کہ آپ کو فرعون کا خدا اور اپنے بھائی
کو اپنا نبی اور تمامی گروہون سے آپ کو افضل بنایا اب اسکو تم نبی کہنا بیجا ہی اور متی کی انجیل کی گیارھوین باب
کی نوین سطر مین مسیح کہتا ہی پھر تم کیا دیکھنے کو باہر نکلے کیا ایک نبی ہان مین تم سے کہتا ہون بلکہ لیک شخص نبی سے
بہتر اور بارھوین باب کی اکتالیسوین سطر مین کہتا ہی کہ ایک یونس سے بہتر یہان موجود ہی اور بیالیسوین سطر مین
کہتا ہی دیکھو ایک یہان سلیمان سے بہتر موجود ہی اور یوحنا کی آٹھوین باب کی بارھوین سطر مین آتا ہی عیسی نے پھر انھین
کہا جہان کا نور مین ہون اور چوپنوین سطر مین لکھا ہی عیسی نے جواب دیا اگر مین اپنی تکریم کرتا ہون میری تکریم کچھ نہین
میرا باپ ہی جسے تم کہتے ہو ہمارا خدا ہی وہ میری تکریم کرتا ہی اور چھپنوین سطر مین کہتا ہی تمھارا باپ ابراہیم
بہت مشتاق تھا کہ میرا دن دیکھے چنانچہ اسنے دیکھا اور خوش ہوا یہودیون نے اسے کہا تیری عمر بھی پچاس برس نہین
اور تو نے ابراہیم کو دیکھا عیسی نے انھین کہا مین تم سے سچ کہتا ہون بیشتر اسسے کہ ابراہیم ہو مین ہون اور متی
کی انجیل کی گیارھوین باب کی ستائیسوین سطر مین کہتا ہی سب چیزین میرے باپ نے میرے حوالے کین اور کوئی بیٹے کو نہین
جانتا بلکہ وہی باپ اور نہ کوئی باپ کو جانتا ہی مگر بیٹا انتہی دیکھو تو تمھارا مسیح ایسا اپنا فخر کیا ہی کہ آپ کو نبیون سے
افضل اور مقدم جانا اور اپنے کو جہان کا نور گردانا یہان تک اپنی تکریم لایق اللہ ہی کو پایا اور ماسوی اللہ کا مالک
و مختار بنگیا اور اللہ کی معرفت اپنے ہی پر خاص جانا سوا اسکے تمھارے قول سے خدا کا بیٹا بلکہ خدا بھی کہلایا اور محمد صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایسی کچھ طرفداری کی بات نہ کہی بلکہ ایسا فرمایا کہ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى
ابْنَ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ یعنی میری تعریف مین تم حد سے نہ بڑھو جیسا بڑھایا نصاری نے مریم
کے بیٹے عیسی کو اور کہو اللہ کا بندہ اور اسکا رسول اور لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ او اَوَّلُ مَا خَلَقَ
اللّٰهُ نُورِي جو فرمایا سو بیان واقعی ہی خلاصہ انکے معنے کا یہہ ہی کہ مین مخلوق بلا واسطہ ہون اور سب چیزین میرے
واسطے سے مخلوق ہوئین اور حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِي کا بیان یہہ ہی کہ اگرچہ قادر قدیر لا انتہا عالم
بنانے پر قادر ہی مگر اس عالم کے نظام مین ایک ہی مخلوق سب سے اول مخلوق ہونے پر تمام متالہین قائل ہین مجوس

تتمہ کیونکہ ... سواری سے عمانوئیل پیدا ہونے کو یوسف نجار کے بیٹے پر جا کے مدتون سے یہہ غلط دعوی کرتے آئے ہین کہ جب شعیا کی بشارت اسی پر منطبق ہی اور ان کے کسی فہمیدہ نے اس غلطی کو سمجھ کے متی کی کتاب
کو غلط نہین ٹھہرایا بس معلوم ہوا کہ کرستانیت کی غلطیان ایسی ہی چل گئی ہین چنانچہ کئی غلطیان اسمین اور اسکے حواشی مین بتلائی جاینگی ۔ انشاء اللہ تعالی ۱۲

اسکو ہم بولتے ہین یونان کے پچھلے فلاسفہ ایک نام بولتے ہین جسکا ترجمہ عقل اول ہی اور نصاری کا بڑا یوحنا کہتا ہی کہ
وہ کلمہ تھا اور ہنود اسکو ایک کنول کہتے ہین اور مسلمان نور محمدی ہم یہان ان سب کا محاکمہ کرکے کہتے ہین کہ وہ
ایک حقیقت جامعہ ہی اسکا تعلق بمقتضاے حکمت واحد لاشریک لہ ایسی ہی ایک ممکن فرد سے ہوا چاہیے کہ جو نہ خدائی
کا دعوی کرے نہ خدا کی شرکت کا نہ اسکی فرزندی کا بلکہ وہ آپکو اول بندہ درگاہ الہی جانے باوجود اسکے اسکی
دعوت اور شریعت کو عموم مطلق ہووے اور ملک وملت کا حاکم ہووے سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی ایسی فرد
نہین یہی اشارہ ہی آپکے فرمودے کا کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِی جاننا چاہیے کہ ہر نبی کا درجہ جیسا اللہ تعالی کے پاس
ہی پردہ غیب مین ہی ہم غیب دان نہین اسواسطے نبی کو مناسب یہی تہا کہ جو درجے اپنے اللہ تعالی نے امت کو بتلانے
کا حکم فرمایا سو بتلاوین اسواسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے درجے ویسے بتادیئے جیسے نبی کے لیے ممکن ہین ویسے
کہ نبی کے حد سے بڑھکے الوہیت کے درجے کو پہنچین اگر کوئی بے ادب مشرک ویسی بات ہمارے پیغمبر پر جوڑتی ہی تو
محض بہتان ہی حضرت نے فرمایا لَا تُخَیِّرُوْنِیْ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ اور لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی ابْنِ
عِمْرَانَ اور لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی یُوْنُسَ ابْنِ مَتّٰی یعنی حضرت کی تفضیل اور ان بزرگون کی توہین
مت کرو اگرچہ آپکی فضیلت بسبب توحید کامل اور محبت الہی بروجہ کمال اور دوسری باتون مین سب انبیا پر
ثابت ہی بلکہ تمھاری کتابون مین بھی باوجود مرور زمانے کے تغیر وتبدیل اور حذف وزیادتی کے آپ کی بشارتین موجود
ہین چنانچہ آئندہ معلوم ہوجاویگا یہہ انصاف سے بعید ہی کہ تم اپنے کرسیت کی ایسی بے اصل بڑی بڑی طرفداریان
اور بزرگیان جو اگلے نبیون مین سے کسی نبی نے اُن صفتون کے ساتھ انکی بشارت نہ دی تھی ثابت ہوئے ہوے
ان کو نبی جانین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر جاوین ہان صرف تمھاری بے دینی ہی اور تمنے لکھا ہی محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی پیدایش کی خبر کسی نبی نے نہ دی مگر عیسی کی پیدایش کی خبر آدم کے زمانے سے ہوتی ہوئی آئی ہی
انتہی سو ہم پوچھتے ہین کہ ہر نبی کو اپنے بعد آنے والے نبی کی خبر دینی ضرور ہی تو کہو موسی کے آنے کی اور ابراہیم کے
آنے کی خبر نام لیکے کسنے دی ہی ظرفہ یہہ کہ جو تم کہتے ہو کہ محمد کی پیدایش کی خبر کسی نبی نے نہ دی سو صرف تمھارا جھوٹھا
دعوی ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بڑے بڑے علما یہود کے تھے جیسے عبد اللہ بن سلام اور ابن یامین اور
مخیریق اور کعب وغیرہ اور بڑے علما نصاری کے جیسے بحیرا راہب اور نسطورا اور ضغاطر اور جارود اور سلمان

فارسی و حبش کا بادشاہ نجاشی وغیرہ سبھون نے اقرار کیا کہ آنحضرت کی بشارتین ہماری کتابون مین ہین اور نبیون
کی سب نشانیان آنحضرت مین موجود ہین اور نے تمسک رسول اللہ مین آخرش ایمان سے مشرف ہوا اور تمھارا بادشاہ ہرقل
بھی علامتین دریافت کرکے بولا ایک نبی آنے والا تھا سو یہی ہی اور مصر کا حاکم مقوقس اور عبد اللہ بن صوریا
اور عبد اللہ بن اخطب اور حیی بن اخطب اور کعب بن اسد اور زبیر بن باطیا اور ان کے سوا بہت سے اہل
کتاب کے علما نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کیا ہی اب تمھاری توریت و انجیل اپنی اصل پر کہان باقی
رہی ہین جو بعینہ وے بشارتین لکھی رہین کیونکہ پادریان ابتدا ہی سے ہر زمانے مین کونسل یعنے شورا کرکے ان
کتابون مین خاطر خواہ تغیر و تبدیل اور کم و بیش کرتے اور ہزار نسخے وغیرہ چھپواتے ہین اور تم نصرانیون نے نسخے
اچھے دیکھکر مول لیتے ہین پرانے نسخون کو نجاست پوچھنے مین خرچ کرتے ہین کتب کا تو کوئی حافظ نہین جو
اول و آخر کی کم و بیشی اور غلطی ان کی نکالین دیکھئے احمد بن ادریس عراقی نے تین سی برس کے آگے ایک رسالہ مسمی
باجوبہ الفاخرہ لکھا ہی سو اسمین تمھاری کتابون سے جو عربی ترجمہ لئی ہوی ہین بہت سی بشارتین محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی جسمین نام کی تصریح بھی موجود ہین پر اب وے عبارتین ابکے ترجمہ کئی ہوی کتابون مین کچھ کا کچھ ہین چنانچہ
اشعیا کی کتاب کے بیالیسوین باب سے لکھا ہی عبدی الذی یرضی نفسی اعطیہ کلامی فی فیہ و یظہر فی
الامم عدلی یوصیہم بالوصایا لا یضحب و لا یضحک یفتح عیونا العور و یسمع الاذان الصم
و یحیی القلوب المیتۃ وما اعطیہ لا اعطی غیرہ احمد یحمد اللہ حمدا حدیثا یاتی من افضل
الارض یفرح بہ البریۃ و سکانہا و یوحدون اللہ علی کل شرف و یعظمونہ علی کل رابیۃ
لا یضعف و لا یغلب و لا یمیل الی الہوی و لا یذل الصالحین الذین ہم کالقصبۃ الضعیف
بل یقوی الصدیقین المتواضعین وہو نور اللہ تعالی الذی لا یطفی اثر سلطانہ علی کتفہ
ترجمہ میرا بندہ جو مجھے خوش کریگا مین ڈالونگا اپنا کلام اسکے منہہ مین اور ظاہر کریگا سب امتون پر میرا عدل و صیت
کریگا انھون کو بہت سی باتین نہ پکاریگا اور نہ ہنسیگا کھولیگا اندھی انکھین اور سنوا کریگا بہرے کان اور
زندہ کریگا موے دلان اور جو مین اسکو دونگا سو دوسرون کو نہ دونگا نام اسکا احمد ہی ستائش کریگا اللہ کی
نئی ستائش آئیگا بہتر زمین سے خوش ہونگے اس سے بیابان اور وہان کے رہنے والے اور اللہ کی توحید کرینگے جہان بلندی

دیکھا ہے اور اسکی تعظیم کرینگے ہر تیلی پر ضعیف ہوگا نہ مغلوب اور نہ میل کریگا جو اپنے طرف اور ذلیل نکریگا نیک لوگون
کو جو مین تیلی چھری کی مانند بلکہ قوت دیگا راست بازون کو جو تواضع کرنے والے ہین اور وہ اللہ تعالی کا ذریعہ
ہو نہین بجھتا نشانی اسکی بادشاہت کی اسکے شانے پر ہی انتہی اور اسی کے مطابق اشعیا کی کتاب جسکو وسکان
قسیس ارمنی نے سنہ ایک ہزار چھے سی ہشتہ عیسوی مین زبان لاطین سے ارمنی زبان مین ترجمہ کیا ہی وہ کتاب سنہ
ایک ہزار سات سو تیتیس عیسوی مین چھاپے خانے مین انتونی بو تولی کے چھاپی گئی سو اسکے بعض سطر مین صاف
لکھا ہی کہ اس فقرے کا ترجمہ یہہ کہ تسبیح کرو اللہ کی نئی تسبیح اور نشانی اسکی سلطنت کی اسکے پشت پر
ہی اور اسکا نام احمد ہی انتہی چنانچہ وہ کتاب ارمنیون کے پاس موجود ہی دیکھ لیجیے سبحان اللہ اس عبارت مین محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی بشارت ہی لیکن مین بار کے سن اٹھارہ سو کیارانیسوی کی چھاپی ہوی کتاب مین
کچھ عبارت اور نامون کی تغیر و تبدیل اور کم و بیشی اسطرح سے ہے ارد لے یعقوب فتای عضده واسرائیل
مختاری قبلته نفسی اعطی روحی علیه لیخرج الحکم للامم لایصرخ ولا یصعد ولا یسمع
صوته برا قصبة مرضوضة ولا یکسر وسراجا یطفطف لا یطفی لکن الی الحق یخرج الحکم
لا یسرق ولا یکسر الی ان یضع الحکم علی الارض وعلی اسمه تتکل الامم هکذا یقول
الرب الله الذی صنع السماء ونصبها وثبت الارض وما علیها واعطی نسمة للشعب الذی
علیها وروحا للذین یطئونها انا الرب الله دعوتک بالبر وامسک بیدک واقویک
عهد الاجناس ونور اللامم لتفتح اعین العمیان وتخرج المربوطین من الرباطات والجالسین
فی الظلمة من بیت الحبس انا الرب الاله هذا هو اسمی لا اعطی مجدی لاخر
ولا فضائلی للمنحوتات ها انی سمعون التی منذ البدء والجدیدات
التی انا اخبر بها ومن قبل ان اخبر تظهر لکم سبحوا الله تسبیحا جدیدا ریاسته
فوق تمجید اسمه یتمجد من طرف الارض یا ایها الذین ینزلون الی البحر ویسافرون
فیه الجزائر والساکنون فیها افرحوا ایتها البریة وقراها یعطون الله مجدا تخبر الجزائر
بفضائله الرب الله القوات یخرج ویکسر الحرب وینهض غیرة یصول ویصرخ علی اعدائه

یعقوب الخ ترجمہ یعقوب میرا بندہ اسکو مین تائید کرونگا اور اسرائیل میرا پسندیدہ کیا ہوا ہی میری جی نے اسے پسند کیا دونگا اور روح
اسکو نکالیگا حکم سب امتون کے لیئے نہ پکاریگا وہ نہ چیخیگا اور نہ سنی جاویگی اسکی آواز باہر توڑی ہوئی چھڑی کو نہ توڑیگا
اور ٹمٹماتے چراغ کو نہ بجھایگا لیکن سچائی سے حکم نکالیگا نہ چرائیگا اور نہ توڑیگا یہان تک رکھیگا حکم زمین پر اور
اسکے نام پر اعتماد کرینگے امتان ایسا ہی کہتا ہی خداوند الله جن نے بنایا آسمان اور پھیلایا اسکو اور بچھایا زمین
اور جو اسپر ہی اور دیتا جان اسپر ہی جیتون کو اور روح اسپر چلنے والون کو مین ہون خداوند بلایا تجھے انصاف
سے اور پکڑتا ہون تیرا ہاتھ اور قوی کرتا ہون تجھے اور دیا تجھکو عہد جماعتون کے لیئے اور نور گروہون کو تا کھولے آنکھ
اندھون کی اور نکالے بندیون کو بند سے اور اندھیاری جان بیٹھے ہودن کو قید سے مین خداوند ہون یہی میرا نام
دونگا میری بزرگی دوسرے کو اور نہ میری فضائل بتون کو ہان سنئے ہوئی وہ جو ابتدا سے ہی اور نئی چیزون کی مین خبر دیتا
ہون اور پیشتر از ظاہر ہونے کے تمھین خبر دیتا ہون تسبیح کرو اسکی نئی تسبیح بابت اسکی اور یہی بزرگی
نام اسکا بزرگی پایگا زمین کے ایک کونے سے ان لوگو جو اترتے ہو دریا کنارے اور سفر کرتے ہو دریا مین جزیرے اور اسمین
رہنے والے خوش ہو جنگل اور بیابان اور اسکے گھر ... کرے ملک قیدار کو ... پہاڑون کی چوٹی سے ... بزرگی ... رب الله
قوت دالا نکلیگا اور قوت دینے جنگ ... اور ... غیرت سے حملہ کریگا اور ... دشمنون پر ... سے الخ
انتہی ہم اس عبارت کو دوسری چھپی ہوئی کتاب سے جسکو چارلس ... نے سن اتھارہ سو ... عیسوی مین
لندن مین چھپایا کیا ہی اور یہی عبارت یہ ہی ها هو عبدي فاقبله مختاري سرت به نفسي اعطيت روحي
عليه يخرج القضاء للامم لا يصرخ ولا يحابي بشخص ولا يسمع صوته خارجا القصبة
المرضوضة لا يكسرها والكتان المدخن لا يطفيه بالعدل يخرج القضاء لا يكون خربا
ولا متعبسا حتى يجعل في الارض القضاء وشريعته تنتظرها الجزاير هكذا يقول
الرب الاله خالق السموات وباسطها مثبت الارض وبنتها معطي النسمة
الشعب الذي عليها ومعطي الروح للساكنين فيها انا الرب دعوتك بالعدل
وامسكت بيدك وحفظتك وجعلتك نور الامم لتفتح عيون العمي وتخرج من
الحديد المسجون من بيت السجن الجالسين في الظلمة انا الرب هذا هو اسمي ...

لا اعطيها لغيري ولا مدحي للمنحوتات التي قد كانت اولاً ها قد اتت وانا مخبر ايضا با
لاحداث قبل ان تحدث واسمعكم اياها سبحوا للرب تسبيحا جديدا حمده من
اقاصي الارض الراكبين في البحر وملؤه الجزائر وسكانهن يرتفع البرية ومدنها
في البيوت تحل قيدار سبحوا يا سكان الكهف من رؤس الجبال يصيحون يجعلون
للرب كرامة وحمده يخبرون به في الجزائر الرب كالجبار يخرج مثل رجل مقاتل
يهوش الغيرة يصوت ويصيح على اعدائه يتقوى الخ ترجمہ ہان وہ میرا بندہ جو مین نے اسے
قبول کیا اور میرا پسندیدہ کیا ہوا ہی خوش ہوا میرا دل اس سے دیا مین نے اپنا روح اسکو نکالیگا حکم سب امتون کے
لئے نہ پکاریگا اور نہ کسی کی رعایت کریگا اور نہ سنی جاویگی آواز اسکی باہر توڑی ہوئی چھڑی کو نہ توڑیگا
اور دھوئین والی بتی کو نہ بجھاویگا انصاف سے حکم نکالیگا نہ ہوگا ناخوش اور نہ سرکش وہان تک
کہ رکھیگا حکم زمین پر اور انتظار کرتے ہین اسکی شریعت کی جزیرے ایسا ہی کہتا ہی خداوند اللہ پیدا کرنے والا اور
پھیلانے والا آسمانون کا قائم کرنے والا زمین اور اسکے نبات کا دینے والا جان کا اسپر رہنے والون
کو اور بخشندہ روح کا اسپر چلنے والون کو مین ہون خداوند بلایا تجھے انصاف سے اور پکڑا تیرا ہاتھ اور
نگاہ رکھی اور گردانا تجھے عہد جماعتون کے لئے اور نور گروہون کے لئے تا تو کھولے اندھون کی آنکھیں اور نکالے اسیر بندیون کو جو
بیٹھے ہین اندھیارون مین مین ہون رب یہی میرا نام ہی بزرگی غیر کو نہ دونگا اور اپنی تعریف بتون کو وہ جو پہلے تھی
کی سو تحقیق ہو چکی اور نئی خبر دیتا ہون نئی چیزون کی پیشتر ہونے کے اونکے تمھین سناتا ہون تسبیح کرو رب کی نئی
تسبیح تعریف کرو اسکی آخر زمین سے اے سوار ہونے والو دریا اور بھرنے والو اسکے اور اے جزیرو وہان کے رہنے والو
ناہموار ہوگا بیابان اور اسکے شہر گھر دون مین اتریگا قیدار تسبیح کرو اے رہنے والو کرھے کے پکارینگے پہاڑون پر کرینگے پروردگار کی
بزرگی اور اسکی تعریف کی خبر دینگے جزیرون مین خداوند جبار کا سا ہی نکلیگا جنگی آدمی سا اضطراب مین لاویگا غیرت
کو پکاریگا اور آواز کریگا اپنے دشمنون پر غالب آویگا انتہی دیکھئے پہلے ترجمے مین لفظ احمد جو نام مبارک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صاف لکھا تھا دوسرے ترجمے مین خاطر خواہ عبارت مین تغیر اور تبدیل اور کم و بیش کرکے بجائے لفظ
احمد کے تیمجد اسمہ یعنی بزرگ ہوگا نام اسکا لکھا تیسرے ترجمے سے تو اس جملے کو نکال ہی ڈالا لیکن باوجود اس

کمی نہ پائی کہ ان نصون مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بشارتین ملین اسلیئے کہ تمام امتون کے لیئے زمین پر آئے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے کسی نبی نے حکم نہ نکالا اور آپنے ریاست کی بہی اور مکہ جو زمین کا اونکے نانی وہان
سے بزرگی پائی اور جنگ مین کفار کو شکست دینی اور دلیرانہ غیرت سے جہد کرنا اور اعدا دشمنون پر
آپکا مشہور ہی اور عربستان جو ایک جزیرہ ہی وہان لوگ آپکی شریعت کے منتظر تھے اور اللہ صاحب نے آپکو تمام
گروہون کا عہد گردانا تھا اور قیدار نام ہی اسمعیل علیہ السلام کے بیٹے کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی کی اولاد مین ہوئے
لگے کہ پہاڑون پر ہی تسبیح آپ ہی کی امت کرتی ہی اور مکہ کی زمین گرتے ہین یہی اسکے لوگ پہاڑون پر سے
پروردگار کو پکارا کرتے ہین اور جنگی آدمی سا سوا آنحضرت کے اشعیا علیہ السلام کی نبوت کے بعد کون نبی نکلا اور
بشارتین مسیح کی شان مین کیونکر ہو سکین کہ اسنے تو تمام امتون کے لیئے نہ حکم نکالا تھا نہ ریاست کی تھی نہ جنگ
سے کسی کو شکست دی تھی نہ دلیرانہ غیرت سے دشمنون پر حملہ کیا تھا نہ قیدار کی اولاد مین تھا نہ اپنی قوت سے
دشمنون پر غالب تھا نہ جنگی آدمی سا نکلا تھا نہ اسکے آنے سے پہاڑون پر کچھ بھی تسبیح ہوئی بلکہ ہماری
انجیل مین [illegible] لکھا ہی کہ ہمیشہ کہا مین مخصوص نبی اسرائیل کا ہی ہون [illegible] ان بشارتون اور بھی بہت سی بشارتین
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہماری کتابون سے لکھی جاتی ہین دیکھیئے توریت کے سفر الاستثنا کے اٹھارہوین باب کی پندرہوین
سطر مین لکھا ہی یہوہ تیرا خدا تیرے لیئے تیرے درمیان سے تیرے ہی بھائیون مین سے تجھ سا ایک نبی قائم کریگا اسکی طرف
کان دھریو چنانچہ حضرت مدینے کے رہنے والے نبی اسرائیل کے درمیان نبوت پر کھڑے ہوکے انکو دعوت کی اور نجات کی راہ
بتلائی اور کئی سعادتمند ایمان سے مشرف ہوا اور بنی اسرائیل بنی نضیر اور بنی قریظہ اور بنی قینقاع اور یہود خیبر تھے
اور اٹھارہوین سطر مین لکھا ہی کہ مین انکے لیئے انکے بھائیون مین سے تجھ سا ایک نبی قائم کرونگا اور اپنا کلام اسکے
منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اسے فرماونگا وہ انسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ
میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو مین اس سے مطالبہ کرونگا انتہی ان بشارتون مین نبی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی ذات ہی اسلیئے کہ بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسمعیل ہین اور بنی اسمعیل مین سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور کوئی دعوی نبوت کا کرکے معجزون کے ساتھ ظاہر ہوا اگر بنی اسرائیل کا نبی مقصود ہوتا تو لفظ انکے بھائیون مین سے نہ لکھتا بلکہ
انہون مین سے کہتا تمام نصرانیون جو اس سے مراد عیسی علیہ السلام لیتے ہین یہ بے دلیل بات ہی کیونکہ بنی اسرائیل مین موسی علیہ السلام

کے بعد بنی سے انبیا جیسے یوشع اور شمویل اور داؤد ہوئے انکے تو آن سبھوں کو چھوڑ کے تمہارے مسیح کو لینا نہیں ہو سکتا اور
سوائے اسکے اس بشارت سے ثابت ہی کہ جو کوئی اسکی نہ سنیگا تو ہلاک ہو جاویگا اس سے ایک یہہ معلوم ہوتا ہی
کہ نبوت اس نبی کی علی العموم ہے اور ویسا ہی کوئی نبی محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا جو دعوت اسکی عام ہو نہیں آیا
مسیح کی نبوت تو بنی اسرائیل پر مخصوص تھی چنانچہ متی کی انجیل کے دسویں باب کی پانچویں سطر میں لکھا ہی عیسیٰ نے ان
بارہوں کو حکم کرکے بھیجا اور کہا کہ تم عوام کی طرف نجانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہونا بلکہ بتخصیص اسرائیل کے
گھر کے گم شدہ گوسفندوں کی طرف جاؤ انتہی اور پندرھویں باب کی چوبیسویں سطر میں لکھا ہی میں سوا اسرائیل کے
گھرانے کے گوسفندوں کے جو گم شدہ ہیں کسی پاس نہیں بھیجا نہیں گیا انتہی دوسرا یہہ کہ اس نبی کا دین نمانے تو ہلاک ہو جاوے
یہہ بات مطابق موسیٰ کی شریعت کے ہی یوشع بن نون کے سفر کے پہلے باب کا فقرہ دیکھو تو تمہارے مسیح کے دین کو کسی نے
نمانا تو اسے ہلاک کرنا اسکے دین میں درست نہیں بخلاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے جو کوئی اسے نمانے
سرکشی کرے تو اسکو ہلاک کرنا ہی علاوہ یہہ کہ اس بشارت میں ثابت ہی کہ موسیٰ علیہ السلام سا ایک نبی قایم ہوگا
اگر تم توریت کے ان دونوں فقروں کو تمہارے عیسیٰ کے حق میں بزور ٹھہراؤ تو یقین ہی کہ اسکے حق میں نہیں ٹھہر
سکتے کیونکہ موسیٰ خدا کا نبی اور اسکا بندہ اور عیسیٰ تمہارے ہی قول سے خدا کا بیٹا بلکہ خود خدا اور موسیٰ صاحب
شریعت اور عیسیٰ اپنے ہی قول سے جو وعظ کوہ زیتون میں فرمایا ہی توریت کا حکم تابع اور موسیٰ کے دین میں جہاد اور
قصاص و حد اور تعزیر اور تمہارے عقیدے میں عیسیٰ کے یہاں یہ سب نہیں بلکہ جو چاہے سو کرے عیسیٰ کو خدا مان لو
تو بیڑا پار ہی اور موسیٰ نے دس وصیتوں میں توحید اور اعمال صالحہ کو راہ نجات مقرر کیا ہی چنانچہ تمہاری انجیلوں
میں بھی اس بات کی گواہی ہی اور تمہارے زعم میں راہ نجات تین خدا کہنا اور عیسیٰ کا قربان ہو جانا ہی اور اعمال صالحہ
فرض کفائی کے سے ہیں جا ہو کر دیا ہو چھوڑ دو کیونکہ عیسیٰ کا قربان ہو جانا کافی ہی قربان جاؤ ایسے عقیدے پر
اور موسیٰ ماں باپ سے پیدا ہوئے اور عیسیٰ بن باپ ایسی اور بھی باتیں ہیں کہ جن سے تمہارے عیسیٰ موسیٰ کے مثل نہیں
ہو سکتے مگر صاحب شریعت و صاحب کتاب ہونے اور توحید و اعمال صالحہ او بہت سی نبوت و شریعت کی
خصوصیات میں محمد مصطفیٰ خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام کے مثل ہیں پھر ان دونوں فقروں سے مراد آنحضرت
ہی ہیں چنانچہ اسکا بیان آگے بخوبی مذکور ہوگا اور سفر التکوین کے انچاسویں باب کی دسویں سطر میں لکھا ہی

یہودا سے ریاست کی چھڑی نہ جاتی رہیگی اور نہ موسوی وضع کرنیوالا اسکے نسل سے جاتیگا جب تک شیلو نہ آوے اور قومیں اسکے پاس جمع ہونگی
اپنا گدھا انگور سے اور اپنی گدھی کا بچہ کرم سے باندھکر اپنے کپڑے شراب میں اور اپنی پوشاک انگور کے لہو میں دہوتا ہے
اسکی آنکھیں شراب سے لعل ہونگی اور اسکے دانت دودھ سے سفید ہونگے انتہی اس عبارت کو ایک عربی ترجمے میں جو ۱۸۴۴ میں چھپا ہے
یوں لکھا ہے کہ لا یزول القضیب من یہوذا والمدبر من فخذہ حتی یجیئ الذی لہ الکل اور دوسرے
ترجمے میں جو ۱۸۱۱ میں چھپا ہے یوں لکھا ہے کہ لا یزول القضیب من یہودا والرسم من تحت امرہ الی ان یجیئ الذی
ھو لہ الذی تجتمع الیہ الشعوب الخ سو جو تو اس شیلو سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہیں کیونکہ ان کے مبعوث ہونے
سے نبوت بنی اسرائیل سے جاتی رہی اور قومیں ان کے پاس جمع ہوئیں اور انکی آنکھیں سرخ اور دانت سفید تھے چنانچہ مشہور و معروف ہے اور
مسیح مراد ہرگز نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ تو بنی اسرائیل سے تھا پھر اسکے آنے سے نبوت بنی اسرائیل سے کیونکر جاتی رہی اور مسیح
پاس [illegible] ہوئی اور نہ [illegible] آج تک کچھ قومیں جمع آئیں اور نہ اسکی آنکھیں لال تھیں کرکے تمہاری کتابوں میں بیان ہوئی
اور شیلو کے معنے کی تفصیل یہ ہے کہ شیلو ایک عبرانی بات ہے اسکے معنے پورے نہیں معلوم ہوتے بعضوں نے اسکو [illegible]
ہی شی لو سے اسکے ترکیبی معنے یوں بتلاتے ہیں وہ کہ جسکو ہی یا وہ جسکو ہوگا اور بعضوں نے اس لفظ کو مشتق شلہ سے
جسکے معنے آرام یا چین کرنا اور معانی مجمع کے یعنے ستر عالم یہود کے جنہوں نے اتفاق سے اپنے توریت کی تصحیح کی ہے
سوا انکے ترجمے میں اس فقرے کا مضمون [illegible] کا لفظ یوں پڑھا گیا ہے اسکے آنے تک کہ جسکو وہ
اور بعضوں نے اس فقرے کے معنے یوں کئے ہیں کہ عصا جاتا رہیگا یہودا سے جب تک [illegible] آوے [illegible] جس سے تعلق رکھتا ہے اور بعضوں
نے یوں لکھا ہے صلح کرنے والے کے آنے تک یا امن و امان کر دینے والے کے آنے تک یا صلح کے آدمی تک [illegible] اور یہودی اپنے
ملک اور بعضوں نے لکھا ہے کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ عصا جاتا رہیگا اسکے آنے تک یا اسکی [illegible] یہودیوں کی حکومت
بالکل جاتی رہیگی [illegible] اور بعضوں کی [illegible] یہود کے اگلے علما اس عبارت کو اپنے مسیح بادشاہ کے حق میں سمجھتے ہیں جسکا انتظار
کرتے ہیں چنانچہ [illegible] ترجمے اور [illegible] سے سفر الخلیقہ کی [illegible] دیکھو [illegible] ظاہر
ہے کہ یوسف نجار کے بیٹے کے آنے پر دلالت واضح نہیں سو واسطے کسی انجیل میں اس فقرے کو تمسک کیا ہے
انجیل نویسوں نے نہ پولس رسالہ نویس نے اسیطرح پطرس نے اپنے رسالے میں نہ یعقوب نے نہ یوحنا نے نہ اعمال الرسل
والے نے لیکن اب کے کرسٹان جو [illegible] کہتے ہیں کہ انکے اگلے لوگوں کے وقتوں تک یہودیوں کی سلطنت

نہیں گئی تھی اسواسطے انہوں نے اس فقرے کی سند نہیں پکڑی ہے جب انکی یاد فرمایا چاہی تو ہم اسکو دلیل مانیں جب
انکا یہہ بھی معلوم ہوا کہ تمہارے اکابر اور تم دیکھا نجوم ہو لا کرتے سو اگر وے وحی الہی سے لکھے ہوتے تو یعقوب علیہ
السلام کے اس قول کو البتہ مانتے جب ایسا نہیں تو ویسا بھی نہیں یا منسوب ہو چکے دیکھو تو یہہ بشارت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے آنیکی ہی کیونکہ سبط یہودا اور ان سے علاقہ رکھنیوالے بنی اسرائیل کی چھوٹی بڑی حکومت اور دینی
خواہ شرعی سب انکے سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے موقوف و منسوخ ہو گئی اور انکے ہاتھ میں کسی طرح کی
حکومت کا عصا نہ اپنے قضا او [illegible] کی قدرت [illegible] نصاری کے اتفاق سے یوسف نجار کا
بیٹا ہوا [illegible] اور انہیں کے قول سے ملک الیہود اور حاکم مطلق اور نبی مطلق ہی وہ ہو گیا اسکی الوہیت کے ثبوت کے
میں بس وہ شخص حاکم بھی ہو دائمی اور نبی ہو دائمی ہوا اور اسکے ہونے سے حکومت و نبوت یہودا کے گھر سے ٹلی نہیں
حالانکہ شیلو کے آنیکی تاثیر یہہ تھی کہ یہودا سے حکومت و نبوت جاتی رہے یہہ شرط ہے جسکے آنے میں پائی جاوے سو وہ
ہی شیلو ہی موعود ہی اسواسطے یوسف نجار کا بیٹا شیلو موعود نہوا بلکہ شیلوی موعود محمد ہو صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جسکے آنے سے حکومت و نبوت چھوٹی بڑی یہودا کے گھر سے جاتی رہی اور اولاد کا دین منسوخ ٹھہرا
اور دین محمد ہوا اور اسکو غلبہ کلی حاصل ہی اور جتنے معنے شیلو کے جو آگے مذکور ہو چکے ہیں وہ سب کے
سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آسکتے ہیں اور سفر الاستثنا کے تینتیسویں باب کے دوسرے فقرے میں لکھا
ہے موسی نے کہا کہ یہوہ سینا سے آیا اور ساعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے آن پہونچا دس ہزار قدسیوں کے
ساتھ آیا اور اسکے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت انکے لئے تھی وہ قوموں کے ساتھ کمال اخلاص سے محبت رکھتا ہے
اسکے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں اور وے تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے ہیں اور تیری باتوں کو قبول کرینگے انتہی موسی علیہ
السلام پر تجلی ہوئی تھی سو پہاڑ کا نام سینا ہے در شام کے ملک میں عیسی علیہ السلام عبادت کے لئے بیٹھے تھے سو اس پہاڑ کا نام
ساعیر ہے اور مکہ معظمہ کا نام فاران ہی فاران کے پہاڑ پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی اتری اللہ تعالی سینا سے آیا یعنی
موسی پر توریت نازل کی اور ساعیر سے طلوع کیا یعنی عیسی کو توریت کے احکام کی تعلیم دینی ہی اور فاران کے پہاڑ سے
ظاہر ہوا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے اور دس ہزار مقدسوں سے مراد صحابہ ہیں اور آتشی شریعت محمدی کی
ہی کیونکہ آپ پر جو کلام اللہ اترا ہی اسمیں اور حدیثوں میں آتش دوزخ کا بیان اور اس سے بچنے کا حکم او [illegible]

امر پر آتش دوزخ کی وعید آدہی جیسا کہ تحریم کے چھٹے سورہ میں یہ آیت ہی قوا انفسکم واہلیکم
نارا اور ایسی بہت ساری آیتیں ہیں گویا شریعت محمدی آتش دوزخ سے ڈرانے اور اس سے بچنے کی تاکید
اور خلق محمدی بھی مشہور ہی جیسا کہ چوتھے جز کے سورہ آل عمران میں یہ آیت ہی کہ فبما رحمة من اللہ لنت لہم
ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک فاعف عنہم واستغفر لہم وشاورہم
فی الامر الایہ اور گیارھویں سورہ توبہ کے آخر میں یہ آیت ہی لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز
علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم اور بہترویں مزمور میں لکھا ہی ای خدا
بادشاہ کو اپنی عدالتیں عطا کر اور بادشاہ کے بیٹے کو اپنی صداقت دے وہ تیرے بندوں میں صداقت سے حکم کریگا اور
تیرے مسکینوں میں راستبازی سے پہاڑ تیری قوم کے لئے سلامتی ظاہر کرینگے اور ٹیلے راستبازی وعہ راستبازی سے
خلق کے مسکینوں کا انصاف کریگا اور محتاجوں کے فرزندوں کو بچاویگا اور ظالموں کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا جبتک کہ سورج
اور چاند باقی رہینگے ساری پشتوں کے لوگ تجھسے ڈرا کرینگے وہ باران کی مانند کاٹی ہوئی گھاس پر نازل ہوگا اور جھڑی کے
مینہ کی طرح جو زمین کو سیراب کرتا ہی اسکے عصر میں جبتک کہ چاند باقی ہی صادق راستباز پھلینگے اور سلامتی کامل ہوگی
سمندر سے سمندر تک اور دریا سے انتہائے زمین تک اسکا حکم ہوگا وہ جو بیابان کے باشندے ہیں اسکے سامنے جھکینگے اور اسکے
دشمن مٹی چاٹینگے ترسیس اور جزیروں کے سلاطین تحفے لاوینگے اور شیبا اور سبا کے بادشاہ ہدئے گذرانینگے ہاں سارے
بادشاہ اسکے حضور سرنگوں ہونگے ساری گروہیں اسکی خدمتگذاری کرینگی کیونکہ وہ نالہ کرنے والے محتاج کو اور
مسکین کو اور اسکو جو بے یار ہی بچاویگا وہ دلشکستہ و محتاج پر ترس کریگا اور محتاجوں کی جان بچالیگا وہ انکی
جانیں جور اور جفا سے بچالیگا انکا خون اسکی نظر میں گراں بہا ہوگا وہ جیویگا اور شیبا کا سونا اسے دیا جائیگا
اسکے حق میں سدا دعا ہوگی ہر روز اسکی مبارکبادی کیجائیگی اسوقت ایک مٹھی بھر دانے جو زمین میں پہاڑوں کی چوٹیوں
پر گرینگے تو انکے پھل لبنان درخت کی طرح جھمر جھمر اوینگے اور شہر کے لوگ سبزہ زار کی مانند پھلینگے اسکا نام ابد تک باقی
رہیگا جبتک کہ آفتاب رہیگا اسکے نام کا رواج ہوگا لوگ اسکے باعث مبارک ہونگے ساری قومیں اسے مبارک کہینگی
انتہی یہہ فرمودہ داؤد ابن یسی علیہ السلام نے اسوقت فرمایا جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنا جانشین بنایا اور زبور کے
شارحوں نے کہا ہی کہ اس مزمور میں بادشاہ و بادشاہ زادے سے مراد سلیمان ہی نہیں کیونکہ وہ بادشاہ بھی

ہوتے ہیں عبرانی میں اس طرح کا استعمال صحیح محاورے میں آیا ہے اور اس زبور میں داؤد علیہ السلام نے جو صیغے برتے ہیں وہ بہ
معنی استقبالیہ ہیں چنانچہ عبرانی توریت سے ظاہر ہے اور سن سترہ سو چھبیس کی چھاپی ہوئی عربی ترجمہ
سے زبور کے بھی یہ بات پائی جاتی ہے لیکن ایک جماعت کرستانوں کی کہتی ہے کہ یہ زبور سلیمان کے حق میں
بالعرض اور اپنے یوسف نجار کے بیٹے کے حق میں بالذات ہے کیونکہ سلیمان یوسف نجار کے بیٹے کا قالب تھا یعنی
سانچا تھا اسیطرح ملکی صادق کو اور یوشع بن نون کو اور شمعون زاہد وغیرہ کو بھی اپنے خیال خام سے یوسف
نجار کے بیٹے کے قالب سمجھے ہیں سو اسواسطے ہم کہتے ہیں کہ اگر اس زبور کو کرستان لوگ سلیمان پر سے اتار کے
اپنے یوسف نجار کے بیٹے پر جماتے ہیں سو یہ دعوی بے دلیل ہے کیونکہ اسمیں کوئی ایک صفت ان صفتوں میں سے پائی
نہیں جاتی بلکہ ہم اسکو بجوڑ کے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جما سکتے ہیں اسواسطے کہ یہ سب اوصاف محمد صلی
اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہیں تو آپ ہی مراد ہو سکتے ہیں کیونکہ خود بادشاہ تھے اور فضل اور اسمعیل کے
وقت پشت در پشت سردار زادے چلے آتے ہیں ٥ در اصل البشر کرم رستم قدیم است + کریم ابن الکریم ابن الکریم
است + اور یوحنا کی انجیل کے چودھویں باب کی سولویں فقرے میں لکھا ہے میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا
اور وہ تمھیں دوسرا فارقلیطا دیگا جو ابد تک تمھارے ساتھ رہے یعنی روح صدق جسے دنیا قبول نہیں کر سکتی کیونکہ
اسے دیکھتی نہیں اور نہ اسے جانتی ہے لیکن تم اسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمھارے ساتھ رہتا ہے اور تم میں ہووگا اور
چھبیسویں فقرے میں لکھا ہے میں نے یہ باتیں تمھارے ساتھ ہوتے ہوے تم سے کہیں لیکن وہ فارقلیطا روح قدس جسے
باپ میرے نام سے بھیجیگا وہ تمھیں سب چیزیں سکھلائیگا اور سب چیزیں جو کچھ کہ میں نے تمھیں کہا ہے تمھیں یاد
دلائیگا اور پندرھویں باب کے چھبیسویں فقرے میں لکھا ہے جبکہ وہ فارقلیطا جسے میں تمھارے لیے باپ
کی طرف سے بھیجونگا یعنی روح صدق جو باپ سے نکلتا ہے آوے تو وہ میرے لیے گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے
میرے ساتھ ہو اور سولویں باب کے ساتویں سطر میں لکھا ہے تمھارے لیے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں فارقلیطا تم پاس نہ آویگا
پر اگر میں جاؤں تو میں اسے تم پاس بھیجدونگا اور وہ آ کے دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم سے ملزم کریگا گناہ سے اسلئے کہ وے مجھ پر
ایمان نہیں لاتے راستی سے اسلئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے حکم سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے میری
بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمھیں کہوں پر اب تم انکی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح صدق

آوے وہ تمھین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھ وہ سنیگا سو کہیگا اور وہ تمھین آیندہ کی
خبرین دیگا اور وہ میری ستائیش کریگا اسلئے کہ وہ میری چیزون سے پاویگا اور تمھین دکھاویگا سب چیزین جو باپ کی
ہین میری ہین اسلئے مین نے کہا کہ وہ میری چیزون سے لیگا اور تمکو دکھاویگا انتہی دیکھئے مسیح علیہ السلام نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی کیسی بشارتین دی ہین کہ پارقلیط یونانی لفظ ہی اسکا معنے وکیل اور شفاعت کنندہ اور تسلی دینے
والا اور معزی اور مجد اور خلاصی دینیہارا اور پیغامبر لکھا گیا ہی اور مسیح کے بعد دوسرا پیغمبر سوا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے کوئی نہین آیا اور انکی عزت جہان پر تھی اور انہون نے مسیح کی نبوت اور کنواری کی بیت سے اسکے
پیدا ہونے اور یہودیان اسکی ایمان نلانے سے گنہگار بن جانے اور سچائی پر اسکے آسمان پر جانے کی گواہی دیکر اسکی
نبوت کے منکرون کو اور اسے مار گیا کہنے والون کو ملزم کیا اور اسکی ستایش کیا غرض مسیح سب باتون کی سچائی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے جہان پر آشکارا ہوئی اور مسیح نبی برحق تھہرا اور اگر نہ ہوتے یہودیون نے تو اسکو نعوذ
باللہ زانی وساحر بنادیا تھا اور گمراہ نصارون نے معبود باطل اور شریک الوہیت خیال کیا تھا ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی امت کو سب چیزون کی کامل تعلیم کی اور حکم احکام فرما چلے اور قیامت تک ہونیوالی چیزون کی خبر دی
اور دین انکا ابد تک ہی کہ بعد انکے دوسرا پارقلیط نہ آئیگا پس معلوم ہوا کہ دوسرے پارقلیط سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہی مراد ہی لیکن وہ جو سولوین باب کے ستروین فقرے کے آخر پارکلیتا کی بابت حواریون کے مخاطبہ مین یون لکھا ہی کہ
لیکن تم اسکو جانتے ہو کیونکہ وہ تم مین رہتا ہی اور تم مین ہوگا سو بے حاصل بات ہی کیونکہ جس بیچ جو حاضر ہوا کرتا ہی
انھین مین پھر اسکو بھیجنا تحصیل حاصل ہی کہ اسیطرح نہین مین اسکا آیندہ ہونا بھی شاید کہ یہ باتین نصارون کی خود
تراشی ہی کیا پہلے لوگون کے سوا دوسرا پارکلیتا ہونے پر دلیل بن سکے اور تمھارا یاد رہی لوگ اس مقام مین ابلہ فریبی سے
اپنے ہم دینون کو سمجھاتے ہین کہ مسیح آسمان پر گئے بعد آتش کا زبانہ جو نظر آیا تھا چنانچہ اعمال الرسل کے دوسرے باب کی ابتدا مین
مذکور ہی کہ جب عید اسبوع برابر آپہنچی وے سب بالاتفاق اکٹھے تھے تب ناگاہ آسمان سے ایک آواز آئی جیسی بڑی شدت
آندھی کی ہوتی ہی کہ اس سے سارا گھر جسمین وے بیٹھے تھے گونج گیا اور انھین آتش کے زبانے سے متفرق دکھلائی دیتے
اور انمین سے ہر ایک پر پڑین تب وے سب روح قدس سے بھر گئے اور جنبی زبانین جیسا روح نے انھین تلفظ بخشا بولنے لگے
انتہی سو وہی پارقلیط تھا لیکن محمدیون کے روبرو یہ بناوٹ کی بات کچھ نہ بنیگی کیونکہ مسیح نے جو کہا ہی کہ تمھین

وہ بارقلیطا آویگا اسمین کہ خود بھی بارقلیطا تھا پس واجب ہوا کہ وہ بارقلیطا مسیح سا انسان کی صورت سے میدان مین
نزاع کے سامھنے ان صفتون کے ساتھ جو مسیح مذکور کر چکا ظاہر ہووے یعنے جہان کو گناہ سے اور راستی سے ملزم
کرے اور مسیح کی ستایشین بجا لاوے اور اسکے لئے گواہی دیوے اور جہان پر حکم نکالے اور سب چیزین سکھلاوے اور آیندہ
کی خبرین دیوے تا جہان پر اسکی سرداری پوری ثابت ہو انصاف کیجئے کہ اگر تشن کے زمانے مین تو یہ صفتین نہین تھین
مسیح تو کہا ہی کہ وہ تمھین سب چیزین سکھلاویگا اور سب چیزین جو کچھ کہ مین نے تمھین کہا ہی تمھین یاد دلاویگا
انتہی بھلا ہم نے قبول کیا کہ حواریان جو اس عرصہ قلیل مین اپنے کو دل بینے سے مسیح کی کہی باتون کو بھول گئے تھے سو
اگر تشن کے زمانے نے انکو یاد دلایا ہو لیکن بتلائیے وہ سب چیزون کو سکھلایا تھا سو کہان ہین تمھاری انجیل مین
مسیح کی کہی باتین اور پیغمبرون کا نسب وغیرہ بطور تاریخ کے مذکور ہی مسیح نے جو کہا تھا ہو کہ پارکلیتا تمھارے ساتھ ابد تک
رہیگا اور ہمنے اسکو روح القدس ٹھہرایا ہی خوب پس اگر یہہ بات صحیح ہی تو چاہئیے کہ تم بھی غیب کی باتین معلوم کرا دیں
کیا کرو کیونکہ بقول تمھارے حواری لوگ روح القدس کی قوت ہی سے یہ باتین کیا کرتے تھے اور روح القدس کا عیسیٰ ہونے
کے ساتھ ابد تک رہنا تمھارے ہی قول سے واجب ہی اگر یہ ہے تو مسیح کا قول جھوٹھا ہوا تو یہی اگر تم کہو کہ ہان ہمارے ساتھ ہنوز ہی
تو غیب کی باتین اور کرامتین تم مین ظاہر نہونے سے روح القدس بالیقین تم مین نہین ہو سکے واضح ہو چکا کہ پارکلیتا
روح القدس نہین بلکہ کوئی اور ہی ہو وہ وہی ہی جسکا دین ابد تک قائم ہی یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے سوا انجیلون
سے صاف ظاہر ہی کہ یوسف نجار کے بیٹے مین روح القدس تھا خصوصا جب سے کہ یحیی معمدانی کے ہاتھ سے اسنے تعمید
پائی پس یوسف نجار کے بیٹے کا ہونا حواریون کے ساتھ روح القدس کا ہونا تھا علی الخصوص کہ یوحنا کی انجیل کے دسوین
باب کے انیسوین فقرے مین ہی کہ مین باپ مین ہون اور باپ مجھ مین اور اسی باب کے تیسوین فقرے مین ہی کہ مین اور باپ
ایک ہین اور دوسری جگہہ مین ہی کہ تم اے حواریو مجھ مین ہو اور مین تم مین ہون اسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ جب وہ خدا مین ہی
اور خدا اسے اور روح القدس سے جدا نہین اور خدا اسمین ہی تو خدا مع روح القدس اسمین ہی پھر وہ حواریون مین ہی
اور حواری اسمین ہین تو اس واسطے سے خدا اور روح القدس نہین پس روح القدس کو جدا کرکے بھیجنا بے معنے اور
تحصیل حاصل ہوئی کیونکہ حال ہی محل مین ہے اور وہ محل کسی کے ساتھ ہے تو وہ حال اس کسی کے ساتھ ہو الیس روح
القدس تو بالفعل ان لوگون کے ساتھ تھا خصوصا کہ بقول کرستانون کے جب ان کو سب چیزون کا اقتدار ہو

۳ عدم علیحدگی خدا اور روح القدس

نجار کے بیتّے کی جانب سے ملی تھی تو یہ اُسی روح القدس سے اکتساب اعمال کیا کرتے تھے پھر تحصیل حاصل کیا ضرور تھی پھر روح القدس کے
بھیجنے کا وعدہ زائد محض تھا یہان سے معلوم ہوا کہ پارکلیتا روح القدس کے سوا تھا دوسری بات یہہ ہی کہ اگر کرستانون
کے زعم سے ابن تاہا بالث ثلاثہ تھا یعنے بالمعنی الذی ہم متحد مین پھر ابن نجار کا ان کے ساتھ ہونا ان تینون کا ساتھ رہنا ہوا
پھر روح القدس کو بھیجا کرنے بھیجنے کا وعدہ مہمل محض تھا یا نصاری کا عقیدہ باطل ہاتی حال وہ پارکلیتا روح القدس کے
سوا ہوا اب یہان ایک بات سن رکھیئے کہ یوحنا نے اپنی انجیل مین دو جگہہ اس جہان کے بادشاہ کا اشارہ کیا ہی ایک تو سولہوین
باب کے ساتوین فقرے مین اسکی عبادت یہہ ہی کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا الخ تو ظاہر عبارت کے قرینے سے تمام
مراد یوسف نجار کا فرزند ہی جسپر یہود کے علما اور روسانے تکفیر کا حکم کرکے سولی پر چڑھا دیا دوسری جگہہ چودھوین
باب کے تیسوین فقرے مین لکھا ہی بعد اسکے مین تم سے بہت کلام نکرونگا اسلیئے کہ اس جہان کا ارکون آتا ہی اور
اسکی مجھہ مین کوئی چیز نہین یہان ظاہر عبارت کے قرینے سے دوسرا کوئی بڑا شخص معلوم ہوتا ہی یوسف نجار کے بیتّے کے
سوا اسواسطے مکارون نے ان دونو جگہون پر شیطان کو بادشاہ اس جہان کا مقرر کیا ہی جو کسی نبی نے ایسا
نہین کہا تھا تا مبادا پچھلی عبارت سے کوئی دا آنے والا اسکو اپنی حقانیت کی دلیل ثابت کر کر شرک اور اباحت
کی گمراہی سے نکال کر ہدایت کی راہ دکھاوے تو کرستانیت کی آئین بالکل باطل ہو جائیگی اور اُنکے پادریون کی عزت
نہ رہیگی اگر وہ آنے والا شیطان ہی ہوتا تو یوسف نجار کے بیتّے کو باوجود دعوی مسیحیت و ابن اللہی بلکہ دعوے خدائی کے چلا
جانا مناسب نتھا وگرنہ آنا بے فائدہ ہوا چنانچہ بقول یوحنا کہ کہا ہی بعد اسکے مین تم سے بہت کلام نکرونگا اسلیئے کہ اس
جہان کا ارکون آتا ہی اسکی مجھہ مین کوئی چیز نہین اس کتاب کے سب نسخون سے یہان کی عبارت کا ترجمہ یہہ ہی بادشاہ اس
جہان کا آتا ہی اگر وہ شیطان ہوتا تو اسکے آنے کے وقت مین بات نکرنا اور چلے جانا کیا تھا بلکہ بہت سی باتین کرنی
اور قدم گاڑھ کر رہنا ضرور تھا اور متی کی انجیل کے اکیسوین باب کی تینتیسوین فقرے مین لکھا ہی مسیح نے کہا ایک
اور تشبیہ سنو ایک صاحب خانہ تھا اسنے انگورون کا باغ لگایا اور اسکے گرداگرد احاطہ باندھا اور اسکے بیچ کھود
کے کولھو بنایا اور برج بنایا اور اُسے مالیون کو سپرد کرکے آپ سفر کو گیا اور جب میوے کا موسم نزدیک ہوا اسنے اپنے
خادمون کو مالیون پاس بھیجا تاکہ وہ اسکے میوے لین ان باغبانون نے اسکے خادمون کو پکڑ کے ایک کو پیٹا اور
ایک کو قتل کیا اور ایک کو سنگسار کیا اسنے پھر اور خادمون کو جو اگلون سے گنتی مین زیادہ تھے بھیجا اور انھون

نے اسسے ویسی سلوک کیا آخرکار اسنے اپنے بیٹے کو ان کے پاس یہہ سمجھکر بھیجا کہ وے میرے بیٹے سے دبینگے پر مالیون نے جب بیٹے کو دیکھا تو آپس مین کہا کہ وارث یہی ہی آؤ اسے مار ڈالین اور اسکی میراث پر قبضہ کرین اور انہون نے اسے پکڑا اور تاکستان سے باہر نکالکے قتل کیا اب جو تاکستان کا صاحب آوے تو ان مالیون سے کیا سلوک کریگا وے بولے کہ ان برون کو بری طرح سے مار ڈالیگا اور تاکستان کو اور باغبانون کو جو میوے انکے موسم مین اسے پہنچاوین سپرد کریگا یسوع نے انہین کہا کیا تم نے کتابون مین نہین پڑھا کہ جس پتھر کو معمارون نے نامقبول جانا وہی کونے کا سرا ہوا یہہ خداوند کی طرف سے ہی اور ہماری نظرون مین عجیب ہی اسلئے مین تم سے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تم سے چھینی جائیگی اور ایک قوم کو جو اسکے میوے لاوے دی جائیگی اور جو کوئی اس پتھر پر گریگا کچل جائیگا پر جسپر وہ پتھر گریگا اسے پیس ڈالیگا انتہی اس عبارت مین کیا ہی بہتری بشارت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اسواسطے کہ یہان اللہ تعالی کے جناب کی تمثیل صاحب خانہ سے واقع ہوئی اور دنیا کی باغ سے اور انبیا کی خادمون سے سو قوم نے انبیا کو کچھ ایذا دی اور آخر مسیح کو بھی مارا چاہتے تھے خداوند نے تاکستان یعنی دنیا کو اورون کے سپرد کیا یعنی عرب کے لوگون کو اور جب یہہ بات تعجب کی سی تھی اسلئے اسکے دفع مین مجمع کو کہا کہ کیا تم نے کتابون مین نہین پڑھا یعنی یہہ بات مین ہی فقط نہین کہتا ہون بلکہ اگلی کتابون مین بھی ایسا ہی ہی اور جس پتھر کو معمارون نے نامقبول جانا سو اس سے مراد اسمعیل علیہ السلام ہی کیونکہ وہ ہاجرہ جاریہ کے بطن سے تھا اور بنی اسرائیل اسلئے بنی اسمعیل کو حقیر و نامقبول جانتے تھے پس خاتم الانبیا جو اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین تھا سو وہی کونے کا سرا ہوا اور یہہ محل تعجب کا تھا کہ مصری جاریہ کی اولاد مین خاتم الانبیا پیدا ہوگا سو مسیح نے اسکے دفع کے لئے کہا کہ یہہ خدا کی طرف سے ہی کچھ تعجب کا محل نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے خدا کی بادشاہت یعنی نبوت بنی اسرائیل سے جاتی رہی اور جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے آیا سو کچل گیا اور جس سے انہون نے جنگ کیا اسے پیس ڈالا تمہارے پادریون کا فریب ذاتی ہی کہ انہون نے اس بشارت کو بھی عیسی کی طرف لگا دیا ہی لیکن وہان کچھ لگاؤ نہین کیونکہ عبارت بشارت کی صاف دلالت کرتی ہی کہ وہ شخص مسیح کے زمانے کے پیش از نامقبول رہے یہود یان تو مسیح کو پیش از پیدائش کے بنی اسرائیل میں ہونے سے حقیر و نامقبول نجانتے تھے سوائے اسکے جیسے بہت سے انبیا بنی اسرائیل مین ہوئے ویسا ہی مسیح بھی نبی ہو سو یہ تو بقدر محل تعجب کیا تھا اور خدا کی بادشاہت یعنی نبوت بنی اسرائیل سے چھینی جاتی کیونکر صادق آسکتا کہ وہ بھی بنی اسرائیل سے تھا اور یہہ عبارت کہ اور جو کوئی

اس پتھر پر گریگا کچل جائیگا پر جس پر یہہ پتھر گریگا اُسے پیس ڈالیگا صاف صریح اشارہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کا اور
مخالفون کو قتل کرنے کا ہی مسیح نے تو کہا ہی کہ مین کسی کے جان کو مارنے نہین آیا اور تابعدارون کو بھی جہاد کا حکم نہین
دیا اور اس بشارت مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتین اگلی کتابون مین ہونے پر مسیح علیہ السلام بھی گواہی دیچکے
ویسا ہی تم سے مدعیون کی تغیر و تبدیل کے ہوتے ہوئے اتنی بشارتین ہمین آج موجود ہین سوائے انکے بہت سی بشارتین ہین
اختصار کے لئے ان ہی پر اکتفا کیا سبحان اللہ یہہ بھی کیا ہی عجیب و غریب معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ تم سے
دشمن دینی سخن ساز ہر زمانے مین اپنی کتابون مین خاطر خواہ کم و بیش اور تغیر و تبدیل کرتے گئے تو بھی ایسی صاف بشارتین
انکی جھانک نکلتی آتی ہین اور مسیح کی پیدایش کی خبر آدم کے زمانے سے ہوتی آئی سو صرف تمہارا دعوی ہی ہو تو کہتے
تھے کسو ساحر تھا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے مسیح کی نبوت ثابت ہوئی اور اب تمہاری کسی مقدس کتاب
مین جو عربی اور فارسی اور ہندوستانی زبان مین چھاپی گئی ہین عیسی کے نام کی بشارت بتصریح پائی نہین جاتی
بلکہ مسیح کا احوال اگلے کتابون کی بر خلاف تمہاری انجیل سے ثابت ہوتا ہی پھر کیونکر اس سند سے تمہارا مسیح مراد ہو سکے
چنانچہ متی انجیل نویس کے دعوے کے موافق شعیا کے ساتوین باب کا چودھوان فقرہ یوسف نجار کے بیٹے کی ولادت پر منطبق
ہی سو یہہ کہ عذرا حاملہ ہوگی بیٹا جنیگی اور پکاریگی عمنوئیل انتہی حالانکہ بقول اسی انجیل کے مریم یوسف نجار کی جورو تھی
اور بقول لوقا کے سارے ناصرہ کا شہر اس بات کو جانتا تھا اور یسوع کو یوسف نجار کا بیٹا مانتا عجائب یہہ کہ اس فقرے
کی نشان وقوع شعیا کے ساتوین باب مین یون ہی کہ احاز بن یوتام بن اوزیا بادشاہ آل یہودا کے زمانے مین راصین
آرام کا بادشاہ اور فاقاح بن رملیا آل اسرائیل کا بادشاہ اوشلیم پر لڑنے آئے اور اسکو لے نہ سکے وہان کے لوگ گھبرا گئے
تب اللہ تعالی نے شعیا نبی کو احاز پاس بھیجا خلاصہ پیغام نصرت اور مددگاری کی باتین تھین اور یہہ بھی فرمایا کہ تو اپنے
رب سے کوئی نشان اس نصرت کا مانگ خواہ علوی احاز نے عرض کی کہ مین نشان نہین مانگتا اپنے رب کو نہین آزماتا سخن مختصر ٢ مسغل خواہ
تب حق سبحانہ نے یہہ نشان فرمایا کہ لو کنواری پیٹ سے ہوتی ہی اور جنتی ہی ایک بیٹا اور پکارتی ہی اسکا نام عمانوئیل
القصہ وہ لڑکا بدی کو چھوڑنے اور نیکی کو لینے لگے ہی گا وہ شہر جس سے تو تنگ آیا ہی اپنے دونو بادشاہون کے ہاتھ
سے چھوٹ جائیگا الخ تاریخون سے ثابت ہی کہ یہہ عذرا اسی موجب وقوع مین آیا یعنے وہ بچہ جب تک فی الجملہ بھلا
برا پہچانے وہ ملک چھوٹ گیا ان سب تحقیقون سے ظاہر ہی کہ شعیا کے ئے فقرے یوسف نجار کے بیٹے کی ولادت

کنواری کے پیٹ سے ہونے کی پیشین خبری ہو نہیں سکتی اور انجیلوں کے بیان سے مریم کا عذرا ہونا یعنے کنواری رہنا ثابت نہیں ہوتا اور کیونکر ثابت ہو سکے کہ اس باب میں جو دعوی اشعیا نبی کے پیشین گوئی کا تھا سو محض جعل نکلا اور یوسف نجار کی جورو کا دعوی اپنے کنوارے پن میں حاملہ ہونیکے باب میں کیونکر مقبول ہو سکے کہ باوجود مرد والی ہونے کے کنواری کے پیٹ سے ہونیکے ایسا دعوی بے دلیل و گواہ کر رہی ہے اور یوسف نجار کا دعوی بھی اپنے جورو اور بیٹے کے حق میں بے دلیل نامقبول اور محل شک ہے کیونکہ اپنی جورو اور بیٹے کے فوقیت کے واسطے ایسی باتیں تراشی ہو اور اس سے عجب تر یہ ہے کہ متی نے جہاں جب یوسف نجار کے بیٹے کے ولادت کا دعوی کنواری کے پیٹ سے ہونے کا کیا ہے تہاں یہ نہیں ثابت کیا کہ یوسف نجار کی جورو سے میں نے سنتا ہے یا یوسف نجار سے میں نے سنا ہے لیکن مجرد اپنے دعوے کے طور پر لکھا نہ روایت اور سند کی طور پر یہ بھی دیکھ لو کہ نصاری کی کسی کتاب سے ثابت نہیں ہوتا کہ وہ کنواری عورت بہت سے برس اور حویلیوں میں محفوظ رہتے ہوئے بے شوہر حاملہ ہوئی جیسا کہ ترکون نے الان قوا بادشاہ بیگم کے احوال میں لکھا ہے کہ وہ بہت سے برس حویلیوں میں محفوظ و مصئون رہکے بے شوہر تین بار پیٹ سے ہوئی اور تین بیٹے جنے ان بیٹوں کو آفتاب زادے کہا کرتے ہیں چنانچہ چنگیز خونریز بھی انکی اولاد میں ہے اور متی کی انجیل کے پہلے باب کی سولوین سطر میں لکھا ہے کہ اور یعقوب سے یوسف جو مریم کا شوہر تھا اسکے پیٹ سے عیسی جسکو مسیح کہتے ہیں پیدا ہوا انتہی اور اسی باب میں لکھا ہے کہ مریم یوسف نجار سے منسوب تھی اور لوقا کے تیسرے باب کے تیسویں سطر میں لکھا ہے تب عیسی کی عمر قریب تیس برس کے ہونے لگی اور جیسا کہ گمان کیا جاتا تھا وہ بیٹا یوسف کا تھا اور وہ بیٹا ہلی کا الخ نسب نامہ اور متی کے تیرھویں باب کے چھپنویں فقرے سے ستاونویں تک لکھا ہے سو ناصرہ کے لوگوں کا قول یعنے یسوع کے ہموطن جان پہچانوں کا عقیدہ یسوع کے باب میں یہہ کیا ہے کہ یہی یوسف نجار کا بیٹا نہیں کیا اسکی ماں مریم نہیں کہلاتی اور اسکے بھائی یعقوب اور یوشی اور شمعون اور یہودا نہیں اسکی بہنیں آئین اور اسکے باب میں شک کرنے لگے پر یسوع نے انہیں کہا کوئی نبی جو اہانت ہو ہی سو اپنے ہی شہر میں اور اپنے ہی گھر میں اور وہاں بہت سے قوتیں نہ دکھلائیں انکی کم ایمانی کے سبب سے اگر یسوع مسیح سچ مچ خدا کا بیٹا ہوتا تو اس پر واجب تھا کہ دلیل و برہان سے ثابت کرے کہ آپ خدا کا بیٹا ہے نہ یوسف نجار کا اور وے بھی یسوع کی تیس برس کی عمر کے عرصے تلک تواتر سے جان گئے ہوئے کہ وہ ابن اللہ نہیں ہے ابن النجار اور وہاں اپنی الوہیت کی قوتیں بھی بہت ساری دکھلائی ہوتیں

[illegible]

کیونکہ معجزون کی قوت تو یسوع مین تھی نہ دوسرون کے ایمان مین تا اُسکی قوت سے قوی ہوا اسیلئے ضعف سے ضعیف
بلکہ ضعیف الایمان مین ہی اپنی الوہیت کی قوت کی نشانیان بتلانا بہت ضرور تھا ان سب باتون سے معلوم ہوتا ہی
کہ جب مریم حاملہ تھی تو یوسف نے مشہور کیا ہو کہ وہ اپنا ہی حمل ہی اور مریم بھی ویسا ہی کہتی ہو اسی واسطے لوگون مین
مشہور ہوا کہ وہ یوسف کا بیٹا ہی نہین تو بے سبب ایسی شہرت کیون ہوتی تھی اس صورت مین مریم کی اور یوسف
نجار کی بات کا اعتماد نرہا اسلئے کہ پہلے ایک کا نطفہ کہنا بعد دوسرے کا بولنا صریح جھوٹ ہی اور یہان سے
یہہ بھی مشہور ہوا کہ مریم حمل تھہرنے کے وقت یا تھہرنے بعد کنواری تھی یا نتھی پھر مسیحیون نے جو کہا کہ وہ کنواری کا
بیٹا ہی سو انہون نے فقط طرفداری کی بے اصل طرفداری تمھاری ہی قول سے قابل اعتبار نہین سوا اسکے اگر
بہت سی عورتین جنکی خبر مین جھوٹ کا کچھ احتمال نہو بیشتر از جننے کے مریم کو دیکھکر اسکی کنواری پنے کی گواہی دی
ہوتین تو البتہ وہ بات ثابت ہوتی اس طرح کا دیکھنا تو ثابت نہین پس جو یہہ کہتے تھے کہ یسوع جسکو تم الہ اور ابن
اللہ کہتے ہو سو وہ یوسف نجار کا بیٹا ہی اور اسکا ذکر اگلی مقدس کتابون مین نہین سو یہہ بات تمھاری ہی کتابون
سے راست آتی ہی اور لوقا کی انجیل کے پہلے باب کی تیتیسوین سطر مین لکھا ہی خداوند خدا اُسکے باپ داؤد کا تخت
اُسے دیگا اور وہ ابد تک یعقوب کے گھرانے کی سلطنت کریگا اور اسکی سلطنت کا انتہا نہوگا انتہی تمھارے قول سے
یسوع داؤد کے تخت پر بیٹھنا نہ سلطنت کی بلکہ بڑی ذلت و خواری سے اورشلیم مین آیا آخر مشکین باندھی جا کے
پیٹتے کھاتا ہوا تمھارے سے صلیب کھینچے جا چڑھا لٹکے گیا پس سلطنت ابدی کہان ملی شاید یسوع تمھارا مسیح
نہ تھا دیکھئے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفتین صاف صریح اگلی کتابون مین مذکور ہوئین ویسا ہی مسیح کی صفتون
کی خبر اگلی کتابون سے کسی کتاب مین مذکور نہین مگر وہی کہ کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوگا سو اسکی ولادت پر
ہرگز منطبق نہین چنانچہ آگے مذکور ہو چکا اور تمھاری ہی انجیلون کی رو سے اس کنواری کا کنواری پن جیسا چاہیے ویسا
ثابت نہین ہو سکتا پھر تمھارے مسیح کا کہان ٹھکانا اور ہمنے لکھا ہی کہ محمد اور آدمیون کے مانند پیدا ہوا اور مسیح بن
باپ کے پیدا ہوا تھا تمھارا مسیح تو بن باپ کے پیدا نہوا مگر عیسی علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے انکا اعتقاد قرآن شریف
کے طفیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بدولت ہم مسلمانون کے پاس ثابت ہوا نہ تمھارے محرف کتابون سے اور ایسے بن باپ پیدا ہونے
سے بھی انکی افضلیت لازم نہین آتی اسلئے کہ اللہ تعالے نے جیسا آدم علیہ السلام کو بے مادر و پدر پیدا کرکے اپنی

قدرت کو تبلایا تھا ویسا اسنے مسیح علیہ السلام کو بے پدر پیدا کر دکھلایا اور حوا بھی بن ماں کے پیدا ہوئی
سوا اسکے آدم وغیرہ بلکہ تھوڑے کیڑے بن ماں باپ کے پیدا ہوتے ہین چاہیئے کہ وہ سب مسیح سے افضل ہون
اور جو تمنے لکھا ہی محمد نے چالیس برس کی عمر تک تجارت مین اپنی اوقات بسر کی اور مسیح نے ۳۰ برس کی عمر مین دنیا کے
عالمون اور فاضلون سے مذہب کی باتین کین انتہی پہلے تو تمھاری یہہ گپ ہی کہ آپنے چالیس برس کی سن تک
تجارت کی ہی بلکہ آپنے ایکبار خدیجہ علیہا السلام کی نیابت سے اس تجارت کے قافلے کی سرداری کی ہی مکے سے
شام تک جاکے آیا یہہ سب پچیس برس کے سن کے اندر تھا بعد آپنے پندرہ برس ذکر الہی و عبادت اور
مراقبے اور مجاہدے مین صرف کیئے جبتلک کہ نبوت کا حکم آیا دوسرا یہہ کہ تمھاری اس بات سے یسوع کی کچھہ فضیلت
نہوی بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت ثابت ہوتی ہی کہ انھون نے چالیس برس کی عمر تک باوجود درازی
کی گفتگو نکرنے اور جاہل لوگون مین تربیت پانے اور کسی عالم فاضل کی صحبت مین نہ رہنے کے یکایک دعوی نبوت کا
کرکے ایک بے نظیر معجزہ یعنے قرآن ایسا فصیح و بلیغ مشتمل توحید و معرفت و اوامر و نواہی اور معاملون کے احکام
اور وعظ و نصیحت اور اگلے قصص اور علما کی اعتراضون کے جوابون پر لے آیا کہ جسکے مقابلے سے اسوقت کے تمام
فصحا اور علما عاجز آچکے اور اقرار کیا کہ یہہ کلام بشر کے حوصلے سے ممکن نہین اللہ ہی کا ہی اور یہود و نصاری کے
علما اپنے سوال لاینحل کے جواب سنکے ہکا بکا رہگئے اور بارہ سو پچاس برس کے عرصے مین ہزارون فصحا بلغا ہو
پر کوئی ایسا کلام نلکھہ سکا اور اسکی ایک آیت کا مضمون انجیل کی نصیحتون کو جامع ہی اور اسکی آیتون ۲ ایک ح
کو سنکر ہزارون ایمان لائے اور اپنے اپنے گھر بار جورو بچے مال متاع کو چھوڑ چھاڑ درختون کی پتیان کھا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق بنگئے یہان تک کہ جان بھی دے چکے تو اس سے حقیقۃ اور عقلا ثابت ہو چکا کہ
آپکو تعلیم اللہ ہی کی تھی اور بے شک نبی تھے مسیح علیہ السلام تو تمھارے ہی قول اور کتابون کی رو سے علما کی
صحبت مین بیٹھا اور دین کے احکام انھون سے سیکھے چنانچہ اسکی سندین آگے گذر چکین اور آخر یحیی اصطباغی
پاس جاکے اس سے بھی تعمید پا چکا پس عقل تجویز کرتی ہی کہ اپنے علم کے زور سے نبوت کا دعوی کیا ہو اور
دوائون کے خواص سے واقف ہوکے بیمارون کو چنگا کرنے لگا ہو لوگون کی تو عادت ہی کہ اپنی صحت کے
کہ بعضے مسمریزم ڈاکٹر سے بہت جمع ہوتے اور جو وہ کہے سو مانتے ہین سو انھون کو داؤ مین لاکے کچھہ دم دیکے اپنے

مسیح کو فتح الفون لیکے ثبوت رہم نبیس درا تھا ہوا مادہ جسکا لیک یعنی ربون [illegible] ہو گیا مانع
مرد ہو گیا تھا اور مسیح اس تین دن بعد رہا اسکی باتین خلاف عقیدہ حق سنکے پھر گئے اور اسکے صلیب
پر چڑھائے جانے کے روز مارے ہوا ماں [illegible] نور ہو گئے پھر یہودا دعوا کرتا ہی کہ آپ پر دا تک ہمراہ رہا دعوا کرنے
کیا لگ جانے او قتل ہونے بیہادہ نہیں یا نہیں ظاہری کہ اگر وہ ایسا نبی برحق جانتا تو کاہیکو ایسا گرفتار کرواتا او
وے سبکے دن [illegible] جاوے [illegible] الغرض ہمارے پیغمبر علیہ الصلوة والسلام چالیس برس کی عمر تک
تجارت کی تو نبوت آنے کو قبل [illegible] انجیل و تفسیری مین لکھا ہی کہ عیسی کا پیشہ تیس سال تک نجاری تھی جو اسکے باپ
یوسف نجار کا حرفہ تھا او او علیہ السلام بقول تمہارے فعل شنیع صادر ہوتے ہو نبوت مین کچھ نقصان آتا پھر
تجارت کرنے کا نقصان [illegible] سو حضرت نے خود بذات مقدس اپ تجارت کی ہر دو باتین بار تجارت کے
قافلون کے ساتھ تشریف فرما ہوا ایک بار [illegible] سن مین اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ او ایکبار خدیجہ رضی
اللہ عنہا کی تجارت کی [illegible] ہمراہ [illegible] مل کیجیے کہ سوا کلام اللہ کے لاکھون احادیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جنمین
خدا کی معرفت کے طریقے اور دین کے سارے احکام کس خوبی او استواری سے مذکور ہین او حلال و حرام کی تمیز
او قضایا کے فیصلے کے لئے کیا ہی کلی قاعدے باندھے گئے ہین سو موجود ہین آج تم بھی ان کے محتاج ہو اور اسلام
سے انکی تعلیم پاتے ہو تمہارے یسوع سے کتنی [illegible] ورق کی انجیل ہے سوا کہ جسمین کچھ دین کی باتین باقی تمام قصے
مذکور ہین یادگار نہین ہو وہ بھی تمہارے مسیح کی لکھائی ہوئی نہین او قطع نظر اس سے چند متی وغیرہ انجیل مین سب
ضروریات دین کی تعلیم بھی نہین کی کہ جہی ہو اپنے شاگردون کو کہا کہ کاتب او فریسی موسی کے تخت پر بیٹھے ہین
اسلئے سب جو کچھ وے تمہین کہین کہ حفظ کرو تم حفظ کرو او بجالاؤ چنانچہ متی کی انجیل کے تیئیسوین باب کے ابتدا
مین لکھا ہی او کبھی کہا کہ سنو بہت سی باتین ہین کہ مین تمہین کہون پر اب تم ان کی برداشت نہین کر سکتے
چنانچہ یوحنا کی سولہوین باب کی بارھوین سطر مین مذکور ہی او میان خادم آئین کرستان عجب تمہاری آنکھ عقل
ہو گئی ہر کہیں سیدھی کو الٹی سمجھتے اور کہا کہ مسیح کے تولد سے ایک ستارہ نمایاں ہوا مشرق کے قدیم لکھے سے ثابت
نہین یا بی [illegible] او جریان [illegible] معتقد ہین او اصل کرستان یہودیہ نے اشارہ کیا ہی کہ مشرق کے اہل علم مین نسبت
نا کے بعد سے جو عبارت ہی دوسرے باب کی ساری عبارت سمیت نصاریٰ کرستانون او ابیونی فرقہ کرستانون

کے نسخوں میں بابت نہیں وجود اسکے اگر بالفرض کوئی جھگڑا تو مارا اتفاقی اسوقت نکلا بھی ہو تو اس سے کچھ افضلیت
نہوئی ان اگلے ستارہ شناسوں کے خیال میں ایک نیا حادثہ ہونے کی علامت ہو سکتی تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوئے تب بھی ایک ستارہ نمایاں ہوا تھا چنانچہ اسوقت یہودیوں نے اسکی خبر دی تھی سوا اسکے کسری کی عمارت
کے دراڑ گر گئے اور بت اوندھے منہہ گر گئے اور کاہنوں نے انکی پیدایش کی خبر دی اور آسمان سے بہت بار آواز
آئی کہ محمد نبی ہی اور بہت سی باتیں ہیں کہ سیر کی کتابوں میں مرقوم ہیں دیکھ لو اور جو کہا کہ محمد نے اقرار کیا کہ مجھ میں
معجزوں کی طاقت نہیں ہی مگر عیسی مسیح کے معجزے بے شمار ہیں اسکا جواب دوسری شرط کے بحث میں گذر چکا ہے معجزے
بھی وہاں مذکور ہو گئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے مسیح وغیرہ انبیا علیہم السلام کے معجزوں سے کثرت اور اقسام کی
میں تفصیل انکی سیر کی کتابوں میں لکھی ہی یہاں مجمل انکا بیان کرتا ہوں کہ معجزے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دو قسم
کے تھے حسی یا عقلی پھر حسی تین قسم ایک تو جو چیزیں کہ انکی ذات سے خارج تھیں جیسے چاند کا پھٹ جانا اور
ڈوبے آفتاب کو باہر نکالنا پتھر سلام کرنا انگلیوں میں سے پانی نکلنا اونٹ شکایت کرنا وغیرہ ہزاروں میں دوسرے
جو انکی ذات میں تھیں جیسے نور انکی آبا و اجداد کی پیشانی پر چلا آتا تھا اور دونوں شانوں میں مہر نبوت تھی اور
انکی خلقت مبارک وصورت مقدس سے آثار نبوت کے پائے جاتے تھے تیسرے جو انکی صفات میں تھیں وہ بہت سے
ہیں جیسے ایک تو کسی نے ان سے جھوٹھ نہ سنا دینی یا دنیوی مشکلوں کے وقت میں دوسرا کوئی بد کام کبھو نکیا تیسرا
دشمنوں کے منہہ پر کبھی تلوار چلا چوتھا شفقت و رحمت امت پر بہت فرماتے تھے پانچوان سخی تھے چھٹا دنیا کو
ہیچ پوچ جانتے تھے ساتوان نہایت فصیح تھے آٹھوان اول عمر سے وفات تک ایک ہی بہتر طریقے پر رہے نوان
دنیا دارون سے نہایت بے پروائی کرتے تھے اور فقرا اور مسکینوں سے بہت تواضع سے پیش آتے تھے دسوان انکا تمام
وصفوں کے منتہا مرتبے کو پہنچے تھے جو مافوق اسکے متصور نہو سکے چنانچہ جارج سیل بھی انگریزی مترجم قرآن مجید کا
ہی سو ان اوصاف حمیدہ کا قائل بلکہ اس سے زیادہ کچھ ان حضرت کی وصف سپانہوس سے اپنے ترجمے کے دیباچہ
کے ساتویں صفحے پر نقل کیا ہی دوسرے عقلی معجزے چھ طور پر ہیں پہلا محمد امیوں میں پیدا ہوئے اور علما کی صحبت میں
نکبھو بیٹھے نہ کسی سے کچھ پڑھا لکھا اسو کا ملکہ معرفت اور علم میں ایسے منتہائے مرتبے کو پہنچے تو معلوم ہوا کہ انکو
اللہ ہی کی تعلیم ہو گی دوسرا چالیس برس کی عمر تک کبھو زبان پر اس قسم کے مسائل کا تذکرہ نہ آیا بعد یکایک

دعوی نبوت کا کیا اور فایق علم کے اور بڑے بڑے کٹھن سوالوں کے جواب با صواب کہنے دینے لگے تو یقین ہوا کہ وہ
خدا ہی کی طرف سے تھا تیس برس رسالت کا حق ادا کرنے کے لیے طرح طرح کی محنت و مشقت اٹھائی پر اپنے کام کو چھوڑا
اور محنتوں کے سبب سے عزم میں قصور نہ لایا جب دشمنوں پر غالب ہوئے اور بہت سے شہر انکی اختیار میں آئے اور لشکر بہت
سا جمع ہوا تو کچھ اپنے طور سے نہ پھرے مال و متاع کی طمع نہ کی اور انکا زہد و تقوی نہیں چھوڑا تواتر و عقل سے
انکی نبوت یقینی ہوئی اور جھوٹھوں کا یہہ حال نہیں ہوتا کیونکہ وے اپنا ڈھونگ سوانگ مچا کر دنیا کو حاصل کیا
چاہتے ہیں آخر اسکی پایہ نہیں ہو سکتی چوتھا انکی دعا مقبول ہوتی تھی اگر جھوٹھا تھا تو یہہ بات نہوتی چنانچہ یوحنا
کی انجیل کے نویں باب کی اکتیسویں سطر میں لکھا ہی اب ہم جانتے ہیں کہ خدا گنہگاروں کی نہیں سنتا پر اگر آدمی خدا پرست
اور اسکی مرضی پر چلتا ہو اسکی وہ سنتا ہی انتہی پانچواں انہوں نے غیب کی بہت سی باتوں کی خبر دی تھی سو ویسی ہی ظہور
میں آئیں چھٹا اگر نبوت انکی سچی نہوتی تو انکا دین اسقدر ترقی پا کر اتنی مدت قایم نرہتا بلکہ جلد نیست و نابود
ہو جاتا چنانچہ ابرکسیس کے پانچویں باب کی چھتیسویں فقرے سے لکھا ہی کہ ان دنوں سے پیشتر تھوداس نے اٹھکے کہا کہ
میں کوئی ہوں اور قریب چار سو مردوں کے اس سے پیوستہ ہوئے سو قتل کیا گیا اور سب جتنے کہ اسکے فرمانبردار تھے متفرق
ہوکے نابود ہوئے بعد اس شخص کے یہودا جلیلی خراج لکھانے کے ایام میں تھا اور اسکے پیچھے بڑا انبوہ جمع ہوا وہ بھی
فنا ہوا اور جتنوں نے اسکی اطاعت کی سب پراگندہ ہوئے اور اب میں تمہیں کہتا ہوں کہ ان مردوں سے حذر کرو اور
انہیں چھوڑ دو اسلئے کہ مشورہ یا یہہ کام اگر خلق سے ہی تو تباہ ہو جائیگا پر اگر یہہ خدا سے ہی تم اسے برہم نہیں کر
سکتے انتہی ویسا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی چند لوگوں نے دعوا نبوت کا کیا تھا پر ہلاک ہو گئے اور
انکے رفیقان سب پراگندہ ہوئے اور مسیح علیہ السلام کے معجزے اکثر طبابت کی قسم سے تھے یہودیاں تو کہتے تھے کہ وہ
شعبدہ باز تھا اور دوائیوں کی خواص سے آگاہ ہو کر یہہ کام کرتا تھا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے انکی
نبوت سچی ہوئی جب محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت میں شک ہو تو مسیح علیہ السلام کی نبوت کا ٹھکانا
ہی نہیں اور تم نے جو کہا محمد نے بہت سے برسوں تک لڑائی کرکے لاکھوں کو قتل کیا مگر عیسی نے کسی کی جان کو نہ مارا
سو اس سے یسوع کی کچھ فضیلت نہوئی کیونکہ جس نبی کے ہاتھ میں شریعت اور ملک و ملت کا کام سپرد ہے اسکو جہاد
کا حکم بھی ہوتا ہی جیسے موسی اور یوشع بن نون کو اور داود کو اور شموئیل پیغمبر نے بھی ملک طالوت تھانیکے

ابرکسیس یونانی لفظ ہی اسکا ترجمہ عربی میں اعمال الرسل ۱۲
مسٹر سیل کے ترجمہ انگریزی کے مقدمہ گفتگو میں دیکھ لو ۱۲

واسطے شاؤل کو بعد داؤد کو جہاد پر قایم کیا اور بھی کئی انبیا بنی اسرائیل نے بادشاہون کو جہاد کی ترغیب
کیے پھر اگر دین کے واسطے جہاد فضیلت کا کام نہوتا تو ان سب حضرتون پر خون ناحق ثابت ہوئے ہوتے یسوع صرف
کہنے ہی مین نبی تھے کوئی نئی شریعت تھی نہ ملک و ملت کا انتظام پھر جہاد بے محل کی کیا حاجت تھی یہہ کچھ فضیلت
کی بات نہین کہ بعضے اگلے نبیون نے بھی آپ جنگ کیا ہی نہ جنگ کی ترغیب کیونکہ ان کے جناب کو اسکی ضرورت
نہ تھی اور یسوع کا جنگ نہ کرنا اسی قبیل سے ہوگا شاید اللہ تعالی نے اُنکو شجاعت کی صفت نہ دی ہو کیونکہ وہ صرف
بنی اسرائیل کا نبی ہو کے آیا تھا سو جنگ کی کچھ احتیاج نہ تھی اگر کوئی ستم ظریف کہے یوسف نجار کا بیٹا تو بقول نصاری
کے ابن اللہ بلکہ ثالث ثلثہ بلکہ عین اللہ ہی پھر اگر کوئی نصرانی خدا کی بزرگیون مین بھی یہہ کہے کہ وہ جہاد کو نہین
نکلتا ہی اس مہمل بات سے جناب کبریائی کی کیا بزرگی نکلی تب کرستان کیا جواب دینگے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تو تمام متون پر حکم رانی کے لئے آئے تھے اسلئے اُن کے جنگ کے بشارتین بھی انکی پیدایش کے بشارتون کے ساتھ اگلی
کتابون مین انبیا کی مذکور ہو چکین چنانچہ آگے انکا ذکر ہو چکا ہی یہہ کیا تمہارا اندھاپنا ہی کہ ئے سب دیکھتے پڑھتے
ہوئے پھر گمراہ بن جاتے ہو دیکھئے موسی وغیرہ نے بھی کافرون سے جنگ کیا ہی بلکہ موسی نے گھرون تک پھونکدیا ہی
چنانچہ توریت کی سفر الاستثنا کے بیسوین باب کی دسوین سطر مین لکھا ہی اور جب تو قتال کے لئے کسی شہر سے
نزدیک ہو تو پہلے صلح کا پیغام کر تب یون ہوگا کہ اگر انھون نے صلح قبول کیا اور دروازے کھولدیے تو ساری
خلق جو اس شہر مین ہی تیری خراج گذار ہوگی اور تیری خدمت کریگی اور اگر وے تجھہ سے صلح نکرین بلکہ تجھہ سے
قتال کرین تو اسکا محاصرہ کر اور جب یہواہ تیرا خدا اسے تیرے قبضے مین کر دے تو وہان کے ہر ایک مرد کو تلوار کی
دھار سے قتل کر مگر عورتون اور لڑکون اور مواشی کو اس سب سمیت جو اس شہر مین ہو لوٹ لے اور تو اپنے
دشمنون کی لوٹ کو جو یہواہ تیرے خدا نے تجھے دی ہی کھائیو انتہی اور سفر العدد کے اکیسوین باب کے اکیسوین
فقرے سے پچیسوین فقرے تک لکھا ہی کہ موسی نے سیحون کا ساتھ جو اموریون کا بادشاہ تھا جنگ کیا اور اسکے لشکر
کو تلوار کی دھار سے قتل کیا اور اکتیسوین باب کے شروع سے گیارھوین فقرے تک لکھا ہی موسی نے بارہ ہزار
مردون کو مدیان کے جنگ کے لئے بھیجا اور وے وہان کے لوگون کو قتل کیا اور انھون کی ندیون اور بچون کو
اسیر کیا اور انکے مواشی اور چارپائے اور مال اور اسباب سب کچھ لوٹ لیا اور انکی ساری بستیون اور

گھرون اور کھلون کو پھونک دیا اور بتیسوین باب کی ۱۸ وین فقرے سے جو نوین ورق تک ہوا ہے جو بنی اسرائیل کو کنعان
کے باشندون کو مارنے اور انکی مورتون اور بتون کو نابود کرنے اور ان کے مکانون کو ڈھا دینے وغیرہ کا حکم
کیا ہو اسکا بیان ہے اور یوشع کی کتاب مین اسکے جنگ کا احوال مذکور ہے اور صموئیل کے اسفار مین اور انکے جنگون
کا احوال بالتفصیل سے لکھا ہی دیکھ لو اور تمنے لکھا ہی محمد نے تلوار کو بہشت کی کنجی ٹھہرائی مگر خداوند مسیح نے
خدا کی محبت کو نجات کا سبب ٹھہرایا انتہی سنو میان کچھ فہم یاد رکھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی تاکیدون
اور تفصیلون سے اللہ کی محبت کو دونو جہان کی سعادت کا اور اللہ تعالی کی قربت کا اور نجات اور حیات ابدی
کا سبب ٹھہرایا ہی کہ تمہاری انجیلون میں لکھے اسکے پاسنگ کو بھی نہین پہنچتے لیکن محبت کامل وہی ہی کہ اسکے
حکمون پر بندے جان نثار کر اپنے تئین فنا کر دیں اور یہہ نعمت اور دولت جہاد کے جو بالنفس حکم ہی جسمین
اپنے لڑکے بالے سکھ چین اعمال و متاع عیش و آرام سے ہاتھ دھو کے اقسام کی مصیبتین اٹھا کے ہزارون دشمنان
خدا کے مقابل دیدہ و دانستہ سینے کو سپر کرنا اور جان پر کھیلنا چاہیے حاصل ہوتی ہی اسلئے تلوار کو بہشت
کی کنجی ٹھہرائی خالی محبت کے دعوے کے میدان مین ہزار مرد اور نیز زن رستم و زال ہی اس نجات کی کنجی کا ساتھ
رنج و محنت دے سکتا ہی پر محمدی کلید جنت کا ساتھ مردان خدا کے بغیر کوئی دنیا کا کتا نہین دے سکتا عقل اور
فہم اور انصاف مردانہ اس مقدمے کے سمجھنے کو ضرور ہی اور تمنے لکھا ہی اور ان کی مانند محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بیمار ہو کے مر گئے مگر عیسیٰ مسیح نے خلق اللہ کے لئے اپنی جان کو کفارے میں دیا انتہی یسوع تو تمہاری کتابون میں خود لکھا
چکا ہی کہ مین صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے آیا ہون سب جہان کی نجات کے لئے آیا ہون پھر جہان کی نجات
کے لئے وہ اپنی جان کیون دے سکتا اور یہہ بات کیونکر صادق آسکتی اور فرض کیا بالفعل ایسا ہی ہو تو بھلی مسیح
علیہ کی کیا فضیلت ہو گئی کہ اگلے بہت سے پیغمبران بھی بیمار ہو کے موئے جیسے آدم نوح ابراہیم ایوب یعقوب
موسی علیہ السلام اور بعضے قتل بھی ہو گئے جیسے زکریا اور یحیی علیہما السلام لیکن اس سے نہ موسی کی بزرگی گھٹی
اور نہ یحیی کی فضیلت بڑھی اور تمہارے مسیح کے ساتھ دو چور بھی قتل ہوئے سو وہ اور وے چور کیا برابر ہو گئے تمہارا
عقیدہ تو یہہ ہی کہ مسیح الہ اور معبود اور قدرت والا تھا سو بندون کے ہاتھ سے خدا ایسا مارا پیٹا اور مدبرین
کے تدبیر و رنج اٹھاتے تک دنیا کا انتظام کیونکر ہوا اور قدرت والا تھا تو دن رات کو کیون بیقراری کی

اور کہا کہ ای باپ اگر ممکن ہو یہ پیالہ مجھ سے ٹلے یعنی جام مرگ اور ایلی ایلی لما سبقتنی یعنی ای میرے خدا ای
میرے خدا کیوں تو نے مجھے اکیلا چھوڑا کہتا ہوا الیون یعنی جان دی بسبب معتقد و الٰہ اور بدبر اور عدم قدرت والا
تھا جو کچھ بد بیکر سکا بندوں کے ہاتھ سے مارا گیا اگر وہ خدا کا بیٹا ہی تھا تو باپ کیا بے رحم تھا جو اپنے
بیٹے کو دشمنوں کے ہاتھ میں دیکھتے ہوئے اسکی فریاد کو نہ پہنچا یا الله اسکی باپ اپنے پریر نے کے ڈر سے چپکا رہ گیا نعوذ بالله
منہا اور یہہ کہنا کہ خدا نے اپنے پیارے بیٹے کو خلق کی نجات کے لیے بری ذلت سے قتل کروایا کیا بے اسکے نجات نہ ہو
سکتا تھا اور بیٹا بھی عجب تھا کہ بے اپنی جان دیے باپ سے سفارش کر کے انھوں کو نہ بخشوا سکا تھا شاید باپ کا عادی
تھا بھلا اب اسکے جان دینے سے تمھیں کچھ برائیوں اور کفر سے بچنے کا فائدہ ہو سو وہ بھی نہیں کیونکہ
تمھاری تمام انجیل میں تمھارے لئے برائیاں اور کفر چھوڑنے کا حکم مسیح نے کیا ہی اور حواریون نے بھی لکھا ہی
دیکھو مگر اب تم لوگوں نے ایک ملحدی دین نکالکے طہارت اور روزہ وغیرہ سب معاف اور حرام مردار تمام
شیر و مقرر کر لیا ہی سو کیا اعتبار تم نصرانیوں میں سے برائی کرنے والوں کو اور کفر بکنے والوں کو قیامت
کی سختیوں سے نجات ہو چکی اور اس دن کے عذاب سے مخلصی ملگئی سو یہہ بھی نہیں دیکھئے کہ متی کی انجیل کے
تیرھویں باب کی اکتالیسوین سطر میں لکھا ہی ابن آدم اپنے فرشتوں کو بھیجیگا اور وے اسکی بادشاہت میں ان
سب چیزوں کو جو ٹھوکر کھلاتی ہیں اور ان لوگوں کو جو برائی کرتے ہیں اکٹھے کرینگے اور انھیں جلتے تنور میں ڈال
دینگے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا تب راستباز آفتاب کی مانند اپنے باپ کی مانند نورانی ہونگے انتہی
اس سے صاف ظاہر ہی کہ خلق الله نیکی کرنے سے نجات پاوینگے اور گناہ کرنے سے ہلاک ہونگے اور تم نے جو لکھا ہی
کہ ابن گنہگاروں کی شفاعت کرتا ہی اور قیامت کے روز جہان کی انصاف کرنے کو آویگا انتہی جب مسیح نے
خلق الله کے لیے اپنی جان کو کفارے میں دیا تو انکی نجات ہو چکی اور شفاعت کی کچھ حاجت نہ رہی پھر اب
گنہگاروں کی شفاعت کرتا ہی اور قیامت کے دن انصاف کے لئے آویگا تو اسکا صلیب پر چڑھنا مہمل ہو چکا
یا وہ بات جھوٹھ دوسرا یہہ کہ کرسشتانوں کی اصطلاح میں یوسف نجار کے بیٹے کا صلیب پر لٹکانا کفارہ ہی اس
گناہ اصلی کا جو ماما حوا اور بابا آدم نے وہ ممنوع پھل کھانیکے باب میں رب العزت کی نافرمانی کی تھی اور اسکی
نزاع میں یہہ مقرر ہوا کہ ماما حوا اور سانپ کے درمیان اور انکی و اسکی نسل کے درمیان ہمیشہ عداوت رہے

کہنے اسکا سر کچلین اور وے انکی ایڑی کاٹین یعنے کاٹنے کا قصد رکھین گے یہہ ہوا اور انکی بیٹیون کے حمل کا بوجھ بڑھتا
جاوے اور وے درد سے بچے جنین اور وے اپنے مردون کے محتاج رہین اور مرد انپر حاکم رہین اور یہہ بابا آدم کے
ماننے مین غلطی پر اور انکی اولاد پر یہہ بلا پڑی کہ زمین پر محنت مشقت کا ٹکڑا کھاوین اور زمین سے کانٹے اگین اور جنگل
کی اگنے والی چیزین کھاوین علاوہ مرکے مٹی مین جاوین یہہ سب گناہ اصلی کے ثمرے یسوع مصلوب کے قربانی ہونیکے
بعد موقوف نہوے سب بنی آدم سے موقوف ہونیکا کیا ذکر کرستانون سے موقوف نہوے کیونکر سمجھین
کہ آدمیون کے گناہ اصلی کے کفارے مین وہ قربان ہوا اسکے سوا یہہ کہ کفارے کا قربان اسطرح دیا جاتا ہی کہ اپنا
گناہ بخشوانے والے قربان کرنیکی چیز کو اپنی نیت اور اختیار سے جناب الہی مین گذرانتے مین سو آدمیون نے
تو یسوع مصلوب کو ایسا نہین کیا بلکہ یہود کے عالمون نے اس شخص پر اقسام کے کفر کلمے ثابت کرکے دار پر چڑھایا
چنانچہ ان کلمات کفر کا ثابت کرنا ان کرستانون کی انجیل مین ملکو رہی بیتیرا ہی اور وہ قربان ہونے والا شخص
بھی قربان ہونیکے وقت بے تقصیر ملکے سب آدمیون کو اپنے قربان ہونیکی اطلاع دیکے اپنی رضا رغبت سے
قربان گاہ پر نہین گیا بلکہ مرنے کی رات کو موت کا پیالہ ٹل جانیکی التجا کی اور مخبر کو نہ آپ ہی دار کے نیچے گیا نہ اپنے
قربان دینے والون کے ساتھ بلکہ گنہگارون کی مانند پکڑا جاکے مجبور مصلوب ہوا پھر ان تینون وجہون سے کیونکر
سمجھین کہ وہ گناہ اصلی کے کفارے کا قربان ہوا اور ہمنے لکھا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین مگر عیسی قبر
مین سے جی اٹھا اور بعد چالیس روز کے آسمان پر گیا انہی سنو تو نبر مین نہ ہوا انہون نے مین فضیلت اور فضل
کی کیا بات ہی کہ ابراہیم اور اسحق اور یعقوب اور موسی علیہم السلام غیرہم سب قبرون مین مدفون ہوا اور
تمہاری ہی قول سے مسیح بھی قبر مین گر رکھا لیکن اسکے جی اٹھنے کے کوئی گواہ نہین سوا ان دو رنڈیون کے جو مسیح
کے شاگردون سے جاکر بولین کہ ہمین یوں دیکھتنے کے وقت ایک فرشتے نے کہا کہ مسیح جی اٹھا سی ادھر اسکی قبر
دیکھ لو اور اسکے شاگردون سے کہدو کہ وہ جی اٹھکے جلیل کو جاتا ہی اسے تم وہان دیکھوگے پھر مسیح بھی
راہ مین ملکے یہی پیام دیا پس ناقص العقل معتقدون کا گویا یہہ دستور قدیم ہی سو جسکو مانتے ہو دین سو مر
جاوے تو اسکے جی اٹھنے کی خبرین اطراف مین پھیلاتے پھرتے ہین چنانچہ حسین حلاج کے دار پر کھینچے بعد ان
بیوقوف معتقدون نے مشہور کیا تھا کہ وہ بغداد کے پل پر گدھا سوار ہو کے چلے جاتے تھے ہمسے ملکے فرمایا

لگے اور مسیح ورن سے کہنے لگے تھکو کیسی ذات ہیں کہتے تھا بلکہ ہر منکر کو کہتا ہی جو ہر انسبیہ بن گیا تھا جب شیطان سے ہو نو سکر دل
قول اور دین سمجھے ہیں کہتے ہیں کہ وہ سب ہیں بعضے یہاں کہتے تھے کہ وہ مر گیا جی تھے میں غرض یسوع مسلمان کی با
ھدی سے وعیسی مہدی کی بات یاری و دیو ... تھے کہ مسیح شاگردوں کو آگے سب سے ہو دنت سکی لا شرح الکیئے خانخہ تی د
انجیل کے آخری بات مذکور ہی لیس تھا ... کتاب کے ردیلے مسیح جی تھا یقین نہیں ہو سکتا پھر آسمان پر گیا تھا تو لیا ذکر ی
کیونکہ خدا جانے ان بندیوں نے سیح لیا کہ جو تھا اور وہ خبر بنے الا ہی دشمن انسان شیطان ہو سکے لیکن اسکو ان بندیوں نے غرضہ
سمجھا لیا ہو اپنی قدر اور منفعت کی طمع سے جھوٹ تمہارے یاں کہے بولیں ہوں بھلا یہ بھی کچھ بات ہے کہ ایسی بڑی چیز کو
بندیوں کی ایسی گواہی سے مان کر سلیں اگر مسیح جی سچ آسمان پر گیا تھا تو البتہ ہزاروں آدمی کے روبرو ظاہر ہو اپنی قدرت
بتلانا او سے بادشاہ کے تخت پر بیٹھکے سلطنت کرتا اور تمام جہان سے قبول کر سبب ضرب بندیوں کو بھی قسم کہانا ہو تو دن
گذرے سو جالیس روز تک چھپے رہے آسمان پر جانا کیا بات ہے یہ سبزان پر ندوم دان ... ادند

خادم ائین کرسٹان کا قول پانچوین شرط اگر اللہ تعالی انکے زمانے سے پیغمبر بذریعہ الہام سے کسی
کتاب کو نازل کرے سو تمام نبیوں کے گزرنے والے نبیوں کے کلام کو باطل اور دروغ نکرے بلکہ انکے مطابق بیان سے کچھ زیادہ سرگرا
اور مستحکم کرنے جن کی زمانے سے پیشتر ہو تھے جیسے اللہ تعالی نے حضرت آدم اور حضرت نوح اور ابراہیم خلیل اللہ سے فرمایا تھا اسکے ظاہر
سے زبونے میں بھی اسکے برخلاف بیان کیا ہو بلکہ آدم کے بیٹے تمام کی وہی مشہور ہی لیسا ہی فرمایا موسی کی معرفت سے
فرمایا تھا اور یسعیاہ کو بنایا آدم زمانے سے مسیح کے فرزند تک سے خدا نے عیسی کی تکلیف اور بار جانے کی نشانی تھی
اور جو اکثر تعلیم متقدمین خدا نے عیسی سے فرمایا کہ احکام میں ... نبوت وا انبیا کو منسوخ کرنے آیا ہوں میں منسوخ
کرنے کو نہیں بلکہ پورا کرنے کو آیا ہوں اور دوسرے مقام میں یا ہی کہ فریسی اور فقیہ موسی کے تخت پر بیٹھے ہیں اسلیے جو کچھ
تمہیں فرماویں تم اس پر عمل کرو اور پھر فرمایا ہے کہ نوشتوں کو ڈھونڈو کیونکہ تم سمجھتے ہو کہ ان میں حیات ابدی ... ہے
اور مجھ پر گواہی دیتے ہیں اور دوسرے مقام میں یون فرمایا ہے کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جا
ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز ٹل نہ ہوگا جب تک کہ سب کچھ پورا نہ ہو وا اسی طرح حضرت عیسی نے خدا کی اگلی کتابوں
قائم کہا اور انکے مطابق فرمایا اور محمد کی نسبت مثل جیسے قرآن حدیث میں مندرج ہیں اگلی کتابوں کے برخلاف ہیں جو ان سے
ہر ایک حکم کتاب کو قائم رکھا ایک قسم سے گواہی دیتا یا مگر محمد قرآن میں تیرے آگے کل ... کو جائز رکھا بلکہ سرف

قرآن ہو جانے کے عوض خدا کی کل کتابوں کا ابطال کیا نبیوں کی کتابوں میں توریت اور انجیل مقدس میں عیسیٰ کی الوہیت اور جہان کی نجات
کے لیے جہنم ہوا گناہ ہوا آدم اور ان کی اولاد اور گناہ کی بخشش کا سبب ہونا بہت سے مقامات میں لکھا ہے مگر محمد نے ان سب باتوں کا
انکار کیا اور جیسا کہ توریت و انجیل مقدس میں فرمایا گیا ہے کہ ایک ہی جورو رکھو جتنے جی چاہیں شادی کرنا روا ہے اسکے برخلاف
قرآن میں لکھا ہے کہ محمد کو بہت سی شادی کی اجازت تھی اور ہر ایک مسلمان کو چار شادی تک کا حکم ہے اور خدا نے کسی ہی کی مغفرت
کے لیے تعین نہیں فرمایا کہ آدم کی نسل اپنے اعمال کے سبب نجات پاوینگے مگر سب کے سب یہی خبر دیتے آئے کہ آنے والے مسیح کے
کفارہ ہونے سے اور اس پر ایمان لانے سے گناہ دھل جائیں اور جہنم سے نجات ہو گی اور یہی بات آدم کے وقت سے ہر ایک نبی اور
سب مقدسوں کا ایمان تھا کہ نجات پاتے آئے اور دنیا کے آخر تک پاوینگے محمد نے اسکے برخلاف قرآن میں فرمایا ہے کہ گنہگار اپنے اعمال سے یعنے
روزہ نماز حج وغیرہ سے نجات پاوینگے سو محمد کے قول سے نجات خدا کی بخشش نہیں ٹھہرتی بلکہ آدمی کے ٹھہرائے ہوئے حکموں سے
ثابت ہے کہ محمد نے خدا کے اگلے قول کے موافق بیان نہیں کیا بلکہ برخلاف اسکے انہیں باطل کیا انتہی

محمدی کا جواب

سچ ہے کہ ہر نبی اپنے آگے کے انبیا کی اور انکی کتابوں کی تصدیق کیا چاہیے پر تم نے جو کہا کہ محمد علیہ الصلوۃ والسلام نے اگلی کتابوں
کی تصدیق نہیں کی سو یہ بات سراسر جھوٹ ہے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگلے پیغمبروں کی اور انکی کتابوں کی تصدیق کیا کرتے تھے سو
قرآن کے بہت سے مقاموں میں مذکور ہے بلکہ آپ نے ان باتوں کو ایمان کی شرط ٹھہرایا ہے چنانچہ سورۂ بقر میں ہے کل آمن باللہ و
ملائکتہ وکتبہ ورسلہ کا اقرار اور تصدیق کرتا ہے اور دو تین آیتیں بھی اس بات میں بطور نمونے کے ذکر کرتا ہوں تا ہماری
سچائی اور تمہارا کذب واضح ہو جائے سو سورۂ آل عمران کی چوراسیویں آیت میں لکھا ہے قل امنا باللہ وما انزل
علینا وما انزل علی ابراھیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی
والنبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون یعنے تو کہہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو کچھ اترا ہم پر
اور جو اترا ابراہیم پر اور اسمعیل پر اور اسحق پر اور یعقوب پر اور اسکی اولاد پر اور جو ملا موسی کو اور عیسی کو اور سب نبیوں کو ان کے
رب کی طرف سے ہم جدا نہیں کرتے ان میں کسی کو اور ہم اسکے حکم پر ہیں اور یہی مضمون سورۂ بقر کی ایک سو چھتیسویں آیت میں بھی
مذکور ہو چکا ہے مگر اس میں قل کی جگہ قولوا ہے اور سورۂ مائدہ کی چوالیسویں آیت میں مرقوم ہے انا انزلنا التورۃ
فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا یعنے ہم نے اتاری توریت اس میں ہدایت اور روشنی اس پر حکم
کرتے تھے پیغمبر جو حکم بردار تھے اور چھیالیسویں آیت میں ہے وقفینا علی آثارھم بعیسی ابن مریم مصدقا لما

بین یدیہ من التوریۃ وآتیناہ الانجیل فیہ ھدی ونور ومصدقا لما بین یدیہ من
التوریۃ وھدی وموعظۃ للمتقین یعنی اور پیچھا بھیجا ہمنے انہیں قدموں پر عیسی مریم کے بیٹے کو
سچ بتاتا توریت کو جو آگے سے تھی اور ہمنے دی اسکو انجیل جسمیں ہدایت اور روشنی اور سچا کرتی اپنی اگلی توریت کو اور راہ
بتاتی اور نصیحت والوں کو اور انکا سورۃ مائدہ میں ہے وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ
من الکتاب ومھیمنا علیہ یعنی اور تجھپر اتاری ہمنے کتاب تحقیق سچا کرتی سب اگلی کتابوں کو اور سب
پر شامل سوا اسکے قرآن میں بہت سی جگہ اگلے پیغمبروں کی توصیف اور انکی کتابوں کی سچائی مذکور ہیں پس اگر [illegible]
تو جو [illegible] باتوں کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر [illegible] بہتان کیا سو انہی دینی اور عداوت دلی ظاہر کرنا ہے [illegible]
[illegible] اور تمہارے قسیسوں نے اپنی کتابوں میں بہت سی تغیر وتبدیل کی تھی اور انبیا کی عصمت اور بہت سی غلطیاں
[illegible] جو تمہاری [illegible] اسلیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تمہاری کتابوں پر اعتماد نہ کرنا اور اللہ صاحب نے ضرورت اگلے انبیا کے
[illegible] اس وقت کے مناسب بعضے احکام کو بڑھایا اور بعضوں کو منسوخ کیا تھا ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی جو مناسب جانا سو حکم فرمایا پس اس بات پر اعتراض کرنی ہرگز نادانی ہے کیونکہ حکیم مطلق کے فعل
اور رسولوں کی رسالت کا انکار ہوتا ہے اگلے نبیوں کے زمانے کے بعضے احکام منسوخہ میں سے بطور نمونے کے بیان ہوتا ہے
[illegible] آدم علیہ السلام نے فرزندوں سے بھائی اور بہن کی [illegible] تو انہوں کا نکاح کر دیتے تھے بعد اسکے وہ حکم منسوخ ہو گیا اور
[illegible] ابراہیم علیہ السلام کو حکم کیا تو اپنے بیٹے کو میری راہ میں قربانی کر تو ابراہیم علیہ السلام نے [illegible] لڑکے کو زمین پر لٹا کے ذبح کرنے
[illegible] فرشتے نے کہا کہ ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا اور اسے کچھ مت کر اور اسکے بدلے ایک گوسفند قربانی کر یہہ قصہ
توریت [illegible] کی [illegible] بائیسویں باب میں مذکور ہی اور سنیچر کا روز اگلے پیغمبروں پر حلال تھا موسی علیہ السلام نے اسکو تعطیل
کیا بعد اسکے بقول تمہارے مسیح علیہ السلام نے پھر تعطیل کو اٹھا دیا اور مرقس کی دسویں باب کے دوسرے فقرہ میں لکھا ہے کہ
[illegible] نے اسکے امتحان کی راہ سے اس سے پوچھا کہ آیا روا ہی کہ مرد جورو کو طلاق دے اسنے جواب دیا اور انہیں کہا کہ موسی نے
تمہیں کیا حکم کیا وے بولے موسی نے اجازت دی ہے کہ طلاق نامہ لکھکے طلاق دیں تب عیسی نے جواب دیا اور انہیں کہا کہ اسنے تمہاری
سخت دلی کے سبب سے تمہارے لئے یہہ قاعدہ باندھا لیکن ابتدائے آفرینش سے تو خدا نے انہیں نر اور مادہ بنایا اس سبب آدمی اپنے ماں
باپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا اور وے دونوں ایک تن ہونگے سو وے اب دو نہیں بلکہ ایک تن ہیں اسلئے جسے خدا نے

جو رانی دی جائے اور گھر میں آسکے تب اسکے شاگردون نے پھر بھی سوال کیا اسنے انھین کہا ہے جو کوئی اپنی جورو کو طلاق دے سوائے زنا کے اور دوسری سے نکاح
کر لے سو اسکا مرتکب ہوئے یعنی زنا کرتا ہی اور اگر زن بدکار اپنے شوہر سے طلاق لیوے اور دوسرے سے نکاح کرے سو زنا کرتی ہے انتہی بلکہ بعضی تقدیر
تمھارے مسیح علیہ السلام نے بھی موسی علیہ السلام کے حکم کو منسوخ کیا ہی بلکہ اگلے مومنون اور مومنات کو جو ایسا کرتے آپس میں زنا کی
گالی بھی دی ہی العیاذ باللہ اور تمھاری کتابون سے صاف ثابت ہی کہ احکام کا منسوخ ہونا اگلے پیغمبرون کے وقت بھی تھا
پھر جو تم اسکے برخلاف کہتے ہو سو اپنی کتابون کے اور پیغمبرون کے بھی منکر ہو گئے اور موسی کے وقت جو حکم کہ ابراہیم اور نوح کے تھے سو بقول
تمھارے کافر ہو گئے اور حواریون نے اصولیون کو خلال کردئیے اور ختنہ کی شریعت کو بالکل اٹھا دیا اور جمیع قسم کے قربانیون کی شرایع
کو بھی باطل کیا اور حجت بیت المقدس کی شریعت کو بھی منسوخ ٹھہرایا بلکہ تمامی شریعت موسوی کو باطل محض مان کے اپنے تابعون
کو ایسا ہی سمجھا دیا اب ذرا ان رسالون کے دیکھو لو پھر کون سے ہیں جنھین ٹھہرنا ہمارا نسخ کا ہوا اعتراض کر سکو اور جو تمنے
لکھا ہی کہ مسیح نے کہا ہی خیال مت کرو کہ میں توریت اور انبیا کی کتب کو منسوخ کرنے آیا ہون میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ
پورا کرنے کو آیا ہون اسواسطے کہ میں تم سے سچ کہتا ہون کہ جب تک آسمان و زمین زائل نہو ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے
ہرگز زائل نہو گا جبتک کہ سب مکمل نہو وے سو یہہ قول متی کی انجیل کے پانچوین باب کی سترھوین فقرے میں لکھا ہی اس عبارت
اگر نسخ کا جائز نہونا مقصود تھا تو موسی کے شرایع قربانی اور شرایع اقداس اور شرایع تطہیر اور ختنہ اور وہ دوا دواری کا
منع تمھارے دین میں کیون منسوخ ہی اگر تم ان سب چیزون کا منسوخ کے قائل نہو تے ہو تو پھر ان وقتون کو اپنے کو اس سلسلہ
جانا ہی تو ملحد اور ملعون ابدی ہو لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ حکایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے ابطال پر اور نسخ
کے جائز ہونے پر دلالت نہین کرتی بلکہ اسمین یہ بات کا اشارہ ہی کہ آیندہ توریت کے احکام منسوخ ہونگے کیونکہ تمھارے مسیح نے
یون کہا ہی کہ میں توریت کو منسوخ کرنے نہیں آیا یون اس عبارت سے یہ نہین پایا جاتا کہ کوئی نبی اپنے بعد اسکو منسوخ نکریگا بلکہ اس سے
یہہ مفہوم ہوتا ہی کہ آپ منسوخ کرنے نہین آیا پر اپنے بعد دوسرا نبی جو آویگا سو اسکے احکام کو زائل کریگا اور مسیح کا یہی ارادہ
ہونے پر وہ عبارت صاف دلالت کر رہی ہے اس لئے کہ مسیح نے توریت کے احکام زائل ہونے کا انتہا وقت اسکے مکمل ہونے تک بیان
کیا ہے اور یہہ بھی کہا کہ اب پورا کرنے کو آیا ہون پس ثابت ہوا کہ مسیح کے آنے سے بلا شبہہ توریت کے احکام کامل و مکمل ہو
پھر جائز ہی کہ اسکے احکام زائل بھی ہو جاوین نہین تو مسیح علیہ السلام کا قول جھوٹھہ ہوا جاتا ہے کہ جسکا یہود
و دنیوی کے علما ملت براہیمی اور ذریت موسوی کو غلط ملط کر ڈالنے کی تہمت دیتے اور اسرائیل کے دس قبیلے محترم

ہین یہ کے سبب سے اور کرستانون کے فرقے معنوی بت پرستی پھیلائی یعنی یوسف نجار کے بیٹے کو خدا یا خدا کا شریک یا اسکا بیٹا
ماننے کے طریقے پھیلائے اسکو یوحنا اس سے مرادین مانگنی اپنے تابعون کو سکھلائے علاوہ بت پرستی صوری یعنی یسوع کی اور مریم
اور انکے رفیقون کے تصویرین یا پتلے بت کے سے ٹھہرائے اور صلیب کو بت جو مین بنانے کی علت سے اور تمام بت پرستی
کو جہان مین مروج رکھنے کی جہت سے ایک پیغمبر جو ان چیزون کو برطرف کرکے ایک تازی شرع قایم کرے اللہ کی طرف سے لازم
ہوا ظہور تھا سو اللہ نے بھیجا جنکا نام محمد احمد محمود عربی قرشی ہاشمی مکی مدنی صلی اللہ علیہ وسلم سو آپ جو شرع
الہی آدم کے وقت سے آج تک چلی آئی ہین سو اللہ کے حکم سے اوسط درجے پر اچھی وضع پر بہتر طور پر بعون اللہ تعالی جاری
کیا اسکے ضمن مین کسی شریعت کی افراط و تفریط موقوف ہو جاوے کچھ مضایقہ نہین کوئی کسی کا اسکو خلاف سمجھنا ضرور نہین
کرنا اسکی مثال ایسی ہے جیسا آفتاب کا نور دنیا اگرچہ اس مین کسیکو کچھ نقصان بھی ہو لیکن فایدہ عام ہے اسیطرح بہار کا
آنا اور مینہہ کا برسنا اگر بعضون کو ضرر دیتا ہے کچھ مضایقہ نہین کہ نفع عام انکا نہایت ہے اور جو متی نے لکھا ہے کہ مسیح نے کہا
کہ فریسی اور کاتب موسی کے تخت پر بیٹھے ہین اسلئے جو کچھ وے تمہین فرماوین تم ان پر عمل کرو [illegible] متی کی انجیل کے تیئسوین باب
۳ اور کاتب لوگ ۴ کی دوسری فقرہ مین ہے یہ تمہاری گمراہی پر دلالت کرتی ہے کیونکہ فریسی لوگ۳ تو تمہارے دین کے واضعون کو شرایع اقدس اور شرایع
لطیفہ اور شریعت ختنہ وغیرہ فرمایا کرتے اور مردار خواری وغیرہ سے منع کرتے چلے آئے پھر ان کے برخلاف تمہارے آئین کے اختراع کرنے
والون نے کیونکر سنت کچھ چھوڑ کر جہاں مردار خواری اختیار کی معلوم ہوا کہ داود اور تم عیسی کے مخالف اور ملحد ہوا اگر عیسی
نے ظاہر مین فریسیون اور کاتبون کے فرمودے پر عمل کرنے کا حکم کرکے خفیہ کیا ہو کہ احکام توریت کو منسوخ کر ڈالو
تو تمہارا دین منافقی ٹھہرا چنانچہ لوقا نے بیسوین باب کے آخر مین لکھا ہے کہ عیسی نے اپنے شاگردون سے کہا کاتبون
سے حذر کرو جو لنبے خرقون مین راہ چلنے کے مشتاق ہین اور بازارون مین سلام علیک کے اور مجمعون مین بالا
مقامون کے اور مہمانیون مین صدر جا گہون کے عاشق ہین وے بیوہ گانون کے گھرون کو نگل جاتے ہین اور دکھانے کے
لئے نمازون کو طول دیتے ہین یہی کو زیادہ عذاب ہوگا انتہی اسکے سوا وہ قول نسخ کے جایز نہونے پر کچھ دلیل نہین
ہو سکتا بالفرض اسکو نسخ جائز نہونے پر دلیل گردانئے ہو تو مسیح کی اصل رسالت مین خلل آجاتا ہے
اغلب کہ یہہ قول مسیح کا نہو کیونکہ مسیح تو حکم یہہ معلوم ہوا کہ فریسی اور کاتب جو کہین سو اس پر عمل کرو
حالانکہ فریسی لوگ لقب یسوع کو ساحر اور جھوٹا رسول بھی کہتے تھے تو ضرور ہوا کہ فریسیون اور کاتبون

اگر یسوع علیہ السلام ایسا کہتے ہوتے تو ... پر ارجاتی ہے ... کی رسالت ہوا ... میں تو یسوع ... [illegible]

ہوتا کہ ان کے مطابق حیات ... سمجھتے ہو کہ تم ... ڈھونڈھو کیونکہ ... کو ... فرمایا کہ ... [illegible]

نسخے ہی ... کلام بھی ... قوم ہی یہہ ... فقرے میں ... الیسوں ... باب کے ... انجیل ... [illegible]

نکار کر جاتے ... سے جو ہو دیا ... موجود رہتے ہو ... کتابوں میں ... صفت ... ای خدا ... کا یہہ علم ... مسیح ... ہو سکتا ... نہیں ... [illegible]

تعیر ... کتابوں میں ... کہ تمہاری ... جانتے ہیں ... اور ہم ... گواہی دیتی ہے ... اس بات پر ... جو دو ... عبادت ... [illegible]

شرط ... کی ... کتب ... تمہاری ہی ... سند ... بہت ... بات ... [illegible]

سے ... لکھا ہے ... باب کے جو فقرے میں ... بارھویں ... لکھ ... [illegible]

کام ... وہ ... اور ... تمہارے ... دیکھ کر اسکو کہا کہ ... ان فریسیوں نے ... تب ... لگے ... [illegible]

... کے ساتھ ... اور ان ہوں نے جو ... تھا ... جب بھوکا ... داود نے ... کہ ... پڑھا ... تم نے ... کہ کیا ... [illegible]

... وانت تھا ... کاہنوں کے ... فقط ... اون کو سو ... کہا تم اسکو اور اسکے ساتھ ... نہیں ... [illegible]

اور ... گناہ ... اور ... کرتے ... بے حرمتی ... سبت کی ... کیونکہ ... ہیکل میں ... [illegible]

... سے ... آیا تھا ... ہیکل ... یہ بھی ... لکھا ہے ... [illegible]

... نہیں ... کہا تم نے ... اسنے ... کام ... دن ... سبت کے ... شاگرد ... کے ... [illegible]

... ساتھ تھے ... کیا ... کے ساتھ ... اور ... [illegible]

... ساتھ ... جو اسکے ... اور ... تھا ... دانہ ... کو ... مٹی ... کا ہوا ... [illegible]

... اور ... تیسرے ... باب کے ... واسطے ... آدمی ... سبت کے ... ہوا ہے ... واسطے ... آدمی ... [illegible]

... لکھتے ... اسکے شاگرد ... اور ... لگا ... کھیتوں ... وہ ... ہو کے ... سبت ... دوسری ... سبتوں ... اور ... لکھا ہے ... [illegible]

... کو ... جو ... کام ... کیوں ... کیا تم ... انہیں ... فریسیوں نے ... بعضے ... تب ... شروع کیا ... کھانا ... [illegible]

... کیونکہ ... سے ... دن ... سبت کے ... شاگردوں کو ... عیسی کے ... انہوں نے ... [illegible]

... بقول ... عیسی ... کی تب ... اعتراض ... دن ... سبت کے ... خصوصا ... حرام خواری ... ایسی ... دیکھ ... [illegible]

... سفر کی ... پہلے ... یعنے ... پڑھا ہے ... نہیں ... کیا تم نے ... جواب دیا کہ ... دفع کرنے ... کا عیب ... حرام خواری ... کی ... شاگردوں ... اپنے ... [illegible]

اور لکھا ہے کہ تقدمہ کی روٹیاں اور نیز کھیں ... اور اسکے رفیقوں نے کیا کیا داؤد نے جب بھوکا تھا ... الیسوین میں
اور انھیں بھی جو اسکے ہمراہ تھے دین حالانکہ انھیں کا کہانا روا تھا مگر فقط کاہنوں کو انتہی آپ انصاف کی نظر سے دیکھیے کہ مرقس
علیہ السلام نے پہلے سفر کے اکیسوین باب میں لکھا ہی سو اسکا خلاصہ یہ کہ داؤد علیہ السلام شاؤل بادشاہ کے
ہاتھ سے اپنی جان بچا کے تنہا بھاگ نکلا تو اخیملک کاہن کے پاس بیت اللہ میں داخل ہوکے روٹیاں مانگیں اس حیلے سے کہ مجھے بادشاہ نے
خفیہ کسی کام کو بھیجا ہے اور میرے ہمراہیوں کو ادھر ادھر بھیجا ہے اور آج تین دن کا بھوکا ہوں تب اخیملک نے انکو پاک یعنی مقدس روٹیاں نذر
تقدمہ کی اپنی رضامندی سے اسکو اور اسکے ہمراہیوں کو طہارت کی شرط لیکے دین تو ان روٹیوں کو فقط داؤد نے ہی تناول فرمایا ہمراہ
کو کہاں دیا کیونکہ اس سفر میں اسکا ہمراہ تو کوئی نہ تھا پھر ہمراہیوں کو تقدمہ کی روٹیاں کھلانا داؤد پر بہتان اور تحریف ہوا
نہیں تو اور کیا ہی سو پہلے سفر کے اکیسوین باب کے دسویں اور گیارھویں درس سے ظاہر ہی کہ جب داؤد دشمن سے شاؤل بادشاہ کے
ایذا سے بھاگ آئے تو اس مقام سے جو انکے تعلق میں ہی بھاگ کے یونانیوں پر شاؤل سے جا ملا چنانچہ اسی سفر کے ... باب کے پہلے
درس سے ... وقت ملک کو ہی القصہ وہاں سے داؤد نوب کے مقام میں جو بیت ... ہی اخیملک کے پاس جا پہنچا اسنے
دیکھ کے تعجب کیا اور کہنے لگا کہ کیوں تنہا آئے اور تمہارے ساتھ کوئی نہیں داؤد نے جواب دیا کہ بادشاہ نے مجھے ایک کام فرمایا ہی اور کہا ہی
کہ کسی کو اس بات کی خبر نہو سو میں نے اپنے ساتھ کے جوانوں کو ادھر ادھر متعین کر دیا ہی اب اگر تم پاس کچھ چیز ہو تو دو پانچ روٹیاں
مجھے دو یا جو کچھ تمہارے پاس ہو سو دو اخیملک نے کہا کہ مجھ پاس ایسی روٹیاں نہیں جنکا کھانا تمہیں حلال ہو سو اقدس کی روٹیاں
کے جو یہاں ہیں اگر وے جوان آپ کے ہمراہ میں رکھتے ہوئیں خصوصاً عورتوں سے تو داؤد نے کہا کہ اگر عورتوں کی بابت کہتے ہو تو
ہم کل اور پرسوں جب سے کہ ہم سفر نکلے ہیں عورتوں سے بچے ہوئے ہیں اور جوانوں کے باسن بھی پاک ہیں اور روٹیاں ایک وجہ سے
عام ہوچلیں ہیں خصوصاً آج کے دن جو دوسری مقدس روٹیاں انکی عوض رکھی گئی ہیں اس جہت سے اخیملک نے داؤد کو
مقدس باسی کہ رکھنے کی روٹیاں دین کیونکہ وہاں کچھ روٹیاں نہ تھیں سوا ان تقدمہ کی روٹیوں کے جو کہ خداوند کے حضور سے
اٹھائی گئی تھیں تاکہ اس دن کہ عوض گرم روٹیاں رکھی گئی تھیں انتہی ملخصہ جب اصل قصہ معلوم ہو چکا تو نظر انصاف سے دیکھو
مرقس اور متی کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ فریسیوں نے سبت کے توڑنے کی تقصیر کی بابت میں یسوع سے خطاب کیا تھا شاگردوں
سے اور لوقا کی عبارت سے ظاہر ہی کہ فریسیوں نے یسوع کے شاگردوں کو ڈانٹا تھا اور لوقا نے تصریح کی ہی کہ وہ سنیچر بڑے سنیچر کے بعد
تھا لیکن مرقس اور متی کے قول میں کوئی قرینہ پایا نہیں جاتا کہ سنیچر بعد بڑے سنیچر کے تھا چنانچہ مرقس نے کہا ہی اور یونہیں

کہ وہ سبت کو کھیتوں سے گذرتا تھا الخ اور متی نے لکھا ہی اسوقت یسوع سبت کے دن کھیتوں میں سے گذرا الخ لیکن یسوع نے اپنے شاگردوں
کے اُن کام پر جو سبت کے دن انھوں نے کیا تھا سو اسکے جواز پر داؤد کے فعل کی سند لائی ہے حاصل اس استدلال کا یہہ
کہ داؤد بھوکھ کے سبب سے خانہ خدا میں جاکر تقدمہ کی روٹیاں ملیں جنکا کھانا کاہنوں کے سوا اور کو جائز نہ تھا اور انکو آپ بھی کھایا
اور اپنے رفیقوں کو بھی دیا اس سند کا مضمون متی مرقس لوقا کی انجیلوں میں بالمعنی ثابت ہے اب اس سند کو داؤد کے اصل قصے
سے جو اگلے کتاب میں ہے مقابلہ کر کے دیکھیے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان تینوں کتابوں میں لکھی ہوئی ہے اپنی جانبداری کے لئے بڑھ گئے ہیں اول
یہہ کہ ان تینوں کتابوں کی عبارت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ داؤد سب کے ساتھ خانہ خدا میں گھس کر تقدمہ کی روٹیاں لیکر آپ نے بھی
کھائیں اور اپنے رفیقوں کو بھی دیں حالانکہ یہہ مغالطہ ہے اور صحیح یہی ہے جو آگے مذکور ہو چکا کہ داؤد اخیملک جبر کے پاس جاکر اپنے
مقصد پر نظر کر کے ایسا بہانہ بنایا کہ اس جبر نے اگلے سبت کے تقدمہ کی پانچ روٹیاں جو اس سبت کے گرم روٹیاں ان کے عوض رکھنے
کے بعد جدا کی تھیں اس شرط سے داؤد کو دیں وہ اور اسکے ہمراہی لوگ پاکی میں رہے ہوں دوسرا دھوکھا یہہ کہ ان تینوں مصنفوں
نے دعوی کیا ہی کہ داؤد نے وہ روٹیاں اپنے ہمراہیوں کو دیں یہہ کیا اچنبھے کی بات ہی اسوقت داؤد کے ہمراہ کوئی نہ تھا
ساؤل کے ہاتھ سے ہوا اپنا جان بچا کے اکیلے بھاگے تھے چنانچہ اکیسویں باب سموئیل کی پہلی سفر کے مذکور ہی تیسرا دھوکھا یہہ کہ یسوع
نے داؤد کے اسوقت کے فعل کی سند لائی ہی کہ تب داؤد کو منصب نبوت حاصل تھا یہ تھا دھوکھا یہہ کہ داؤد کے فعل کو سمجھے حال کی
سند پکڑی ہے حالانکہ اسوقت میں داؤد کو اضطرار حقیقی تھا برخلاف یسوع کے شاگردوں کے کہ وہ غیر مضطر تھے کیونکہ اس سبب طلب
کی راہ سوقت سند نہی برخلاف داؤد کے کہ اپنا جان لیکر ویسے ڈر آور بادشاہ کے ہاتھ سے بھاگ نکلے تھے پانچواں دھوکھا یہہ کہ اپنے
شاگرد لوگ سبت کی حرمت توڑنے کی سند داؤد کے اس فعل کو ٹھہرایا ہی حالانکہ داؤد خانہ خدا میں جاکے جبر سے روٹیاں مانگ کھانا
سبت توڑنے کی بابت میں نہیں ہی اور یسوع کے شاگردوں نے کھیتی والے کے مال پر دست درازی کرکے اور لیکن توڑنے کا فعل سبت میں بنا
پیدا کر کے سبت توڑنے والے ہو گئے تھے پھر داؤد کے اس فعل کو لوان سبت کے توڑنے پر دلیل لانا فقط دھوکھا دینا ہی چھٹا دھوکھا
یہہ کہ جو لوگ خانہ خدا کے خادم ہیں جو سبت کے دن خانہ خدا کا کام کرتے ہیں سو سبت کو توڑتے ہیں انہی یہہ بھی ایک مغالطہ
ہے کیونکہ جو خانہ خدا کا خادم ہی سو مالک کے حکم سے سبت کے دن معاف دار کر سکتا ہے اپنی جان کی خاطر لی دینا علم
نہیں کرتا سبت کو توڑ نہیں لکھا ٹھہرا اور یہاں مرقس کی بڑی غلطی یہہ ہی کہ اسنے لکھا ہے کہ داؤد نے ابیاتار جبر کے پاس جاکے تقدمہ
کی پانچ روٹیاں لیں حالانکہ اخیملک تھا دیکھو باب بائیسواں فقرہ سے تیسویں فقرہ تک ملاحظہ کرنے سے واضح ہوگا کہ ان

[illegible]
٣

نہ ہونے پہنچے جیسے انجیلیں اللہ کی کتابیں نہیں کیونکہ انمیں جھوٹ بھی سند اونچی دھوکے لیے اور غلطیاں اور اپنی طرف سے بڑھا دیا ہی جو متی
کے ستائیسویں باب کی نویں سطر میں لکھا ہے تب وہ جو ارمیاہ نبی کی معرفت سے کہا گیا تھا پورا ہوا کہ انہوں نے تیس روپے
اسکی قیمت کی جسکا مول ٹھہرایا گیا ان سے کہ بنی اسرائیل میں سے بعضوں نے مول ٹھہرایا اور وہ روپے کمہار کے کھیت کے لیے
خداوند نے مجھے فرمایا انتہی دیکھیے کہ متی نے جو ارمیاہ کا حوالہ دیا ہے وہ بات ارمیا کی کتاب میں مرقوم نہیں پس ارمیا کی کتاب
نقصان ہو گیا ہی یا متی کی انجیل میں بڑھا دی ہوگی یہ جاج دی وہلی اور جارد مانت کی صحیح کی ہوئی
اس ... سے پیچھے ہیوف پیرس کا عذر لنگ لکھا ہی کہ اسکا حاصل یہ ہے کہ ارمیا کی کتاب میں یہ فقرہ یا تو نہیں تھا یا ملا کر یا گیا اور عور
بابے بارھویں فقرے سے ایسے بعاق ہوگی وہ جھوں نے سمجھے سے یہ ہے کہ وہ انجیل تو لمبی بغیر فقط ہی کر کے نام لکھا
ہو گیا یعنی فقرہ صحیفہ کی کر کے لکھا ہوا اور بعض شخص پچھلے دنوں میں متی کے لکھے ہوئے نسخے میں ارمیا کا نام زکریا کی جگہ پر
داخل کر دیا ہوگا اسکے بعد غلطی اس نسخہ میں چلی ہی ہوگی محمدی کا جواب ہے کہ ای کرستانو اس غلطی کو کیا کہو تو ہو سکا اور
غلطیاں تمھارے یادیوں کی مگر ان سے اور تمھارے یا بانی کیسا اور دوسرے تمھارے راجا اور ... سمجھ
تمھاری ان انجیلوں کو انجیل کہنے سے نوٹ کہنا بہتر کیونکہ یہی تر لوگوں تیار پر چل رہے ہیں ورنہ فی الحقیقت کچھ بھی
نہیں اور متی کی انجیل کے پہلے باب میں لکھا ہے یوسف کا جو مریم کا شوہر تھا سو اسکے باپ کا نام یعقوب تھا اور لوقا کی انجیل
کے تیسرے باب میں اسکے باپ کا نام علی کر کے مرقوم ہے پس یقین ہے کہ دونوں میں سے ایک غلطی ہے جب ہم اسکا بحث کرتے ہیں
تو تم کرستان لوگ بہت الٹی باتیں دلیلیں بنا تے ہو بلکہ لگتے ہیں جیسے مثل مشہور ہے کہ عذر گناہ بدتر از گناہ اسیطرح متی نے
اپنے لکھے ہوئے یسوع کے نسب نامے میں شلتئیل کو یوحنیہ کا بیٹا لکھا ہے اور اخبار الایام دوسرے سفر سے ... بیٹا ہوتا ہے
ہو یہی پر لوقا نے اس نسب نامے میں نیری کا بیٹا ٹھہرایا ہے حالانکہ خلاف واقع ہے پھر تم لوگ اس بات میں بھی ... انکار
تاویلیں کرتے ہو سو یہی ہے جو بد بہانہ بسیار ... متی کی انجیل سولھویں باب کی سولھویں سطر میں مرقوم ہے کہ جواب میں
کہ شمعون پطرس نے کہا تو مسیح حی قیوم کا بیٹا ہے اور مرقس کی انجیل کے آٹھویں باب کی انتیسویں سطر میں لکھا ہے کہ
پطرس نے جواب دیا تو مسیح ہے اور لوقا کی انجیل کے نویں باب کی بیسویں سطر میں کو ہے کہ پطرس جواب میں بولا کہ تو مسیح اللہ کا
دیکھئے کہ شمعون پطرس کے ایک قول کو تین حواریوں نے تین طور پر نقل کیا ہے اور متی کی انجیل کے ستائیسویں باب کی چوالیسویں
سطر میں لکھا ہے کہ ڈاکو بھی جو اسکے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے اسیطرح اسکو ملامت کرتے تھے اور لوقا کی انجیل

کے تیئسویں باب کی انجیل بیالیسویں سطر میں مرقوم ہے کہ ایک نے ان بدکاروں میں سے جو کھینچے گئے تھے اُسکے حق میں کفر کہا کہ اگر تو مسیح
ہے آپکو اور ہمیں چھڑا دوسرے نے جواب میں اُسے ملامت کی اور کہا کہ تو بھی خدا سے نہیں ڈرتا حالانکہ اسی عذاب میں گرفتار ہے
اور ہم تو انصاف کی راہ سے کیونکہ اپنے فعلوں کی مکافات پا رہے ہیں پر اس شخص نے کوئی خطا نہیں کی اور اُس نے
عیسیٰ کو کہا اے خداوند جب تو اپنی مملکت میں آئے تو مجھے یاد کیجیو عیسیٰ نے اُسے کہا میں تجھے سچ کہتا ہوں کہ آج تو میرے ساتھ
فردوس میں ہوگا انتہی اور مسیح صلیب پر کھینچے گئے بعد مریم مجدلیہ اُسکی قبر پر جانے کا قصہ چاروں انجیل میں چار طور سے مذکور ہے
سو متی کی انجیل کے انیسویں باب کی اٹھائیسویں سطر میں ہے کہ مسیح نے حواریوں کو کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم جو میری پیروی
کرتے آئے ہو جہان میں جب ابن آدم اپنی حشمت کے تخت پر جلوس کریگا تم بھی بارہ تختوں پر بیٹھو گے اور اسرائیل کے بارہ فرقوں
کی عدالت کروگے اور چھبیسویں باب میں ملخص کوری کے یہودا اسکریوطی جو ان بارہ حواریوں میں سے تھا تیس روپے رشوت لیکے
مسیح کو پکڑوا دیکے [illegible] گیا انصاف کیجیے کہ مسیح جیسے حکیم کی حکمت کی بشارت نے یہی ہو وہ شخص ایسے کفر کا کام کیسا کیا ہوگا
غرض ایسی بہت سی مخالف باتیں چاروں انجیل میں ہیں کہ انکے دیکھنے سے ادنیٰ شعور مند کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ خدا کی کتاب
نہیں کیونکہ خدا کی کتاب ہوتی تو ایسا اسمیں اختلاف نہوتا مگر حواریوں نے مسیح کے چند معجزے اور نصیحتیں جو دیکھے سنے تھے لکھ
دیا تھا بعد اسکے پادریوں نے انکے ترجموں میں اپنی خاطر خواہ گھٹا و بڑھا لیا ہے پھر ان لوگ اسی کو خدا کی کتاب سمجھ کر
حالانکہ ان کتابوں کا کچھ اعتبار نہیں الہی گمراہوں کو اپنی ہدایت نصیب فرما اسکے سوا یہی انیسکلوپیدیا کی [illegible]
جلد سے لکھا جاتا ہے کہ قول ہے ابراہیم بن میر بن عزرا فاضل یہودی شارح توریت کے جو بارھویں عیسوی صدی میں تھا اور قول ہے
موسیٰ بن نحمن یہودی کے جو سولہویں زمانے میں تھا اور قول ہے الکس گیڈس کے اور ڈاکٹر مدلتن کے اور [illegible] کے جو معتبر فاضل کرسٹانوں کے
تھے کہ پانچوں سفر توریت کے یعنے ساری توریت موسیٰ کی جناب سے نہیں ہے اور ڈاکٹر سکندر گیڈس جو انجیلی فاضلوں کا [illegible]
ہی سو دیباچہ میں نئی بائبل کے لکھتا ہے کہ تین سند دلیلیں ہیں جنکے سبب سے تین باتیں پایہ ثبوت کو پہنچی ہیں [illegible]
کہ بالفعل جو توریت موجود ہے سو موسیٰ کی لکھائی ہوئی نہیں دوسری یہ کہ یہ کتاب کنعان میں یا اورشلیم میں لکھی گئی یعنے موسیٰ
کے وقت تیہ میں جو صحرا گردی تھی تب لکھی گئی تیسری یہ کہ داؤد کی بادشاہی سے آگے اسکا لکھا جانا ثابت نہیں ہوتا اور نہ
بعد حزقیاہ کے بلکہ اسکے لکھے جانے کو سلیمان علیہ السلام کے زمانے کی نسبت کہتا ہوں یعنے ایک ہزار برس [illegible] سے
آگے لکھی گئی یا قریب اس وقت کے لکھی گئی جس وقت ہومر شاعر یونانی تھا غرض موسیٰ کے بعد پانسو برس کے [illegible]

بنی اسرائیل کو پیدا کیا کا حاصل کلام تمام ہوا اگر کرستان کہینگے کہ موسیٰ کے کلام کو ان ملتون کے بعد لکھا ہوا ہی تو ہم کہینگے کہ یا تو یہ
کہ بعد لکھا ہو غلط و ملط خالی ہونا محال عادی ہی چنانچہ حال توریت سے جابجا ملاحظہ ہوتا ہی اس سے تبدیل تغییر تحریف
تصحیف کا دخل خوب معلوم ہو گیا قصہ مختصر وہ توریت یعنی بخت نصر کی چڑھائی تاخت و تاراج مین مفقود ہو کر عزرا کے زمانے
مین لکھی گئی چنانچہ ایسدراس کی دوسری کتاب مین مذکور ہی اگرچہ ایسدراس کی پہلی اور دوسری کتاب کہے گئی یہود اور کرستان
موضوع یا ضعیف جانتے مین لیکن ان کتابون کی روایت مقبول ہونیکو کچھ سبب نہین کیونکہ اگر دونو کتابین بالکل
نامقدس ہوتین تو سیکڑون برسون سے یہود اور کرستان کے مقدس کتابون کے مجموعہ مین کیون داخل چلی آتی اور ظن
غالب ہی کہ عزرا نے توریت اور اسکے ملحقات کو انکی مفقودی کے بعد لکھا ہی کیونکہ ارباب مین یہود کا قول ہی اگر حق سبحانہ
تعالیٰ نے موسیٰ کو شریعت سے سرفراز نکرتا تو عزرا لائق تھا صاحب شریعت کے منصب کا اور جاننا چاہئیے کہ حسب
کہ لوقا نے یسوع کو اسپیپوسس بیلاطوس کے وقت تیس برس کا ٹھہرایا اسکے حسب یسوع کی ولادت ہیرودس کی موت
کے بعد دو برس کو ہوئی ہوگی پھر وہ جو متی نے لکھا ہی کہ ہیرودس نے لڑکون کو یسوع کی ولادت کی خبر سنکر دو برس کی عمر تک
کے بچون کا قتل عام بیت لحم مین کروایا سو غلط ہوگا اسکے سوا یسوع کو مجرم ٹھہرا کے بھی تو قتل نکر سکے جبتک کہ روم کے
عامل کو خبر اور تسلیم مین نا کرتا تھا عرض کر کے حکم نلیتے تب تک یسوع کو دار پہ نکھینچ سکے پھر گناہ شیر خوار بچون کو بے حکم
رومی حاکم کے اور خلاف اسکے قانون کے کیسا قتل عام کر سکتے اور ایسا ہوتا تو رومیون کی تواریخ مین لکھا ہوتا حالانکہ
نہین ہی یہودیون نے بھی یہ دوسری بات سنی تھی متی نے اپنی انجیل کے چوتھے باب کے سولھوین فقرے مین اشعیا کی کتاب کے نوین
کے پہلے اور دوسرے فقرے کو یون لایا ہی زمین زبولون اور زمین نفتالی کی دریا کی راہ سے اس پار ردن کے جلیل قبائل کی یہ
وہ گروہ اندھیرے مین بیٹھی تھی بڑا نور دیکھا اور ان پر جو موت کی تاریکی مین بیٹھے تھے روشنی چمکی حالانکہ اشعیا کی اصل
عبرانی کتاب مین یون ہی کہ اگلے زمانے مین زبولون کی زمین کو اور نفتالی کے خطے کو تھوڑی سی ایذا دی گئی اسکے بعد دریا
کی راہ سے یردن کے اس پار جلیل مین قبیلون نے نہایت دکھ کیا حمت دی وہ گروہ جو اندھیرے مین چلا کرتی تھی سو بڑا نور دیکھا ہی
اور وہ جو موت کے چھاون کی زمین مین رہا کرتے تھے ان پر روشنی طلوع ہوئی القصہ جینو یا اشعیا کی کتاب کے ترجمے اور جاثلیق کے
صحیفے مین تھا ہی کہ متن کی اصلی عبارت بیان کر کے تحریف آگئی ہی اور متی کے گیارھوین باب کے دسوین فقرے مین اور
مرقس کے پہلے باب کے دوسرے فقرے مین اور لوقا کے ساتوین باب کے ستائیسوین فقرہ مین ملاخی کے تیسرے باب کا پہلا فقرہ یا

گیا ہی کہ یہہ لو میں اپنے قاصد کو تیرے منہہ آگے بھیجتا ہوں کہ تیری راہ کو تیرے منہہ کے سامھنے درست کرے یعنے گویا خود مسیح نے
فرمایا ہی میں اپنے قاصد یعنے یحیی کو تیرے منہہ کے آگے ای یسوع ناصری بھیجتا ہوں اسواسطے کہ وہ تیرے منہہ کے سامھنے تیرے آنے کی
راہ درست کرے یعنے لوگوں کو ٹھیک کرے تیرے آنے کی خوشخبری دیا کرے حالانکہ اس صحیفے میں اصل عبارت یوں ہی کہ یہہ لو میں
اپنے قاصد کو بھیجونگا اور وہ راہ کو میرے آگے درست کریگا طامس انجیل کی دیباچے کی دوسری جلد کے تین سو نودو ساتوین
صفحے میں ہی سو اسکو بھی دوسری تحریفی باتوں میں گناہی باقی تحریفیں بہت ساری ہیں جو دوسرے جلد رسالے میں لکھا جاکر
اس کتاب کے ملحق ہوگی اسمیں ملاحظہ کر لو اور جو تمنے لکھا ہی کہ ساری قربانیاں مسیح کی قربانی کی نشانی تھی سو یہہ بات بھی تمہاری
غلط ہی کیونکہ اول تو کسی دین حق میں آدمی کی قربانی مغفرت خطایا یعنے گناہ بخشانے کے واسطے واجب نہیں مگر کافروں
اور بت پرستوں کے دین باطل میں چنانچہ آجکل ہندوں کی کتابوں میں اسکا مذکور ہی اور کلمسوں کے تبکدے میں یہہ دستور
ہی دوسرا یہہ کہ مغفرت خطایا کی قربانی کے وقت اگلے دیندار یہہ نہیں سکھاتے تھے کہ یہہ مسیح کی قربانی کا نشان ہی اور عیسی علیہ
السلام کو حیوانات سے کیا نسبت جو حیوانات کا قربان ہونا مسیح کی قربانی ہونے کا نشان ہو سکے ہاں مگر آدمی کا قربان کرنا
رسم دین ہوتا تو کہا جاتا کہ شاید مسیح کے قربان ہونے کا نشان ہو بلکہ تمہو کیونکہ مسیح تو بقول تمہارے خدا کا بیٹا ہی آدمی زادے
کو قربان کرنا خدا زادے کی قربانی کا نشان کیونکر ہو سکے چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛ اور جو تمنے لکھا ہی کہ نبیوں
کی کتابوں میں اور زبور اور انجیل مقدس میں عیسی کی الوہیت لکھی ہی اور دوسرے شرط کے بیان میں لکھا ہی کہ معجزے مسیح کے صرف
اسکی نبوت پر نہیں بلکہ اسکی الوہیت پر گواہی دیتے ہیں کیونکہ اُسنے نہ صرف آپ سے کام کئے بلکہ اپنے شاگردوں کو بھی اقتدار
معجزات کی بخشی سو یہہ بات تمہارے شرک پر دلالت کرتی ہی کیونکہ کسی نبی نے اپنی امت کو یہہ خبر نہیں دی کہ مسیح الہ برحق
ہی اور سکی سب ہی تعلیم و تلقین کرتے آئے کہ اللہ ایک ہی مگر تمنے اگلی مقدس کتابوں کی اور عقل کے برخلاف ایسا ایک
عقیدہ باطل و جہل ٹھہرایا ہی کہ الہ ایک ہی اور مسیحیت الوہیت میں تین فرد اکمل ہیں باعتبار قدرت و قدامت کے
ہیں یعنے باپ اور بیٹا اور روح القدس سو اس اختراع نامعقول کا کیا اعتبار کیونکہ اگر تینوں میں مابہ الامتیاز ہی تو تین
ہوئے ایک نہ رہا اگر ایک ہی ہی تو تین نہ رہے یعنے اگر تینوں ذات و صفت میں اور فعل میں ایک سے ہیں تو ممکن نہیں
کہ تین ہوویں اگر تینوں الہ ہا تو تین جدا جدا ہیں تو ممکن نہیں کہ ایک ہووین تینوں کو ملا کر ایک کہنا سوا شیطان کے فریب اور
حماقت کے کیا ہی اور تمہاری انجیل سے بھی ایسا ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ مسیح کے بیٹا ہونے کے انسان کا بھی ایسا ہوا

اور لنگڑا اندھا بہرا گونگا وغیرہ جتنی انسان کی بیماریاں سب اس میں موجود تھیں اور ایک مدت تک اُسنے معجزہ نہ دکھلایا لیکن
جب تیس برس کا ہوگیا یحیی اصطباغی سے تعمید پائی اور بقول انکے روح القدس جسم کی صورت میں کبوتر کی مانند اسپر
اترا تو اسنے معجزے بتلائے آخر تمھارے ہی قول سے چلاتا چلاتا قتل بھی ہوگیا بھلا ایسے کو دانا الہ سمجھیگا اگر مسیح کو بن باپ
پیدا ہونے سے الہ کہتے ہو تو آدم کو بڑا الہ کہنا چاہئے کیونکہ وہ تو بن ماں اور باپ کے پیدا ہوا تھا اور حوا کو بھی الہ کہنا چاہئے
کیونکہ وہ بن ماں کے پیدا ہوئی تھی بلکہ اناج وغیرہ میں کے کیڑوں کو بھی جو آپسے آپ پیدا ہو لگتے ہیں سبحان اللہ قادر مطلق
نے محض بندوں کی ہدایت کے لئے یہہ سب طرح اپنی قدرت دکھلائی ہے تا یہہ سمجھیں کہ ہر چیز کے پیدا کرنے کو اسباب ہی
درکار نہیں اور بے انکے پیدا نہیں کرسکتا بلکہ جان لیں کہ کسی کا پیدا کرنا اسکے پاس کچھہ اسباب پر موقوف نہیں کہ سبب کو بھی
اسی نے پیدا کیا ہے سو خالق کو بلا سبب بنانے سبب فرمائش دیں عجب ہے اور اگر مسیح معجزے بتانے کے سبب سے اسکو
الہ کہتے ہو تو دوسرے انبیا کو بھی الہ کہنا چاہئے کیونکہ وہ بھی معجزے بتلاتے تھے کچھہ تخصیص مسیح کی نہیں ہوسکتی اور اپنے شاگردوں
کو کرامتوں کی قدرت دینی بھی الوہیت کی دلیل نہیں ہوسکتی جیسا کہ عزیمت اور تعویذ اور تکسیر اور سحر وطلسمات
والے ایسی باتوں کی تعویذ اپنے شاگردوں کو بخشتے ہیں اسکو عرفی زبان میں اجازت کہتے ہیں اور عوام کی بولی میں استاد
کا حکم چنانچہ اسکا بیان آگے بھی ہوا ہے اور اس قصّے سے کہ موسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ یوشع پر رکھا تھا تو اسکو
اللہ تعالی نے روح حکمت سے مالا مال کردیا چنانچہ اسکا بیان سفر استثنا کے چونتیسویں باب کی نویں سطر میں مذکور ہے چاہو
تو دیکھ لو سو ایسا ہی عیسی علیہ السلام کی امت میں بہت سے بزرگان صاحب کرامت ہوگئے باوجود اسکے موسی علیہ السلام
کو خدا نہ کہہ سکیں تو عیسی علیہ السلام کو کیونکر الہ کہہ سکتا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تو ہزاروں بزرگان
صاحب کشف و کرامات ہولئے اور آج بھی ہوا اور ہونگے ولیوں سے کرامات صادر ہوتی ہیں یہ عالم پر مشہور ہے حتی کہ تم لوگوں میں سے
بھی بہتوں نے ان بزرگوں کا امتحان کیا ہی چاہئے کہ تم لوگ ان بزرگوں کو بھی الہ کہہ لیں طرفہ یہ ہے کہ انجیل سے یہہ
معلوم ہوتا ہے کہ حواریوں کو فقط مسیح کی صحبت سے اقتدار حاصل نہیں ہوسکتا تھا چنانچہ متی کی انجیل کے سترھویں باب
کی چودھویں سطر میں لکھا ہے کہ ایک مرد نے مسیح پاس آکے گھٹنے ٹیکے اور اُسے کہا کہ اے خداوند میرے بیٹے پر رحم کر وہ کاھن کو
اور بہت رنج میں ہو اور کبھی پانی میں گرتا ہی اور میں اسکو تیرے شاگردوں پاس لایا وے اسے چنگا نہ کرسکے تب عیسی نے جواب ۲ آگ میں اور کبھی
دیا اور کہا کہ اے بے اعتقاد اور منحرف قوم کبتک میں تمھارے ساتھ رہوں اور کبتک تمھاری برداشت کروں اُسے یہاں

مجھ پاس لاؤ اور عیسیٰ نے اسپر جھنجھلایا اور دیو اس پر سے اتر گیا اور وہ چھوکرا اسی گھڑی اچھا ہو گیا تب شاگرد خلوت میں عیسیٰ پاس
آئے اور کہا کہ ہم اسے کیون دور نہ کر سکے عیسیٰ نے انہیں کہا کہ اپنی بے اعتقادی کے سبب سے اسلیئے میں تمہیں سچ کہتا
ہوں کہ اگر تمہیں رائی کے دانے کے برابر اعتقاد ہووے تو اگر تم اس پہاڑ کو کہو کہ اس مکان سے وہاں چلا جا تو وہ چلا جائیگا اور کوئی
تمہارے آگے ناممکن نہ ہوگا لیکن یہ جنس بغیر نماز اور روزے کے دور نہیں ہوتی متی کے نوین باب کے چودھوین فقرے
میں بھی یہی ہے کہ شاگرد اس کے پاس آکے کہنے لگے کہ کیا سبب ہے ہم اور فریسی لوگ بہت روزے رکھتے ہیں اور تیرے شاگرد نہیں
رکھتے تب یسوع نے انہیں جواب دیا کیا دولہے کے براتی لوگ جب تلک دولہا ان کے ساتھ ہے ماتم کر سکتے ہیں لیکن وے دن آئینگے کہ
دولہا ان سے جدا کیا جائیگا تب وے روزے رکھینگے یہاں سے معلوم ہوا کہ لوگ یسوع کے حواری روزے نہ رکھتے تھے
تو اس طرح کا شیطان نکال نہ سکینگے کیونکہ اقتدار تو نماز اور روزے پر موقوف تھا سو وہ تو یسوع کے رخصت ہونے تک ایسے
رکھا جائیگا پھر شیطان بھی انکے ہاتھ سے نکالا جائیگا پھر انکو اقتدار نہ دینے کا ہے اس سے تو ناقص رکھا تھی
اکیسوین باب انجیل متی کی انیسوین سطر میں یہی ہے کہ تب وہ انجیر کا ایک درخت راہ میں دیکھ کر اسکے نزدیک آیا لیکن پتوں کے سوا اس میں
کچھ نہ پایا تب کہا کہ قیامت تلک تجھ میں پھل نہ لگیگا اور انجیر کا درخت وہیں سوکھ گیا اور شاگرد یہ دیکھ کے حیران ہوا اور
بولے کہ یہ انجیر کا درخت کیا ہی جلد خشک ہو گیا عیسیٰ نے جواب دیا اور انہیں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم اعتقاد کرو اور
شک نہ لاؤ تو تم یہ جو انجیر کے درخت سے کیا گیا صرف یہی نہ کروگے بلکہ اگر تم اس پہاڑ کو کہو گے کہ تو اٹھ جا اور دریا میں گر پڑ تو
ویسا ہی ہوگا اور اعتقاد سے جو کچھ تم دعا میں مانگو گے سو تمہیں ملیگا انتہی یہ عبارتیں صاف دلالت کرتی ہیں کہ اقتدار
مسیح کا تنہا مسیح کے اختیار میں نہیں تھا بلکہ حواریان کو بقول تمہارے اقتدار پایا تھا اپنے اعتقاد کی بدولت تھے اور عبارت اولیٰ
سے یہ بھی پایا گیا کہ حواریان اعتقاد ہی نہیں رکھتے تھے انکا اعتقاد کامل نہیں تھا اور اقتدار پانے کے لئے تو اعتقاد شرط
برابر رائی کے دانے کا اقتدار پانا بھی ان پر صدق نہیں ہو سکتا سوا اسکے انکی مقدس کتاب میں بھی یہی ہے
استدلال ہے اور اسکا قول و نقل معتبر نہیں چنانچہ توریت کی پانچوین سفر کے تیرھوین باب کی تیسری آیت میں لکھا ہے کہ
ہی جانتا ہے تمہارے الٰہی کی ... اسکے سوا اور پانچوین باب کی چھٹی آیت میں لکھا ہے کہ میں خداوند تیرا
خدا ہوں جو تجھکو مصر کی زمین سے اور غلامی کے گھر سے نکال لایا تیرے لیے اور کوئی معبود سوا میرے نہ ہوگا اور پچیسوین باب
کے چھبیسوین فقرہ میں لکھا ہے بتوں کے خدا کی نسبت کو نہ مانو اور جنازے الامام کے دوسرے سفر کے چھٹھوین باب کے چودھوین

فرمودہ کی یہ عبارت زبور عربی کی عبارت کا ۱۲

مزامیر کے ستر ھویں داؤد کے ... نہ زمین میں اور نہ آسمان میں تیرے مثل ہے کوئی الٰہ اسرائیل کے پروردگار اے آپ ہی لکھا ہے فقرہ میں
ایلتیسویں سطر میں لکھا ہے کہ کوئی الٰہ بھی سوا رب کے اور نہ کوئی دوسرا الٰہ ہے سوا ہمارے الٰہ کے اب ہی سو آگاہ ان کی بہت
سی جگہ ایسا ہی کو ریس اب اگر تم ان کے خلاف ایسا عقیدہ رکھو یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو خدا جانیں اور وحدت الوہیت
میں تثنیہ فرد قرار دیویں تو ان کتب کے منکر ہو گئے اور تمہاری انجیل سے بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ثابت ہوتی ہے چنانچہ یوحنا کی
انجیل کے سترھویں باب کے تیسرے فقرے میں لکھا ہے اور حیات ابدی یہ ہے کہ وے تجھ کو سچا الٰہ واحد جانیں اور عیسیٰ کو جسے تو
نے بھیجا ہے اور مسیح کو انجیل میں کہیں تو انسان کا بیٹا اور کہیں یوسف نجار کا بیٹا اور کہیں داؤد کا بیٹا لکھا ہے پس
جو تم نے مسیح کو الٰہ ٹھہرایا سو اپنی کتاب کا خلاف کیا اور جو مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں سو وہ بات بھی تمہاری انجیل سے ثابت
نہیں ہو سکتی حالانکہ اس کے بعضے مواقع میں مسیح کو ابن اللہ لکھا ہے جیسے متی کی انجیل کے تیسرے باب کے سترھویں
فقرے میں مرقوم ہے کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں راضی ہوں نہیں کیونکہ ہم نے پہلے ہی ثابت کیا ہے کہ تمہاری کتابوں میں
خلط خواہ تغیر و تبدیل ہو گئی ہے اب اس مقام میں بھی سن لیجئے کہ مسیح نے آپ کون ہوں پوچھا تھا تو پطرس نے کہا
کہ تو مسیح ہے پس قول کو پطرس کے مرقس میں تو مسیح اللہ اور لوقا میں مسیح حی قیوم کا بیٹا بنا ہے پھر حال
میرا مدعا یہ تھا کہ ابن اللہ کہنے سے مسیح کا بیٹا ہونا اور اللہ کا باپ ہونا نہیں بوجھا جاتا کیونکہ اس محاورے میں سبھی خلق
کو باپ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان بردار کو ابن اللہ کہتے تھے سو تمہاری ہی انجیل میں بہت سی جگہ آیا ہے چنانچہ متی
کی انجیل کے پانچویں باب کے چوالیسویں فقرے میں لکھا ہے پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تم پر
لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو جو تم سے دشمنی کریں ان سے نیکی کرو اور جو تمہیں ستاویں دکھ دیویں ان کے لئے
دعا کرو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہو اور چھٹویں باب کے نویں فقرے میں مرقوم ہے تم نماز اس طرح سے
کرو کہ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرا نام مقدس ہووے اور تیئسویں باب کے نویں فقرے میں لکھا ہے اور زمین پر کسی کو اپنا باپ
نہ کہو کہ تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمان پر ہے اور یوحنا کی انجیل کے بیسویں باب کے سترھویں فقرے میں لکھا ہے کہ عیسیٰ نے اسے کہا
میرے بھائیوں پاس جا اور انہیں کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہوں
اور رومیوں کے رسالے کے آٹھویں باب کے چودھویں فقرے میں مرقوم ہے کیونکہ جو خدا کی روح سے ہدایت پاتے ہیں خدا کے بیٹے
ہیں انتہی اور توریت وغیرہ کتب عہد عتیق میں بھی ایسی ہی بہت سی جگہ مرقوم ہے چنانچہ توریت کے

یعنی جو بعض ہوں میں سے علما و اعظم اور زبور میں لکھا ہی ۱۲

سفر الخلیقت کے چھٹھوین باب کے پہلے فقرے مین لکھا ہی کہ جب لوگ زمین پر بہت پیدا ہونے لگے اور انکے بیٹیان پیدا ہوئین تو خدا کے بیٹون
نے آدمیون کی بیٹیون کو دیکھا کہ وے خوبصورت ہین تو ان سبھون مین سے جسکو پسند کیا اسنے اسے بیاہ کیا اور
سفر الخروج کے چوتھے باب کے بائیسوین فقرے مین لکھا ہی تب تو فرعون کو یون کہیو کہ یہواہ یون فرمایا ہی کہ اسرائیل میرا
بیٹا ہی بلکہ میرا پہلوٹھا ہی سو مین تجھے کہتا ہون کہ میرے بیٹے کو جانے دے اور سفر الاستثنا کے چودھوین باب کے پہلے فقرے مین لکھا ہی
کہ تم یہواہ اپنے خدا کے بیٹون کی جگہہ ہو تم کسی کی موت سے اپنے بدن کو نہ کاٹو اور اخبار الایام کے پہلے سفر کے
اٹھائیسوین باب کے چھٹھوین فقرے مین مرقوم ہی اور یہواہ نے مجھے کہا تیرا بیٹا سلیمان میرا گھر اور صحن بناویگا کیونکہ مین اسے
اپنا بیٹا ہونے اور مین اسکا باپ ہونے کو پسند کیا انتہی ان عبارتون سے صاف ظاہر ہی کہ ابن اللہ کا لفظ مسیح کے سوا اور دوسرون ۳ مسیح
پر بھی آیا ہی بلکہ مسیح نے خود دوسرون کو ابن اللہ کہا ہی پس انجہون سے سبب سے کہ سب اللہ کے بیٹے ہی نہین ہو سکتا اور
مسیح کے بھائی ہی نہین بن سکتے اگر مسیح کو ابن اللہ ہی کہتے ہو تو دوسرون کو بھی ویسا ہی کہا چاہیئے حالانکہ دوسرون کو
ویسا ہی نہین کہتے ہو پھر مسیح کی تخصیص مہمل ہی اور اسکو ابن اللہ کہنا محض غلط اور گمراہی ہی اور جو تمنے لکھا ہی کہ توریت
مین فرمایا گیا ہی کہ ایک جورو کے سوا جیتے جی دوسری شادی کرنا روا نہین سو یہہ بات صرف غلط ہی کیونکہ توریت مین کوئی
کہ ابراہیم کو ایک بی بی اور ایک باندی تھی اور یعقوب کو دو بی بیان اور حرم مین بھی تھین چنانچہ وے سند ہین اور دوسرے نبیان
بہت ہین جو ان لکھنے کی اسناد پہلی سطر کے جواب مذکور ہو چکی ہین دیکھ لیجئے اور جو تمنے لکھا ہی کہ خدا نے کسی نبی کی
معرفت سے کدھی نہین فرمایا ہی کہ آدم کی نسل اپنے اعمال کے سبب سے نجات پاویگی مگر سب کے سب یہی خبر دیتے آئے کہ
آنے والے مسیح کفارہ ہونے سے اور اسپر ایمان لانے سے گناہ اور شیطان اور جہنم سے نجات ہو گی اور اسی بات پر آدم کے وقت سے
ہر ایک نبی لوگ کو مقبول ایمان کے نجات دیتے آئے اور دنیا کی آخر تک دیوینگے انتہی سنئے اللہ تعالی کا فضل جو آدم کی نجات
کا سبب ہوا ہی سو تیسا اعمال صالحہ جنکو بجا لانے کے لئے سب پیغمبرون نے اپنی اپنی امت کو وصیت فرمائی ہی وصایا عشر کو
توریت کے سفر الخروج کے بیسوین باب مین اور انجیل متی کے انیسوین باب مین اور مرقس کے دسوین باب مین دیکھ لیجئے اور متی
کے پچیسوین باب کے اکتیسوین فقرے مین بھی یہہ لکھا ہی جب ابن آدم اپنے جلال سے سب مقدس فرشتون کو اپنے ساتھ لیکے آویگا
تب وہ اپنی حشمت کے تخت پر جلوس کریگا اور سب امتین اسکے آگے حاضر کی جاوینگی اور جسطرح گڈریا بھیڑون کو بکریون سے جدا
کرتا ہی وہ ہر ایک کو دوسرے سے جدا کریگا اور وہ بھیڑون کو دہنی طرف رکھیگا لیکن بکریون کو بائین طرف کھڑا کریگا ۔

بادشاہ انھین جو اسکی دہنے ہاتھ طرف ہین کہیگا کہ اے میرے باپ کے سعادتمندو آؤ اور وہ مملکت جو بنائے عالم سے
تمھارے لیے تیار کی گئی ہی میراث مین لو اسلیے کہ مین بھوکھا تھا اور تمنے مجھے کھانا دیا مین پیاسا تھا اور تمنے مجھے پانی دیا
مین پردیسی تھا اور تمنے مجھے پناہ دی ننگا تھا تمنے مجھے پہنایا بیمار تھا تمنے میری عیادت کی مین قید مین تھا تم مجھ پاس آئے
اسوقت راستباز اُسے جواب دینگے اور کہینگے ای خداوند کب ہم تجھے بھوکھا دیکھا او کھلایا پیاسا او پلایا کب ہمنے تجھے
پردیسی دیکھا او پناہ دی یا ننگا او پہنایا او ہمنے کب تجھے بیمار و قید مین دیکھا تجھ پاس آئے تب بادشاہ جواب دیگا اور انسے کہیگا
مین تمسے سچ کہتا ہون جسنا کچھ تمنے میرے حقیر بھائیون مین سے ایک کے ساتھ کیا وہ تمنے میرے ساتھ کیا تب وہ انھین جو بائین طرف
ہین کہیگا ای ملعونو میرے سامھنے سے آتش ابدی مین جو ابلیس اور اسکے لشکر کے لیے مہیا کی گئی ہی جاؤ کیونکہ مین بھوکھا
تھا تمنے مجھے کھانا نہ دیا مین پیاسا تھا تمنے مجھے نہ پلایا پردیسی تھا تمنے مجھے پناہ نہ دی ننگا تھا تمنے مجھے نہ پہنایا بیمار
تھا او قید مین تم مجھ پاس نہ آئے تب وے بھی اسے جواب دینگے او کہینگے ای خداوند کب ہمنے تجھے بھوکھا دیکھا یا پیاسا یا پردیسی یا ننگا یا
بیمار یا قید مین او تیری خدمت نکی تب وہ انھین جواب دیگا اور کہیگا کہ مین تمسے سچ کہتا ہون جسنا کچھ تمنے ان حقیرون مین سے
ایک کے ساتھ نکیا تمنے میرے ساتھ نکیا او یے عذاب ابدی مین جاوینگے اور راستباز حیات ابدی مین انتہی پھر اعمال صالح
دو قسم پر ہین پہلے دل کے نیک عمل دوسرے بدن کے نیک عمل دل کے نیک عملون کا سر دفتر ایمان ہی اللہ تعالی کی ذات مقدس
اور اسکی صفات کمال پر اور اسکے ملائک اور انبیاء برحق پر اور اسکی سچی کتابون پر جو تحریف و تصحیف سے پاک ہون اور
تقدیر الہی پر او آخرت مین نیکون کے ثواب او بدون کے عذاب پر اس ایمان بغیر باقی اعمال قلبی و بدنی ہرگز مقبول
نہین او بے ایمانون پر فضل الہی آخرت مین نہوگا برخلاف مومنون کی نیک عمل کیے ہر ایک مومن بدعمل کو عذاب کے بعد مغفرت کی
امید او شافعون کی شفاعت کی توقع ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی باتون کی وصیت او تاکید فرمائی
ہی اور انہی باتون کا مذکور تمھاری کتابون مین بھی صاف صاف ہی پھر یے سب تمھارے کیون محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمود
سے انکار کرتے ہو بھلا کہین پیغمبر نے کونسی کتاب مین فرمایا ہی کہ عیسی کو خدا کا بیٹا مان کے جھگڑا لیے مرا کہ تم فسق و
فجور کرو شرک بکتے پھرو تو بھی نجات پاؤ گے یا ایسی قربانی ہو کے تمکو نجات دیگا البتہ نجات غیر ممکن تمھارے نصارون کا
[illegible] عقیدہ ہی باوجودیکہ متی نے اپنے انجیل کے ساتوین باب کے اکیسوین فقرے سے تیسوین فقرے تک عیسی سے تمھارے خلاف
روایت کی ہی وہ روایت یہ ہی ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہی آسمان کی بادشاہت مین داخل ہوگا مگر وہی

جو میرے باپ کے ارادے کے موافق عمل کرتا ہی بہتیرے اُس دن مجھے کہینگے کہ اے خداوند اے خداوند کیا ہمنے تیرے نام سے[۲] دیوون کو
نہین بھگایا اور تیرے نام سے بہت کرامتین ظاہر نہین کیان اور اس وقت مین ان سے صاف کہونگا کہ مین تمسے کبھی واقف
نتھا اے بدکارو مجھہ پاس سے دور ہوو انتہی دیکھو نصاری و عیسی نے بدکار عیسویون کا محروم ہونا آسمان کی بادشاہت
سے اور اپنی بیزاری ان لوگون سے جو قیامت کے دن ہوگی سو صاف ظاہر کر رہا ہی پھر عیسوی بدکار کی نجات کہان ہوگی
اور اگر عیسی کا قتل ہو جانا کفارے کے لئے صحیح ہوتا تو عیسوی اعمال بد کی گرفت و گیر مین گرفتار ہو جانے کی خبر عیسی نہ دیتے اور
اسکا جواب جیسے تھے شرط کے جواب کے ضمن مین بخوبی مذکور ہو چکا ہی دیکھ لو اور جو تمنے لکھا ہی کہ قرآن مین فرمایا ہی
کہ گنہگار اپنے اعمال سے یعنے روزہ و نماز و حج وغیرہ سے نجات پاوینگے سو محمد کے قول سے نجات خدا کی بخشش نہین ٹھہرتی
بلکہ ادا دین ٹھہری تاہی انتہی سو اس بات سے بھی تمھاری حماقت ثابت ہوتی ہی کیونکہ تم عیسویون کا عقیدہ ہی کہ عیسی
مسیح اپنی جان گنہگارون کے کفارے مین دینے سے انھون کو نجات دے چکا چنانچہ تمھین نے یہہ بات اسی جگہہ لکھی ہی پس یہہ نجات
بھی خدا کی بخشش نہین ٹھہرتی کیونکہ بخشش کامل وہی ہی کہ بے سزا بخش دے بلکہ اس سے تو یہہ ثابت ہو چکا کہ اللہ تعالی
نے تمام خلق اللہ کے گناہون کی سزا عیسی کو دیکے انھون کو نجات بخشی ہی پس یہہ بھی بالکل ادائے دین ٹھہرا نہ اللہ کی بڑی
بخشایش اسواسطے کہ یوسف نجار کے بیٹے کا خون بہا بزعم نصاری اللہ کے ذمے ثابت ہو چکا تھا اگرچہ ایک وجہ سے
ان کے عقیدے مین یوسف نجار کا بیٹا الہ و ابن اللہ ہی لیکن دوسری وجہ سے بیشک ابن الانسان پھر اسی وجہ سے سب انسانون
کا حق اس خون بہا مین ثابت ہوا کیونکہ انھین کی مغفرت کے واسطے بقول نصاری کے اس ابن الانسان کا قتل ہوا ہی پھر
ادا اس خون بہا کی اللہ پر لازم تھی اسنے ابن الانسان کے بنی نوع کی بخشایش کی پس ادائے قرض کی نہ بڑی بخشایش اب یہان
سے جو حرف کہ نصاری محمد علیہ السلام کے قول پر اپنے عقیدے سے رکھتے تھے سو بری طور سے نصارون پر لوٹ کر
آیا حقیقت مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یون ثابت ہی کہ بندے کو اللہ کے فرمائے ہوئے اعمال اور رسول کی تبعیت
ضرور مگر اسکی نجات اور مغفرت محض فضل الہی ہی اور بندے کا عذاب سراپا عدل الہی اسواسطے بغیر فضل الہی
کے کوئی نجات پانے والا نہین چنانچہ یہہ بات حضرت بی بی عائشہ کی اور ابو ہریرہ کی اور جابر کی صحیح حدیثون سے ثابت ہی
اور وہ حدیثین یہہ ہین اَخرَجَ البَیہَقِی عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ یَا رَسُولَ اللّٰہِ مَا مِنْ اَحَدٍ
یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ ثَلٰثًا

[۲] یعنی معجزے اور کرامات وغیرہ

قلت ولا انت یا رسول اللہ فوضع یدہ علی ھامتہ فقال ولا انا الا ان یتغمدنی
اللہ منہ برحمتہ ترجمہ کہا بیہقی نے روایت سے عائشہ کے کہ آپنے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بھلا کوئی
ایسا نہو گا کہ بے فضل و رحمت خدا کے بہشت میں جاوے آپنے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں کہ بے فضل و رحمت خدا کے بہشت میں
جاوے حضرت نے اس بات کو تین بار فرمایا تب میں بولی اور نہ آپ بھی یا حضرت سو کہا آپنے اپنے دست مبارک کو اپنے
سر مبارک پر پھر فرمایا اور نہ میں بھی مگر یہہ کہ دھانک لے مجھکو اللہ اپنی طرف سے اپنی رحمت کے ساتھہ اخرج البخاری
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن ینجی احدا منکم عملہ
قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ برحمتہ فسددوا
وقاربوا واغدوا وروحوا وشیء من الدلجۃ والقصد القصد تبلغوا ترجمہ کہا
بخاری نے ابو ہریرہ کی روایت سے کہ انھوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نجات نہ دیگا تم میں سے کسی کو
عمل اسکا لوگ بولے اور نہ آپکو بھی یا حضرت فرمایا اور نہ مجھکو بھی مگر یہہ کہ دھانک لے مجھکو اللہ اپنی طرف سے اپنی
رحمت کے ساتھہ سو تم لوگ عمل میں مضبوطی کرو اور نزدیکی ڈھونڈھو اور رات دن سیر کیا کرو یعنے نیک عمل میں
اور کچھہ تھوڑی رات سے اور میانہ روی چاہو کہ پہنچ جاؤ یعنے اپنی منزل مقصود کو اخرج مسلم عن جابر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ ولا یجیرہ من النار ولا انا
الا برحمۃ اللہ ترجمہ کہا مسلم نے روایت سے جابر کے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ داخل
کریگا تم میں سے کسیکو بہشت میں عمل اسکا اور نہ بچاویگا اسکو آگ سے اور نہ مجھکو مگر فضل اور مہر اللہ کی یعنے اسی کے
فضل اور مہر سے بہشت ملے یہاں سے صاف معلوم ہوا کہ ہمارے پیغمبر کے ارشاد میں عمل جو ہی بندگی اور فرمانبرداری ہے
اور مغفرت و نجات فضل و رحمت جناب باری پر ہے دوسرا یہہ کہ گنہگار اور انکے گناہ کی سزا میں ایک بے گناہ بیچارے کو مار ڈالنا
یہہ وہی نقل ہے سہ جرم ما ز طرف غیر و ملامت ہمہ بر من * گوئی سر انگشت ندامت زدگانم * اور کسی شاعر نے کہا ہے
رقیب سے رس کے مجھکو گالی گناہ کسکا عذاب کسکو + یہہ وضع تمنے نئی نکالی گناہ کسکا عذاب کسکو تیسری بات یہہ کہ
نصاری کا اعتقاد ہے کہ ساری اولاد آدم آدم اور حوا کے گناہ میں گرفتار ہیں سوا اپنے عمل سے نجات پا نہ سکینگے مگر یسوع
کی قربانی سے انتہی اب ہم کہتے ہیں کہ سفر الخلیقہ کے تیسرے باب سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم کے گناہ کی سزا یہہ مقرر ہوئی کہ اپنی

عمر بھر اپنی محنت اور مشقت کا ٹکڑا کھاوے اور زمین سے کانٹے اور اونٹ کٹارے اگیں اور منہہ کے پسینے سے روزی پاوے اور حوا کو
سزا یہہ مقرر ہوئی کہ حوا میں اور حوا کی اولاد میں اور سانپ سے سانپ کی اولاد میں دشمنی رہے اور جننے کا درد اسپر زیادہ
ہوا اور مرد اسپر زبردست رہے پھر یہی سزا آدم کی اولاد زن و مرد پر مقرر اور انتک جاری ہے ساری ہی اگر یوسف نجار
کے بیٹے کے مار جانے سے بقول نصاری کے بنی آدم کو نجات حاصل ہوئی تو یہ سزائیں موقوف ہو جاتیں سو کرستانو
اور کرستانیوں ہی میں یہہ سزائیں موقوف نہوئیں پھر کسو نکر یقین کیجیے کہ اس شخص کا خون آدم و حوا کے اصلی گناہ کا
کفارہ ہوئے انکی اولاد کی نجات کا سبب ہوا ۔

خادم آئین کرستان کا قول

شروع مین جب محمد چالیس برس کا ہوا اور خدیجہ سے شادی ہونے کے سبب صاحب دولت کا مالک ہوا تب اسنے فرمایا کہ اللہ
تعالی نے مجھے رسول کر کے بھیجا کہ اگلے بزرگوں کے دین کو یعنے آدم اور نوح اور ابراہیم کے اور موسی کے اور عیسی کے دین
کو تعلیم کے طور سے جاری کروں اور اسی طرح کئی برس تک لوگوں کو نصیحت کرتا رہا جبکہ مکے کے باشندے اسکی دشمنی
کرنے لگے اور مدینے کے لوگوں نے اسکے معتقد ہونے کا اقرار کیا اور اسے مدینے میں بلایا تب محمد مکے سے روانہ ہوا اور جب
مدینے میں بہت سے لوگ اسکے معتقد اور تابع ہوئے تب اسنے فرمایا کہ اللہ تعالی کا اب حکم ہوا کہ شمشیر سے مذہب اسلام کو
جاری کرو اور اسنے لوگوں کو بہت سی دنیاوی طمع دی یعنے اس جہان میں دشمنوں کے جو مال لوٹ کے ہاتھ آوینگے ملینگے
اور اگر مر جائیں تو بہشت میں شہادت کا درجہ پاوینگے وہاں حوریں اور شراب طہور پاوینگے عقل کے نزدیک اسمیں
تعجب نہیں ہے کہ لوگ دلاوری کریں اور ہزاروں لاکھوں فراہم ہووین اور انہوں کو جو ایمان نہ لاوین تیغ سے
ہلاک کریں اور گمراہ لوگ اپنی جان کے خوف سے مذہب اسلام کو قبول کریں اس طرح سے تاریخوں سے ثابت ہے کہ عرب سے
ولایت اور افریکا اور فارس اور ہندوستان تک محمدی مذہب پھیلا اس بات سے عقل کے نزدیک محمدی مذہب خدا
کا مذہب نہیں ہو سکتا بلکہ نفسانیت اور زور زبردستی اور طمع کا ٹھہرتا ہے کیونکہ خدا کی نیکی کے یہہ خلاف ہے اور عقل
سے بعید ہے کہ اللہ تعالی زبردستی سے مذہب حق دنیا میں جاری کرے اور اسکے سبب سے لاکھوں کو ہلاک کرے اور ابتدا
زمانے سے خدا کے کسی کلام سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ اس نے کسی نبی یا بادشاہ کو کبھی فرمایا ہو کہ میرے مذہب کو دنیا میں زور
ظلم سے جاری کرو بلکہ جیسا انجیل میں فرمایا ہے کہ تمام روے زمین میں جاؤ اور انجیل کی خوشخبری ہر ایک مخلوق کو سناؤ
جو کوئی ایمان لاتا ہے حیات ابدی پاویگا اور جو ایمان نہیں لاتا سو حیات کو نہ دیکھیگا اسیطرح عقل کے نزدیک بھی

ثابت ہی کہ یہہ اللہ تعالی کی نیکی کے لائق فرمان ہی کیونکہ اس طور سے لوگ دل و جان سے معتقد ہوتے ہیں مگر محمد کے طور سے لوگ ظاہر میں تو فرمان بردار ہوتے ہیں پر باطن سے منکر رہتے ہیں انتہی

محمدی کا جواب

تمنے یہہ تقریر صرف جھوٹ و نیت بناوٹ کی لکھی ہی کیونکہ اول تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس ۲۵ برس کے سن میں بی بی خدیجہ کو نکاح کیا تھا جو چالیس برس کے سن میں تھی سو اگر آپنے اس بی بی کو مال کی طمع سے نکاح نہیں کیا تھا بلکہ بی بی خدیجہ آنحضرت میں نبوت کی علامتیں دیکھیں ہوئی تھیں اور سفر میں آپکے سر مبارک پر ابر کا سایہ اپنی آنکھوں سے دیکھ کے اپنی رغبت سے حضرت سے نکاح کی طالب ہوئی تھی جب حضرت اسکو نکاح سے مشرف فرما چکے تو کچھ دنیا کا مال اسباب ہاتھ لگا تھا جو پہلا اسکی بدولت نبوت کا دعوی کیا ایسا کہیں اگر مراد دنیا کے لئے نکاح کیا ہوتا تو البتہ بہت سا مال جمع کر لیا ہوتا بلکہ حضرت کے کہنے سے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا تمام اثاث البیت سب کا سب محتاجوں اور مسکینوں کو دے ڈالا اور اس نکاح کے پندرہ برس کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعوی کیا اور بہت سے معجزے دکھلائے اور بتوں کی مذمت اور قریش کی ضلالت بیان کرنے لگے تو دشمن ہو گئے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیائے ناپاک کی لالچ دکھلا کے اس کام سے باز رکھنے سو آنحضرت سے یہہ تقریب کی کہ ای محمد اگر تجھے مال منظور ہو تو ہم لوگ سب مل کے اتنا تجھکو دیتے ہیں کہ تو سارے اہل مکہ سے زیادہ تر مالدار ہو جاوے یا تجھے اچھی عورتیں منظور ہوں تو تیرے پسند کے موافق دس عورتیں حاضر کریں یا تجھے سرداری کی چاہ ہی تو ہم سب کا سردار تجھے بناتے ہیں اور جس سے چاہے سو لڑتے ہیں پر تو اپنے اس دعوے سے باز آئیو ظاہر ہی کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا منظور ہوتی تو ان باتوں سے کوئی ایک بات قبول کر لیتے تیرہ سال تک انہوں کو اپنا دشمن جانی بنا کے انواع و اقسام کی ذلت و ایذا پہنچے اور اپنا وطن چھوڑ کر پردیسی بن جاتے اور جب بہت سے شہر فتح ہوئے اور ملکوں سے خراج آنے لگا اور بحرین کے نصارا جزیہ دینے لگے حتی کہ لاکھوں کے سردار ہو گئے اور روم کا بادشاہ آنحضرت سے خوف کرنے لگا تو بھی حضرت کی پہلی کچھ طور نہ بدلی سب مال حاجتمندوں پر تقسیم کی اور کبھو پیٹ بھر نہ کھایا اور نیند بھر نہ سوئے نرم بچھونے پر تمام شب آرام پانے کا تو کیا ذکر شب و روز لوگوں کی ہدایت اور خدا کی عبادت میں مشغول رہے بھلا اس سرور عالم کو دنیا منظور ہوتی تو البتہ اپنے عیال و اطفال سمیت فراغت سے کچھ تو گذران کیا ہوتا اور بستر نرم پر نیند بھر سویا

تو بلحاظ تاریخون مین مرقوم ہی دیکھ لو اور تم عیسائیون بھی تو آنحضرت کی ان صفتون کے قائل ہین ورنہ تم نے اس مقام
مین لکھا ہی کہ تب اسنے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے رسول کرکے بھیجا کہ اگلے بزرگون کے دین کو یعنے آدم کے اور نوح
کے اور ابراہیم کے اور موسی کے اور عیسی کے دین کو تعلیم کے طور سے جاری کرون انتہی اور پانچوین شرط کے بیان مین
لکھا ہی کہ مگر محمد نے خدا کے اگلے کلامون کو جائز نہ رکھا بلکہ صرف قرآن کو جائز رکھ کے خدا کے اگلی کتابون کا
ابطال کیا انتہی پس تمھارے دعوی مین سراپا تناقض ہی کہ دروغ گورا حافظہ نباشد دوسرا یہہ کہ مکے مین نازل ہوئین ۳ سچ ہی م
سورتون سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیا سے نیک اعتقاد رکھتے تھے اور سب دین
والون کو اسلام کے دین کی طرف بلاتے تھے اور مدینے مین اتری ہوئی آیتون سے بھی یہی ظاہر ہی اور حدیثون اور سیر کی
کتابون سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور سچی تاریخ کی کتابون مین بھی ایسا ہی مذکور ہی پھر ای کرستانون کے پادری
یہہ کہان سے کہتے ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ مین انبیا کے طریق کی طرف بلانا کی کہتے رہے اور مدینے مین
کچھ اور سو یہہ تمھارا دعوی غلط ہی بلکہ ہمارے پیغمبر یہان بھی اسلام کی طرف بلاتے رہے وہان بھی اسلام ہی کی طرف اور
حکم الہی سے جو جہاد تھا جبرا کچھ مسلمان کرنے کے واسطے نہ تھا بلکہ کفر کے مواد فاسد کو دفع کرنے کے لئے تھا موسی
سے جب ملک شام کا وعدہ ہوا تھا تو انکو وہان کے کافرون کو نیست و نابود کرنے کا حکم سخت ہوا تھا یہان تک کہ
وہان کے جاندارون کو بھی نہ رہنے دینے کا حکم تھا حضرت سے تو اللہ تعالی نے اکثر ربع مسکون کے مملکتون کو غنیمت
فرمانے کا وعدہ کیا تھا سو وہان کے کفر کو عدل و حکمت سے نیست و نابود کرنے کا کیونکر حکم نہ کیا ہوگا اور جو تمنے لکھا ہی
کہ محمد نے لوگون کو دنیا کی طمع دیکے اپنے دین مین ملایا سو یہہ بات صرف بناوٹ کی ہی کیونکہ بڑے بڑے بادشاہان
باوجودیکہ لاکھون کروڑون روپے خرچ کرکے اور بڑی خاطرداریان منظور رکھ کے فوج کو اپنی کر رکھتے ہین جب
تنخواہ دینے مین کچھ دیری ہو جاوے تو فوج بگڑ بیٹھتی ہی اور کام کے وقت کام نہین آتی یعنے لڑائی کے دن جان
نثاری نہین کرتی بلکہ غنیم سے موافقت کرکے اپنے خاوند کے مارنے کو مستعد ہو جاتی ہی پھر کیا ممکن ہی کہ ایک غریب مفلس
کے غیب کی بات پر یعنے غنیمت یا بہشت ملنے کی طمع دکھلانے سے ایک ادنی شخص بھی جان پر کھیل سکے اور اپنے جان مفت
ہاتھون سے دے سکے بڑے بڑے سرکشون اور عالمون اور عقلمندون اور مالدارون اور دولتمندون کا تو کیا ذکر ہی شیخ سعدی نے
کیا خوب کہا ہی ع ندہی جامہ و نان کس نکند بہر تو جنگ ۞ جنگ بے جامہ و نان لشکر شطرنج کند مشہور ہی کہ موسی

علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے بہت سے معجزے دیکھے تھے ہان جب موسی نے کنعان کی زمین کو فتح کرنے لشکر کھینچا اور جاسوسون
نے آگے خبر دی کہ وہان کے لوگ بہت زور آور ہین تب موسی کی قوم یعنے انکے امتیان یہہ سنکے جنگ سے ہٹ گئے
اور مصر کو بھاگ جانے کی تجویز کرنے لگے ہرچند کہ یوشع اور کالب نے قوم کو بہت سی طمع دلائی پر انھون
نے نمانا چنانچہ یہہ قصہ بتفصیل توریت کی سفر العدد کے تیرھوین چودھوین باب مین مذکور ہے دیکھ لیجئے اب
یہان قیاس چاہتا ہے کہ موسی کی قوم ظاہر مین فرمانبردار تھی پر باطن سے منکر اور یہودا اسکریوطی حواری نے
رشوت لیکے عیسی کو پکڑ دیا تھا اور عیسی کے سب شاگرد ان عیسی کو چھوڑ بھاگ گئے اور بہت سے اسکے باتون کو نمان کے
پھر گئے چنانچہ متی کی انجیل کے چھبیسوین باب کے چھپنوین فقرے مین مرقوم ہے کہ اوسی وقت عیسی نے ان جماعتون کو
کہا کہ مین تم سے پکڑنے کو جیسے چور کے لئے تلوارین اور سونٹے لیکے نکلتے ہو مین تو روز مرہ تمھارے بیچ ہیکل مین
بیٹھکے وعظ کہتا تھا اور تم نے مجھے نپکڑا پر یہہ سب ہوا تاکہ نبیون کی کتابین تمام ہون اس وقت سب شاگرد اسے
چھوڑ کے بھاگ گئے انتہی اور یوحنا کے چھٹھوین باب کے چھیاستوین فقرے مین لکھا ہے کہ اس دم اسکے شاگردون مین سے بہت
الٹے پھر گئے اور بعد اسکے اسکے ساتھ نہ چلے انتہی پس ظاہر ہے کہ سب عیسی باطن سے صاف منکر تھے مگر محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو ادنی لوگ کا تو کیا ذکر بلکہ بڑے بڑے عالمان و عقلمندان اور سرکشان و مالداران و دولتمندان
اگلی کتابون کی بشارت کے رو سے اور ان مین نبوت کی علامتین پانے سے اور ان سے ہزارون معجزے دیکھنے سے رسول
برحق جان کے ان پر دل سے ایمان لائے تھے کہ سبھون نے مردار دنیا کے مال و متاع پر تھوک کے اپنے عزیز لڑکے بالون اور ماں
باپ بھائی بہن اور خویش و اقربا کو چھوڑ کے لذت دنیا سے ہاتھ دھو کے پتھر پیٹ پر باندھ کے درختون کے پتیان کھا کے
بھی ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت و متابعت نچھوڑی یہان تک کہ اپنے جان کو فدا کیا ہے اگر دل سے مومن اور
فرمانبردار نہوتے اور دنیا کے دون کی طمع رکھے ہوتے تو ایسی فرمانبرداری نکرتے اور جان ومال کی بلا کی نکھینچتے
اور بعد رحلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب آنحضرت کی پیروی کو عین ایمان سمجھ کے اپنی جانون
کو آرام نکرکے دین محمدی کی ترقی کے لئے بڑی بڑی مصیبتین نہ اٹھاتے اور اپنی جانون کو نکھوتے سیر اور تاریخ کی کتابین
دیکھین تو حقیقت ٹھیک کھل جاوےگی اور شمشیر سے مذہب اسلام کو جاری کرنے کا جواب جو تھی شرط کے جواب
مین مذکور ہوچکا ہے پھر یہان بیان اسکا زائد ہے اسکے سوا تمھارا جارج سیل قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ

کے پہلے صفحے مین لکھا ہی کہ بعضے لوگون نے بڑی غلطی کی ہی کہ جنھون نے خیال کیا ہی کہ دین محمدی فقط تلوار ہی سے رواج پایا ہی
انتہی پس میان خادم آئین کرستان تمھارا اعتراض صرف بیجا ہی اور جو تمنے لکھا ہی کہ اور عقل سے بعید ہی کہ اللہ
تعالی زبردستی سے مذہب حق دنیا مین جاری کرے اور اسکے سبب سے لاکھون کو ہلاک کرے الخ پس اس بات
سے دو مطلب معلوم ہوئے ایک یہ کہ اللہ تعالی مذہب حق کو زبردستی سے جاری کرنا بعید از عقل ہی دوسرا یہ
کہ دین کے واسطے مردم کشی ہونا جائز نہین پہلے مطلب کا جواب یہ ہی کہ عقل دو قسم پر ہوا کرتی ہی ایک عقل
ایمانی دوسرا عقل کفری اگر ایمانی عقل ہی تو واجب جانتی ہی کہ اللہ واجب الوجود و سب سے بڑا قوی اور سارے زبردستون ۴ عقل ۲
کا بڑا زبردست اور تمام بڑون کا بڑا اور سارے عالم پر جبار اور قہار ہی اور سب پر غالب ہی مالک مختار ہی جو چاہے سو
کرے کسی کو چون و چرا کا مجال نہین ایسے زبردست قوی غالب جبار قہار مالک مختار بادشاہ علی الاطلاق کا دین
اگر زبردستی سے زبردست سرکشون پر جاری ہو تو عقل ایمانی سے کیون بعید ہی مگر عقل کفری ہی ہو تو اگر
بعید ہو تو عقلمند مومنون کو کیا نقصان کیونکہ ویسی عقل کے پاس خداوند تعالی کا ہونا بھی بعید ہی اور دوسرے مطلب کا
جواب یہ ہی کہ دین حق کے جاری ہونے اور باقی رہنے کے لئے اللہ تعالی نے انبیا کے ساتھ اور دوسرے دیندارون کے ساتھ
ہو کے لاکھون بلکہ کروڑون کافرون کو طوفان اور قحط اور وبا اور شمشیر اور دوسری بلاؤن سے جو ہلاک کردیا ہی
نوح علیہ السلام کے زمانے سے عیسیٰ کے زمانے تک توریت اور انبیا کی کتابون اور تاریخون سے ظاہر ہی اسکا انکار
کرنا ان کتابون کو جھٹلانا ہی لیکن تم جھٹلاتے چلے جاؤ کیونکہ تمھارا ایمان جاوے بلا سے تمھاری بات نہین جاوے پھر
تو حقیقت یہی ہی کہ ابراہیم نے چار بادشاہون سے جہاد کرکے غنیمت لی اور لوط کو مع سامان چھڑا لایا اور موسی اور یوشع
اور داؤد وغیرہ نے جو جہاد کئے ہین سو خدا کی مرضی سے یا خلاف اسکی مرضی کے خلاف مرضی الہی تو ایسے بڑے
پیغمبرون سے غیر ممکن ہی یقینا موافق مرضی الہی کے کئے ہونگے پھر سارے جہاد جب مرضی الہی سے تھے تو ہمیشہ
جائز ہوے جب جائز ہوے تو ان جہادون مین کا قتل کشی بھی ہوئی سو بھی جائز اور مرضی الہی سے ٹھہری پھر جہاد
دنیا کے واسطے یا دین کے واسطے یا دونو کے واسطے غرض تینو صورت مین انکار جواز نابت اور ظاہر ہی کہ موسی اور
یوشع کے جہاد محض شام کے لینے کے لئے تھے سو جہاد دنیا کے واسطے ہو جب دنیا کے واسطے اتنی مردم کشی مرضی الہی
سے روا ہوئی تو دین کے واسطے کیونکر روا نہو اور کفار اور فجار کو جبرا و قہرا طریقہ کفر و ضلال و فسق سے نہ

رکھکے سید ہے تھیات سے اور ہدایت کی راہ پر چلانا حکم کرے اور حکام عادل کے پاس کمال حکمت اور سیاست مدنی
کے موافق ہی اللہ تعالی تو بڑا حکیم ہی اسکی سیاست و سلطنت سب سیاست اور سلطنت سے بہت بہتر ہی جو
کفار اور فجار کہ باوجود دلیلوں اور معجزوں کے سرکشی و عناد پر مصر ہو کے دین حق کے مانع اور دینداروں کے خون
کے پیاسے اور اونکو راہ حق سے پھیرنے کو قہمام کے فتنہ و فساد کرتے ہوویں اگر حکم الہی ایسے کفار اور فجار کے قتل کرنے
اور جبر و قہر اونکو اون سب برائیوں سے باز رکھکے حق طریقہ پر چلانے وارد ہوا ہی تو عقل سلیم کے پاس کیونکر
خلاف نیکی الہی ہوگا اور خدا پر یہ کب واجب کہ بندوں کو ایک ڈھب سے ہدایت کیا کرے اگر دوسرے ڈھب سے
کرے تو وہ ڈھب اللہ کی نیکی کے خلاف ٹھہرے اور ہمنے جو لکھا ہی کہ اسنے یعنی محمد نے لوگوں کو بہت سی دنیاوی طمع
دی الخ تو ایسا ظہور آیا و نیکلے نیک وعدے دنیوی اور اخروی تھے دنیوی وعدے یعنی فتح و نصرت اور کفار اور
دین کے دشمنوں کی شکست ہمارے پیغمبر کی پیش خبری کے موجب ظہور میں آچکے اس سے صحابہ کو اور سب مسلمانوں
کو آخرت کے نعمتوں کے وعدوں کی سچائی بھی یقین ہوئی و انکا ایمان نہایت مضبوط ہوا اسکو کوئی عقل ایمان
والا طمع بتلانا نکسیگا بھلا موسی جو بنی اسرائیل کے ساتھ لاکھہ بھر آدمی کو دنیا کے فائدوں کی امید بتلا کر یعنی
فرعون کی بندگی سے چھڑانے کی اور دودھ اور شہد اگاتی ہوئی زمین انکو دلانے کی اور ان کے مخالفوں کو انکے
سامنے سے بھگانے کی امیدیں بتلاتے تھے سو توریت میں جابجا مذکور ہی اگر کوئی بتلانے والا تمسے پوچھے
کہ کسی قوم کا اشراف بوڑھا بڑا عالم فاضل اپنے لوگوں کو ایسے دم دینے لگے تو کیا صریح عقل میں لوگوں کا اس پاس
جمع ہونا اور اپنے نفعوں کے حصول کے واسطے اسکو بڑا بزرگ بنانا اور دوسرے لوگوں کی ترغیب کے واسطے اسیطرح
ملوث کے خیالی تو دستے جانا نہیں ہو سکتا تو کیا جواب دوگے خصوصا کہ موسی کے وعدے سارے دنیا ہی میں سب کھانے پینے
خوش گذرانی کرنے کے چنانچہ سفر الاستثنا کے ساتوین باب کے بارھوین فقرے سے سولوین فقرے تک لکھا ہی کہ سو اگر تم
ان حکموں کو سنوگے اور یاد رکھوگے اور ان پر عمل کروگے تو ہوا وہ تیرا خدا اس عہد اور رحمت کو جسکی بابت اسنے
تیرے باپ دادوں سے قسم کی ہی یاد رکھیگا اور تجھے پیار کریگا اور برکت بخشیگا اور زیادہ کریگا وہ تیرے صلب کے پھل اور تیری[2]
زمین کے پھلوں کو یعنی تیرے غلے اور تیری مے اور تیرے تیل اور تیرے گاے بیلوں کے بچے اور تیری بھیڑ
بھیڑوں کے گلے میں اس زمین پر جسکی بابت اسنے تیرے باپ دادوں سے قسم کرکے کہا کہ تمکو دونگا برکت بخشیگا تجھے
ساری قوموں سے زیادہ برکت دی جائیگی اور تم میں اور تمھاری مواشی میں سے کسی میں نر یا مادہ بانجھہ نہو گا

[2] یعنی گائے بیلوں کے بچے اور بھیڑ بکریوں کے بچے

اور ہوا سے ایک قسم کی بیماری تجھ سے دور رکھیگا اور مصر کے بُرے بُرے روگون مین سے جنھین تو جانتا ہی کوئی روگ تجھپر نہ دیگا
بلکہ ان کو دیگا جو تیرا کینہ رکھتے مین اور تو ان سب گروہون کو جو تیرے ہووا خدا کے کرم سے تیرے ہاتھ مین گرفتار ہونگے
نگل جائیگا الی آخرہ اور توریت کے تمام پانچون سفرون مین کہین اخروی وعدہ نظر نہین آتا ہے سب وعدے ایسے ہین
جیسے عمر رسیدہ بڑاتے والے بادشاہ وزیر امیر اپنے چھوٹون سے کیا کرتے ہین تا ہم وہ ان وعدون کے بھروسون پر خدمتگاریان
اور فرمانبرداریان بجالایا کرین اور یسوع بن یوسف نجار نے جو اپنے کو ماننے والون سے حیات ابدی کا اور سارے گناہ بے
ہی بخشش دینے کا دم دیا تھا اور اپنے دوبارہ آنے کے بعد آخر زمانے مین اپنے بارہ رفیق بارہ تخت پر بیٹھکر بنی اسرائیل
کے بارہ قبیلون پر حکمرانی کرنے کی طمع دی تھی اور جو کوئی اپنے واسطے ایک چیز چھوڑیگا تو تو یسوع کی بادشاہی مین
اسکے اضعاف مضاعف پانچ کا باغ سبز بتلایا تھا اور ایسی بہت ساری توقعین انکو دلائی تھی سو خصوصاً اباحت
یعنے سب حرامون کو حلال کر دیا تھا اور بہت شرعی کامون کو چھوڑ بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا علی الخصوص اپنے یادگار مین
برات کو شراب اور روٹی کھانے کھلانے پینے پلانے کی رسم ٹھہرائی تھی اور ایسی بہت ساری باتین سکھلائی تھین جلسے نقل
ہی حکم کرتی ہی کہ عوام اور سفلی اور عورتین اور رنڈاوے بے قید اسکی راہ و رسم کو جلد اختیار کر لین جب سے لوگ مر
ملک مین بکثرت ہو کرتے مین تو یسوع بن یوسف نجار کا طریقہ جلد عوام مین پھیلے بالتخصیص کہ اسکے یاران اوس
حاجت روائی خلق قرار دیا تھا اور یہ رسم قدیم ہی کہ عوام جس شخص کو یا قبر کو یا روح کو حاجت روا اور مرادین دینے
والا کر کے سمجھتے مین تو بکثرت اسکے معتقد ہوتے مین اور اسپر بھیڑ کرتے مین اور کرامات و خرق عادات کے تودہ
طوفان سر پر لادھتے مین اور تمنے جو لکھا ہی کہ ابتداء زمانے سے خدا کے کسی کلام سے ثابت نہین ہو سکتا ہی کہ اسنے کسی نبی
یا بادشاہ کو کبھی فرمایا ہو کہ میرے مذہب کو دنیا مین زور ظلم سے جاری کرو انتہی ہم کہتے مین کہ تم کسی کتاب الہی سے نص صریح
لاؤ کہ فرمایا ہو کہ میرے دین کو زور شمشیر سے جاری مت کرو بلکہ توریت سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ قواعد دینی کو شمشیر
کے بل جاری کرنا اور بت پرستون کو بیخ و بنیاد سے نکالنا فرض ہی چنانچہ سفر الخروج کے اکیسوین باب کے پندرھوین فقرے سے
سترھوین فقرے تک لکھا ہی کہ وہ جو اپنے باپ یا اپنی ماں کو مارے البتہ مار ڈالا جاوے اور جو آدمی کو بہکا لیجاوے اور اسے بیچ ڈالے یا وہ اسکے ہاتھ
سے پکڑا جاوے تو وہ البتہ مار ڈالا جائیگا اور وہ جو اپنے باپ یا اپنی ماں پر لعنت کرے البتہ مار ڈالا جاوے اور بتیسوین باب
کے دوسرے فقرے مین لکھا ہی کہ جو کوئی اسمین یعنے روز سبت مین کام کریگا مار ڈالا جائیگا انتہی اور سفر الاستثنا

گیرھوین باب کے شروع سے پندرھوین فقرے تک لکھا ہی کہ اگر تم مین کوئی نبوت یا خواب کا دعوی کرنے والا ظاہر ہو اور
تمھین کوئی نشان یا معجزہ دکھلاوے اور وہ نشان یا معجزہ جو اسنے تمھین دکھایا سچا نکلے اور وہ تمھین کہے
آؤ ہم اور معبودون کی پیروی کرین جنھین تم نے نہین جانا اور انکی بندگی کرین تو ہرگز اس نبوت اور خواب دیکھنے والے کی بات
پر کان مت دھریو کہ یہواہ تمھارا خدا تمھین آزماتا ہی تا دریافت کرے کہ تم یہواہ اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی
ساری جان سے دوست رکھتے ہو کہ نہین تم چاہیے کہ یہواہ اپنے خدا کی پیروی کرو اور اس سے ڈرو اور اسکے حکمون
کو حفظ کرو اور اسکی بات مانو تم اسکی بندگی کرو اور اسی سے لپٹے رہو اور وہ نبی اور خواب دیکھنے والا قتل کیا
جائیگا کیونکہ اسنے تمھین کہا کہ یہواہ اپنے خدا سے جو تمھین مصر سے باہر نکال لایا جسنے تمھین قیدخانے سے چھڑایا
برگشتہ ہو جاؤ تاکہ تمھین اس راہ مین سے جو یہواہ تمھارے خدا نے تمھین ہدایت کی ہی خارج کرین سو تجھے لازم
ہی کہ تو بدی کو اپنے درمیان سے نکال دے اگر تیرا حقیقی بھائی اور تیرا بیٹا یا بیٹی یا تیری ہمکنار جورو یا تیرا دوست جو
تجھے تیری جان کے برابر عزیز ہو تجھکو پوشیدہ ورغلاوے اور کہے کہ آؤ اور معبودون کی بندگی کرین جنسے تو اور تیرے
باپ دادے واقف نہین ان لوگون کے معبودون مین سے جو تمھارے گرداگرد تمھارے نزدیک یا دور زمین کے اس سرے
سے اس سرے تک رہتے ہین تو تو اس سے موافق نہونا اور نہ اسکی قبول کرنا تو اس پر رحم کی نگاہ نرکھنا تو اسکی
رعایت نکریو تو اسے پوشیدہ مت کیجیو بلکہ تو اسکو ضرور قتل کیجیو اسکے قتل پر پہلے تیرا ہاتھ پڑے اور بعد اسکے
سب قوم کے ہاتھ تو اسے سنگسار کرنا تاکہ وہ مر جاوے کیونکہ اسنے چاہا کہ تجھے یہواہ تیرے خدا سے برگشتہ کرے
وہ خدا جو تجھے زمین مصر سے قیدخانے سے نکال لایا تو سارے بنی اسرائیل اسکو سنکے ڈرینگے اور تمھارے درمیان ویسی
شرارت نکرینگے اگر تو ان شہرون مین جو یہواہ تیرے خدا نے تجھے سکونت کے لیے بخشے ہین سنے کہ بعضے لوگ یعنی شیطان
کے فرزند تمھارے درمیان سے نکل گئے اور اپنے شہر کے لوگون کو یون کہکے گمراہ کیا کہ آؤ چلیں اور دوسرے معبودون کی جنھین
تم نہین پہچانتے بندگی کرین تو تو جستجو کیجیو اور خوب تحقیق کرنا اور دیکھ اگر یہہ بات سچ ہو اور یقین کو پہنچے کہ ایسا
نفرتی کام تم مین کیا گیا تو تو اس شہر کے باشندون کو سب سمیت جو اس شہر مین ہی اور وہان کی مواشی کو تلوار کی دھار
سے قتل کرکے نیست و نابود کیجیو انتہی دیکھیے توریت مین جو ان لوگون کا قتل واجب کیا گیا ہی سو محض دینی قاعدے کے
جاری کرنے اور باقی رکھنے کے واسطے ہی اور گمراہ کرنے والون اور بدعت پوجنا اور کہوانا اونکے قتل کرنے کا حکم

نہی فائدہ ہی چنانچہ سفر الاستثنا کے بیسوین باب کے دسوین فقرے سے لکھا ہی کہ جب تو قتال کے لیئے کسی شہر سے نزدیک ہو
تو پہلے صلح کا پیغام کر تب یون ہوگا کہ اگر انہون نے صلح قبول کی اور دروازے کھول دیئے تو ساری خلق جو اس شہر
مین ہی تیری خراج گذار ہوگی اور تیری خدمت کریگی اور وے تجھ سے صلح نکرین بلکہ تجھ سے قتال کرین تو تو اسکا محاصرہ
کر اور جب یہوواہ تیرا خدا اسے تیرے قبضے مین کر دے تو وہان کے ہر ایک مرد کو تلوار کی دھار سے قتل کر مگر عورتون اور لڑکون اور
مواشی کو اس سب سمیت جو اس شہر مین ہو لوٹ لے اور تو اپنے دشمنون کی لوٹ کو جو یہوواہ تیرے خدا نے تجھے دی ہی
کھائیو تو ان سب شہرون سے جو تجھ سے بہت دور ہین اور ان قومون کے شہرون مین سے نہین یون ہی کیجیو لیکن ان قومون
کے شہرون مین جنھین یہوواہ تیرا خدا تیری میراث کر دیتا ہی کسی چیز کو جو سانس لیتی ہی جیتا نچھوڑیو بلکہ تو ان کو
یک لخت نابود کیجو حتی اور اموری اور کنعانی اور فرزی اور حوی اور یبوسی کو جیسا یہوواہ تیرے خدا نے تجھے حکم کیا
ہی تاکہ وے اپنے سارے کریہ کام جو انہون نے اپنے معبودون کے لیئے کئے تم کو نہ سکھلاوین کہ تم یہوواہ اپنے خدا کے گنہگار ہو جاو
انتہی یہان سے معلوم ہوا کہ دین اسلام مین جو مشرک کشی عام کا حکم ہوا سو توحید کے بچاو اور رواج کے واسطے اور
موحدون کے ایمان اور جان کو حفاظت کرنے کے لیئے ہی مگر فرق یہہ ہی کہ موسی علیہ السلام کو کافر کشی خاص کا حکم
تھا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عام مشرک کشی کا حکم کیونکہ موسی کی دعوت خاص بنی اسرائیل
کو تھی اور آنحضرت کی دعوت عام سب خلق کو پس موسی کی دعوت اور دین کو بنی اسرائیل سے وہ نسبت تھی جو آنحضرت
کی دعوت اور دین کو بنی آدم کے ساتھ یہان اگر کوئی شک کرے کہ باوجودیکہ بنی اسرائیل کے جوان چھ لاکھ تین ہزار پانچسو پچاس
سوا لیویون کے تھے چنانچہ سفر العدد کی پہلی فصل مین مرقوم ہی کیون موسی اور بنی اسرائیل کو پہلے سے حکم نہوا تھا کہ
مصریون سے جہاد کر کے نکلین جسطرح سے شامیون کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم مصر سے عید کا بہانہ کر کے بھاگ نکلنے اور فرعون
اور فرعونیون کے ڈوب جانے کے بعد آیا اور کسواسطے نزدیک راہ سے بنی اسرائیل کو یکبارگی شام کے ملک کو جانے کا حکم
نہوا تو جواب اسکا یہہ ہی کہ موسی علیہ السلام کی قوم نہیت بے ہمت و بے جرات تھی اور فرعون سے ہمسر ہو کر جنگ کرنیکی سکت
نہین رکھتی تھی چنانچہ سفر الخروج کے تیرھوین باب کے سترھوین فقرے مین مرقوم ہی کہ جب فرعون نے ان لوگون کو یعنی
بنی اسرائیل کو جانے دیا تو یون ہوا کہ خدا نے انہین رہبری نکی کہ وے فلسطین کی راہ سے جاوین اگرچہ وہ
نزدیک کی راہ تھی کیونکہ خدا نے کہا کہ مبادا کہ وے لوگ بسبب اتفاق لڑائی دیکھ کے پشیمان ہووین اور مصر کو

سمجھاوین بلکہ خدا نے اُن لوگون کو دریائے قلزم کے دشت کی طرف پھیرا انتہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یاران سر بجان باز
وجان نثار تھے اسلیئے اللہ تعالی نے انھون کو تلوار سے جنگ کرنے کا حکم کیا سوائے اسکے توریت کی چوتھی سفر کے اکتیسوین
باب کے تیسرے فقرے مین لکھا ہی کہ موسی نے لوگون کو فرمایا کہ بعضے تم مین سے قتال کے لئے ہتھیار باندھین اور مدیانیون کا سامہنا
کرین تاکہ یہوواہ کے لئے مدیانیون سے انتقام لین بنی اسرائیل کے ہر فرقے سے الگ ایک ایک ہزار جنگ کرنے کو بھیجو سو ہزاران
بنی اسرائیل مین سے ہر فرقے پیچھے ایک ہزار سپرد کئے گئے سب جو لڑائی کے لیے مسلح تھے بارہ ہزار تھے تو موسی نے ان کو العازر
کاہن کے بیٹے فینحاس کے ساتھ کرکے لڑائی پر بھیجا اور مقدس کے ظروف اور پھونکنے کے نرسنگے اسکے ہاتھ مین تھے انھون
نے مدیانیون سے لڑائی کی جیسا یہوواہ نے موسی کو فرمایا تھا اور سارے مردون کو قتل کیا اور انھون نے ان مقتولون کے
سوا اوی اور رقم اور صور اور حور اور رابع کو جو مدیان کے پانچ بادشاہ تھے جان سے مارا اور بعور کے بیٹے بلعام ۳ اور رقم ۵
کو بھی تلوار سے قتل کیا اور بنی اسرائیل نے مدیان کے رنڈیون اور بچون کو اسیر کیا اور انکے مواشی اور چارپائے اور مال
اور اسباب کچھ لوٹ لیا اور انکے سارے بستیون اور گھرون اور محلون کو پھونک دیا اور انھون نے ساری غنیمت
اور سارے اسیر انسان اور حیوان لئے اور موسی اور العازار کاہن اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت پاس خیمہ گاہ مین موآب کے
میدانون مین لب اردن جو اریحا کے مقابل ہی قیدی اور غنیمت اور لوٹ لائے تب موسی اور العازار کاہن اور جماعت
کے سارے سردار ان کے استقبال کے لئے خیمہ گاہ سے باہر گئے اور موسی لشکر کے رئیسون پر اور ان پر جو ہزارون کے
سردار تھے اور ان پر جو سیکڑون کے رئیس تھے جو جنگ سے پھر کے آئے غصہ ہوا اور ان کو کہا کہ تم نے سب رنڈیون
کو جیتا رکھا دیکھو یے بلعام کے کہنے سے فغور کی بابت یہوواہ کے آگے اسرائیل کے گنہگار ہونے کا باعث ہوئین چنانچہ
یہوواہ کی جماعت مین وبا آئی سو ان بچون کو جیتے لڑکے مین سب کو قتل کرو اور ہر ایک رنڈی جو مرد کے ساتھ سوئی جانتی
ہی جان سے مارو لیکن وہ لڑکیان جو مرد کے ساتھ سونا نہین جانتی ہین ان کو اپنے لئے رہنے دو اور اسی باب کے چھبیسوین
فقرے مین لکھا ہی کہ تو اور العازار کاہن اور جماعت کے سردار مل کے سارے انسانون اور حیوانون کا جو غنیمت مین آئے ہین
شمار کرو اور غنیمت کے برابر دو حصے کر کے ایک ان کو جو جنگ کے لڑے اور ایک ساری جماعت کو دے انتہی ظاہر ہی کہ محمد نے تو
رنڈیون اور بچون کو قتل نکروایا تھا اور گھرون کو جلانا جائز رکھا تھا پس یہان خادم آئین کرستان تمہارے
ہی قول سے لازم آتا ہی کہ یہہ جنگ بھی دنیا کی طمع کے لئے تھا اور بڑی بیدادی تھی سو موسی کی رسالت بھی باطل

ہوگئی طرفہ یہہ ہی کہ تمھارے یہان کے مورخون نے ہی لکھا ہی کہ عیسوی بادشاہون نے باوجود انجیل مین کسی کا قتل جائز نہونے
کے ہوتے ساتھ جنگ و جدل کرکے اپنے دین کو رواج دیا پس معلوم ہوا کہ دین عیسوی کا رواج بھی جنگ ہی سے
ہوا ہی اور تمھارے مسیح نے بھی لوگون کو بڑی طمع دکھلا کے اپنے دین مین ملایا تھا کہ جب کوئی بیمار اپنی شکایت
اس پاس لاتا تھا تو پہلے اسکو کہہ دیتا کہ اپنے پر ایمان لا جب وہ ایمان لاتا تو اسکو چنگا کرتا چنانچہ انجیل کے بہت سے مقامون
مین یہہ تقریر مذکور ہی لوگ تو بیماری سے صحت پانا بڑی غنیمت جانتے اور طبیب کے گھر دور سے جاکے اپنا حال ظاہر کرتے
اور اسکے کہے کو مانتے ہین کہ تیغ سے جیسا خوف جان کا ہی ویسا ہی مرض سے بھی ہو پس طمع دلانے سے تمھارے مسیح
پر ایمان لائے پس تمھارے مسیح کا دین بھی خدا کا دین نہین ہو سکتا بلکہ ظلم و طمع کا ٹھہرتا ہی سبحان اللہ موسی اور عیسی
علیہما السلام کی نبوت کے قائل ہونا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر بن جانا صرف گمراہی
ہی اور ادنی شعور مند پر ظاہر ہی کہ کافران محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے باوجود جب ان پر ایمان
لاتے تو سب طرح سے فرمانبردار بن کے اپنے خویش و اقارب کافرون کے قتل پر بھی مستعد ہو جاتے تھے سو یقین
باطن ہی سے دین پر قائم تھے اگر باطن ہی سے منکر ہوتے تو البتہ قابو پاکے ان کو ہلاک کر ڈالنا ناممکن نہین تھا بلکہ
آسان تھا کیونکہ ہر شخص بے اٹک آپ کی حضور تنہائی مین حاضر ہو سکتا تھا اور آپ تنہا گھر مین اور ہر کسی کے ساتھ
تشریف فرماتے تھے اب میان خادم آئین کرستان سنا چاہئے کہ تمنے اپنے رسالے کو چھ حصے کرکے پانچ حصون مین
اعتراضات مذکورہ کو بیان کیا اور چھٹوین حصے مین انہی باتون کے خلاصے کے ساتھ اور کچھ بڑھا کے لکھ دیا ہی
اسلئے ہم بھی صرف انھین زائد باتون کا جواب لکھ دیتے ہین۔ خادم آئین کرستان کا قول عیسائی
سارے نبیون کے معتقد ہین اور انکے صحیفون کو خدا کا کلام سمجھکر انپر عمل کرتے ہین انتہی یہہ بھی تمھارا صرف
جھوٹھا دعوی ہی کہ تم اپنی انجیل ہی پر عمل نہین کرتے پھر دوسری کتابون کا کیا ذکر متی کی انجیل کے پانچوین باب کے
انتالیسوین فقرے مین لکھا ہی کہ مین تم سے کہتا ہون کہ شر سے مقابلہ نکرنا بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ
مارے تو دوسرا بھی اسکی طرف پھیر دے اور اگر کوئی چاہے کہ عدالت مین تجھ پر دادخواہ ہو اور تیری قبا اتار لیوے کرتہ بھی
اسے دے ڈال اور جو کوئی تجھ سے قرض مانگے اس سے منہہ نہ موڑ انتہی بھلا ان نصیحتون مین سے کسی ایک نصیحت پر بھی
تمھارا عمل ہی سو بتلائیے بلکہ برخلاف اسکے اور ہی کچھ کرتے ہو اور توریت کے سفر التکوین کے سترھوین باب

گے نوین فقرے مین مرقوم ہے کہ یہوا نے ابراہیم سے کہا کہ تو جو ہے میرے عہد کو قایم رکھ اور تیرے بعد تیری اولاد پشت بہ پشت
سو میرا عہد جو میرے ساتھ اور تیرے بعد تیری نسل کے ساتھ جسے تم قایم رکھو گے یہہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک فرزند نرینہ ختنہ
کروا لیا اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کٹوا ڈالو اور وہ میرے اور تمھارے بیچ عہد کی علامت ہوگی اور تم مین آٹھ دن کے لڑکے
کا یعنے تمھارے قرنون مین ہر ایک لڑکے کا خانہ زاد ہو یا زرخرید اور ان سب پردیسی لڑکون کا جو تیری اولاد نہین
ہے ختنہ کیا جائیگا لازم ہے کہ تیرے خانہ زاد اور تیرے زرخرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمھارے جسمون مین عہد ابدی
ہوگا اور وہ فرزند نرینہ جو نامختون ہو جسکے بدن کی کھلڑی کٹی نہووے اپنے قوم سے کٹ جاوے کہ اسنے میرا
عہد توڑا انتہی دیکھیئے اللہ تعالی نے ابراہیم کو ختنہ کے لئے کیسی تاکید شدید کی ہی اور ابراہیم علیہ السلام نے اس حکم
کو اپنا اور فرزندون پر جاری کیا اور موسی علیہ السلام نے بھی اپنی امت کو ختنہ کے لئے تاکید کی ہی پر تمنے اسکے خلاف
ختنہ موقوف ہی کر ڈالا پھر دعوی یہہ کہ اگلی کتابون پر ہمارا عمل ہی اور سفر الاحبار کے گیارھوین باب کے ساتوین فقرے
مین لکھا ہی اور خنزیر کہ کھر اسکا چیرا ہوا ہوتا ہی پر وہ جگالی نہین کرتا وہ تمھارے لئے ناپاک ہی اسکے گوشت تم مت
کھاؤ اور اسکے لاشون کو نہ چھوؤ یہہ ناپاک ہی تمھارے لئے اور اسی باب مین بہت سے جانور جنکا کھانا حرام ہی مذکور
ہین پر تم کسیکو حرام نہین جانتے اور سفر الخروج کے بائیسوین باب کے پچیسوین فقرے مین لکھا ہی کہ اگر تو میرے لوگ مین
سے جب کسی کو جو تیرے آگے محتاج ہی کچھ قرض دیوے تو اسے بہت تقاضا مت کر اور اس سے سود مت لے انتہی مگر تم
عیسویان سود کو شیر مادر سمجھتے ہو اور جس حساب مین سود کا داخلہ نہین تو اسکو کورٹ کے جج یعنے عیسوی قاضیان
قبول نہین کرتے اور بتیسوین باب کے دوسرے فقرے مین مرقوم ہی کہ چھہ دن تک کاروبار کیا جاوے اور ساتوان دن تمھارے
لئے روز مقدس یہواہ کی راحت کا سبت ہوگا جو کوئی اس مین کام کریگا مار ڈالا جائیگا تم شنبے کے دن اپنے گھر
مین آگ مت جلاؤ انتہی تمنے تو شنبے کی حرمت کو برخلاف توریت کے اٹھا دیا ہی غرض توریت مین بہت سے
احکام ہین جنپر عیسویان عمل نہین کرتے اور نسخ کے بھی قائل نہین عجب کہ باوجود اسکے عہد عتیق کو بطلان پذیر اور
عیب دار ٹھہرایا ہی چنانچہ پولس نے عبرانیون کے مکتوب کے ساتوین باب کے اٹھارھوین فقرے مین لکھا ہی کہ پس اگلا حکم
اسلئے کہ کمزور اور بے فائدہ ہی بطلان پذیر ہی اس شخص کے ایسے بے ادبانہ کلام کو اور اسی طرح اسکی بے ڈھنگی
باتون کو جو آگے مذکور ہونگی دیکھئے اور یہہ بھی جانئے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ صاحب شریعت

جدید مین قدیم شرعون کے حق مین کبھی ایسا نفرمایا بلکہ ایسا کہنے سے منع کیا اور اسکو کلمۂ کفر ٹھہرایا مگر انکا ارشاد
کیا ہی کہ اگلی شریعتون کی حکمون کی مدت ہو چکی اب میری شریعت کا حکم ہی اور آٹھوین باب کے ساتوین فقرے
مین لکھا ہی کہ اگر وہ پہلا وثیقہ بے عیب ہوتا تو دوسری جگہہ کی تلاش نہوتی اور تیرھوین سطر مین لکھا ہی کہ اب
جب اسنے کہا کہ ایک نیا کرتا ہی اسنے پہلے کو پرانا کیا اور جو پرانا اور کہنہ ہوا سو فنا کے نزدیک ہوتا ہی انتہی ظاہر تر
یہہ ہی کہ مثنی کے پانچوین باب کے سترھوین فقرے کے رو سے عیسی توریت اور دین موسوی کے ناسخ ہین اور دوسرے
انبیا کی کتابون کے چنانچہ اس بات پر تمام نصاری کا اجماع ہی باوجود اسکے بے شرمی اور بے مروتی اور بے دیانتی اور
بے ادبی سے عہد عتیق کی کمزوری اور بطلان پذیری و عیب داری اور قابل فنا ہونے کو ظاہر کرکے دعوے اپنے دلیل
لکھتے ہین کہ نصاری کو عیسی کی وساطت سے ایک عہد جدید ملا ہی کہ شریعت موسوی پر عمل کرنے کی مطلق حاجت
نہین چنانچہ پولس کے مکتوبون مین یہہ بات جابجا مصرح ہی اور جو عہد جدید کا مذکور انبیا کی کتابون مین آیا
ہی سو صاف دلالت کرتا ہی کہ وہ عہد عتیق کا ناسخ ہوگا چنانچہ پولس نے عبرانیون کے آٹھوین باب کے آٹھوین
فقرے سے بارھوین فقرے تک یوحنا ارمیا کے اکتیسوین باب سے نقل کیا ہی سو عبارت یہہ ہی کہ دیکھہ وہ دن آتے ہین
کہ مین اسرائیل کے گھرانے اور یہودا کے خاندان کے لئے ایک نیا وثیقہ ٹھہراونگا اور یہہ اس وثیقے کی مانند نہوگا جو
مین نے انکے آبا کے ساتھہ اس دن جب مین نے انکا ہاتھہ پکڑا کہ انہین مصر سے نکالون ٹھہرایا اسواسطے کہ وے
میرے وثیقے پر قایم نہین رہے اور مین نے انکا اندیشہ نکیا خداوند نیون فرماتا ہی بلکہ یہہ وثیقہ ہی جو مین اسرائیل
کے گھرانے کو ان دنون کے بعد دونگا کہ مین اپنے قانونون کو ان کے فہمون مین ڈالونگا اور انھین ان کے دلون کی
لوحون پر لکھونگا اور مین انکا خدا ہونگا اور وے میرے لوگ ہونگے اور کوئی اپنے ہمسایہ کو اور کوئی اپنے بھائی
کو نہ کہیگا کہ تو خدا کو پہچان کیونکہ چھوٹے سے بڑے تک سب مجھے پہچانینگے مین انکی برائیون پر رحم کرونگا اور انکے
گناہون اور انکی بے دینی کو کبھی یاد نہ کرونگا انتہی اس عبارت کے تامل کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہہ عہد جدید
نصرانیت نہین کیونکہ نصرانیت تو تابعداری عہد عتیق کی ہی کیونکہ عیسی اپنے ہی قول سے توریت کے ناسخ نہین
بلکہ تابع ہین چنانچہ اپنی عمر بھر دین موسی کے تابع رہے اور خادم آئین کرستان خود دعوی کرتا ہی کہ عیسائی
سارے نبیون کے معتقد ہین اور اُن کے صحیفون کو خدا کا کلام سمجھکر ان پر عمل کرتے ہین پھر یہہ عہد جدید

ہی سو دین اسلام ہی جو انبیا کا ہی دین موسوی اور توریت و انجیل کا۔

خادم الدین کرسِتان کا قول

محمد گناہ کی بخشایش کے مقدمے مین عاصیون کو بغیر سزا کے چھوڑ کر اللہ تعالی کو غیر منصف ٹھہراتا ہی اگرچہ خدا کے کلام مقدس سے ثابت ہی کہ گناہون کی سزا سے فرشتے نہ بچے بلکہ بہشت سے دوزخ کی تاریکی کے عذاب مین ڈالے گئے اور اگرچہ اللہ تعالی نے گناہ کے سبب سے نوح کے زمانے مین سارے جہان کو غارت کیا اور کنعان کی ولایت کے کئی شہرون کو آسمان سے آگ و گندھک برسا کے خاکستر کیا سو باوصف ان سبھون کے محمد نے گنہگارون کو بغیر سزا کے بخشنا کر خدا کی صداقت کو باطل کیا مگر شریعت کو اللہ تعالی پورا کرے تو وہ صادق القول کیونکر ٹھہرے مگر انجیل مقدس مین خبر دی ہی کہ اللہ تعالی نے کیونکر صادق ہی اور کس طرح وہ گنہگارون کو بخشیگا کیونکہ کلام الہی کے ایک مقام مین لکھا ہی کہ عیسی مسیح گنہگارون کی عوض لعنتی ہوا کہ ہم لوگ اسکے سبب خدا کے آگے راستباز ٹھہرین انتہی۔

محمدی کا جواب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم گناہون کی سزا پانیکے باب مین اپنی امت کو بہت سا ڈرایا ہی بلکہ آیات و احادیث جو اس باب مین وارد مین سو اسکا ہزارون حصہ بھی تمھاری انجیل مین مذکور نہین لیکن جو گناہ کہ کفر ہی اسکی سزا عذاب ابدی ہی اور کفر کے سوا دوسرے گناہون کو اللہ تعالی مختار ہی چاہے بخشے چاہے سزا دے اور تمھاری تقریر سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی کفر اور غیر کفر کے سب گناہون پر سزا دیتا ہی سو اللہ تعالی کی صفت جو غفور رحیم ہی اسکا تم انکار کرتے ہو حالانکہ تمھاری ہی توریت کے سفر العدد کے چودھوین باب کے اٹھارھوین فقرے مین مرقوم ہی خداوند بڑا صابر اور بڑا رحیم ہی گناہون اور خطاؤن کا بخشنے والا اور انجیل کے بیان سے بھی پایا جاتا ہی کہ بعضے گناہ ان بخشے جاوینگے اور بعضے نہین چنانچہ متی کی انجیل کے بارھوین باب کے اکتیسوین فقرے مین لکھا ہی کہ اسلیئے مین تم سے کہتا ہون کہ لوگون کا ہر طرح کا گناہ اور کفر بخشا جائیگا مگر کفر جو روح قدس کے مقابلے مین ہو آدمی کو بخشا نجائیگا اور جو کوئی ابن آدم کی بدگوئی کرتا ہی یہہ اسے بخشا جائیگا پر جو کوئی روح قدس کی بدگوئی کرے یہہ اسے بخشا نجائیگا نہ اس جہان مین نہ آنے والی جہان مین انتہی اور جو تمنے لکھا ہی کہ شریعت اور انجیل مین فرمایا ہی لعنت اس شخص پر جو خدا کی ہر بات پر عمل نہین کرتا انتہی سچ ہی

ہی کہ تمھارے مسیح نے شریعت کے برخلاف جو سب گنہگاروں کے کفارے مین لعنتی ہو گیا سو تمھارے قول سے وہ بھی لعنتی
ہی کیونکہ کسی دین مین نہین کہ ایک کی سزا دوسرے کو دے کر گنہگار کو چھوڑ دین چنانچہ حزقیل کے اٹھارھوین فصل
کے مضمون کا خلاصہ یہہ ہی کہ بیٹا باپ کے ظلم کے گناہ مین گرفتار نہین اور باپ بیٹے کے گناہ کے ظلم مین گرفتار
نہین راستباز کی راستی وہی راستباز کو ہی گناہ گار کی بدکاری گنہگار ہی کو ہی انتہی یہہ ترجمہ ہی عربی عہد
عتیق کا اور عقل کے دیکھنے سے بڑی بے انصافی ہی پھر وہ عادل و حکیم مطلق جل شانہ وقدرتہ بے حساب خلقت
کی سزا ایک فرد کو کس طرح دینے کو خصوص نبی کو جو اصل ضلالت کی ہدایت کے لیے پیدا کیا گیا ہی پس تمھارے مسیح اور
تمھینے اللہ تعالی کو ظالم اور بے انصاف بنایا ہی اور نادان بھی معاذ اللہ جس میت کا نبی لعنتی ہو تو اسکی
نجات متصور نہین پھر اسکے امتیان بطریق اولی ملعون ہونیگے سو کیونکر نجات پاسکینگے اور تمھارے ہی عقیدے کے موافق
وہ تو لعنتی ہو کے سبھون کو نجات دیچکا پھر یہہ لعنتی صورت قیامت کے دن جہان کی نجات کے لئے آنا کیا
فائدہ جو تمھاری انجیل مین اور تمھارے اگلے قولون مین بکثرت پایا جاتا ہی کہ ابلیس ملعون ہی مسیح کے روبرو
مین آگے تم عیسوی ین کہ ان باتون مین دھوکھا دیکے بڑے ملعون بنا چکا ہی افسوس صد افسوس تم لوگ جیسا
دنیاے مردار کے حاصل کرنے مین عقل کامل رکھتے ہو ویسا دین کی تحصیل مین بھی عقل سلیم رکھتے ہوتے تو
اسقدر گمراہ نہ بن جاتے اور سوا اسکے مجتہد لوگ عوام کو دھوکھا دینے کے لئے ایسی فریبی باتین نہ لکھے ہوتے
تا تمھارے بھیا نہ پھوٹتے اور اپنے ہاتھون سے آپ فضیحت و رسوا نہوتے تمنے یوسف نجار کے بیٹے کو ملعون ٹھہرا
کے اپنی فہمی نجات کی راہ نکالی ہی سو اسمین تین قباحتین لازم آتی ہین ایک تو تمھارے ہی غم سے وہ بیچارا بے گناہ
ہی باوجود اسکے تمنے اسپر ملعون کا اطلاق کیا دوسرا یہہ کہ اللہ تعالی نے تمھارے عندیے سے گنہگارون کے واسطے
اس بے گناہ اپنے بیٹے کو صلیب چڑھواکے تین روز دوزخ مین ڈالا گنہگارون کے عوض مین بے گناہ کو
عذاب دینا ظلم صریح ہی تیسرا یہہ کہ وہ شخص درمیان آکے بات جاتی بلا اپنے سر پر ڈال لیکے گنہگارون کو بے
عذاب چھڑا دیا یہہ بھی بقول تمھارے بے انصافی ہی چنانچہ تمنے کہا کہ محمد نے گنہگارون کو بغیر سزا اسکے
بخشکر خدا کی صداقت کو باطل کیا واہ رے خادم آئین کرستان یہہ وہی مثل ہی کہ ہاتھون مہندی
پانوون مہندی اپنے لچھن اوروں دینے ہی ذرا انصاف سے غور کیجیے کہ تمھارے ہی کتابون کے رو سے

تمھارا عیسیٰ مسیح وہ ہی کہ کنواری کے پیٹ سے نہین جنا گیا اور اسکی ماں یوسف نجار سے بیاہی گئی تھی مختصر کہ
وہ یوسف نجار کا بیٹا تھا چنانچہ یونیٹیریان کرستان اور یہ اوصاف کہتے ہین اور متی اور لوقا کی انجیل
بھی اسی بات پر دلالت کرتی ہی اور اُن کے حیلے حوالے کچھ کام نہین آتے باوجود اسکے وہ شخص خدا کا بیٹا
کہایا تھا اور صلیب پر کھینچا جا کے چلا چلا کے بڑے عذاب سے اپنی جان دی اور شریعت کے خلاف گنہگارون
کے عوض آپ لعنتی ہو کے نجات دیچکا کیونکہ ابلیس کا سادھو کھاد کے تم سبھون کو جہنم کے بیچ گندے
کر ڈالا ہی بلکہ وہ لعنتی ابلیس ہی ہوگا جو ایسا بڑا دھوکھا دیا ہی اور تمھاری مقدس کتابین بھی تحریف
و تصحیف سے بھری ہوئین اور مختلف الاقوال ہین اور سچے عیسیٰ مسیح علیہ السلام وہ ہین جنکے اوصاف ہمکو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہین اور ہمنے اُن کی تصدیق کی اور اسی مسیح نے اپنی امت کو محمد پر ایمان
لانے کا اشارہ بشارہ کیا ہی چنانچہ سیل نے ترجمہ قرآن مین برناباس کی انجیل سے اس ڈھب کے مضمون
کی روایت لائی ہی لیکن تمھارے بڑون نے اس برناباس کی انجیل کو چھپا ہی ڈالا اور جہان اسکو پاتے
ہین تو اسکا انکار کرتے ہین پس آپ سچے مسیح کے امتی ہو تو مسیح علیہ السلام کے فرمانے موافق بجا لا کے یعنے
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول برحق جان کے اشهد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ واشهد ان محمدا عبدہ و رسولہ پڑھ کے اور دل سے تصدیق کر کے مومن پاک بن جائیے اور اپنی
عاقبت اچھی کر لیجئے اور قرآن مجید جسکا ایک شعشعہ تمہا پایا گیا ہی اسکو اللہ کا کلام جانئے اور اللہ و رسول
کے کلام پر عمل کیا کیجئے نہین تو سیدھے جہنم مین چلے جاؤ گے اور وہان نپٹ گڑ گڑا کے پچھتاؤ گے تمھارا لعنتی
مسیح وہان کچھ کام نہ آویگا کہ وہ خود ایک بڑا سا کندہ جہنم کا بن جایگا سنو میان دم آخر کرستان ہم تو
اپنا حق ادا کر چلے یعنے جو بات تھی سو کہہ چلے اب آگے تم مختار ہو چاہو مانو چاہو نہ مانو اگر مانو گے تمھارا ہی بھلا
ہوگا نہین تو اپنے ہو کھوؤ گے سے دین محمدی کا کچھ نہ بگڑیگا - الٰہی اپنے سب بندون کو دین حق کی توفیق دے
آمین یا رب العالمین بحرمت سید المرسلین خاتم النبیین -   تمت بالخیر   اور سبھون
کو معلوم رہے کہ عیسویان ہمیشہ اپنی کتابون کو بدل بدل کے تازے تازے ترجمے کر چھپوایا کرتے ہین تو پھر چند روز
کے بعد وے اگلے نسخے نیست و نابود ہو جاتے ہین اور جس نے ان نسخون سے سندون کو نکال لکھ دیا ہی سو وہ جھوٹھا

ہین چاہالی سلیے ہمنے عیسویون کی جن جن نسخون کی سندون کو اس رسالے مین مذکور کیا ہی سو ان نسخون کی فہرست بھی لکھ دی ہی چاہو
تو ان کتابون مین دیکھ لو۔ فہرست اولد تستمنت اور نیو تستمنت یعنی عہد عتیق اور
عہد جدید کا ترجمہ جو عربی زبان مین بھی چھاپا گیا ہی ہوا سنہ ۱۸۱۱ عیسوی کا۔ دوسرا عربی ترجمہ انھین کتب کا لندن مین چھاپا
گیا ہوا چھاپے خانے مین چارد واطس کی سنہ ۱۸۲۲ عیسوی مین۔ فارسی ترجمہ توریت کے پانچ سفر کا جسکو تومارابنسن
قسیس نے عبرانی سے فارسی زبان مین ترجمہ کیا ہی اور کلکتے کے چھاپے خانے مین سنہ ۱۸۲۹ مین چھاپا گیا ہی۔ ہندوستانی ترجمہ
پہلی جلد پیدائش سے ملوک تک جو عبرانی سے اردو زبان مین ترجمہ کیا ہی اور سنہ ۱۸۲۰ عیسوی مین کلکتے مین چھاپا ہوا ہی
عربی ترجمہ عہد جدید کا سنہ ۱۸۲۷ مین چھاپا گیا ہوا اور دوسرا ایک عربی ترجمہ سنہ ۱۸۱۶ عیسوی مین کلکتے کا چھاپا ہوا۔
فارسی ترجمہ عہد جدید کا جو ہنری مارتین قسیس نے اعانت سے میرزا سید علی شیرازی کے دارالسلطنت شیراز مین اصل یونانی سے ترجمہ کیا ہی
اور سنہ ۱۸۱۶ عیسوی مین مطبع ہندوستانی مین چھاپا گیا ہوا۔ ہندوستانی ترجمہ جو ہنری مارتین قسیس نے اعانت سے میرزا فطرت کی
اصل یونانی سے زبان ریختہ مین ترجمہ کیا ہی اور سنہ ۱۸۱۹ عیسوی مین چھاپے خانے مین چارد واطس کے چھاپا گیا۔ عربی ترجمہ زبور کا
جو سنہ ۱۸۲۵ عیسوی مین چھاپا ہوا۔ ہندوستانی ترجمہ زبور کا جو بیبل سوسیتی کی اعانت سے اصل عبرانی سے اردو زبان مین ترجمہ
ہو کے سنہ ۱۸۲۵ عیسوی مین شیورام پور کے چھاپے خانے مین مطبوع ہوا۔ فارسی ترجمہ زبور کا جو ولیام گلن قسیس نے عبرانی سے فارسی مین ترجمہ کیا اور
لندن مین سنہ ۱۸۳۰ عیسوی مین مطبع چارد واطس کے چھاپا ہوا۔ فارسی ترجمہ اشعیاہ نبی کے صحیفے کا جو سنہ ۱۸۳۴ عیسوی مین لندن مین چھاپا ہوا
صلوۃ الجماعت کی کتاب اور سیکرمنتون کے دستور اور دوسری سمبل اور تکلیفات کلیسیا کی جو اردو زبان مین کلکتے کے بیچ ترجمہ ہوئی اور
حکیم مولوی عبدالمجید کے اہتمام سے سنہ ۱۸۳۶ عیسوی مین تیسری بار مطبوع ہوئی۔ صلوۃ الجماعت اور سیکرمنتون کے دستور جو
لوئڈ کا ستا زبان فارسی مین اعانت سے میرزا علی رضا کے ترجمہ کر کے سنہ ۱۸۳۳ عیسوی مین کلکتے کے چھاپے گئی۔ رسالہ مختصر
گرجون مین نماز و دعا کا لندن مین چھاپا گیا ہوا سنہ ۱۸۱۸ کا۔ مجموعہ چار انجیل کا جو ہندوستانی مین بابت نسبت مسیح
او ہنری سوسیتی مین کلکتے کی سنہ ۱۸۳۲ عیسوی مین چھاپا گیا ہوا۔ انکے سوا اور کئی کتابین کرستانون کی انگریزی
مین جو انجیل کی شرحین اور فرہنگین اور تاریخین اور حاشیے ہین سو انکے سمجھنے والون کی اعانت سے مناسب
مقامون کے تھوڑے ترجمے اس کتاب مین داخل کر دیئے جنکی تفصیل طول طویل ہی مصنف کو اتنا ہی نہین منظور صرف
انہی جنتون کو سمجھانے کا قصد محض ہی بس ط ط ط